نیو ایرا اسپیشل

تیرے عشق میں مر جاواں

از کائنات بشر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ویب اسپیشل ناول)

تیرے عشق میں مر جاؤاں

از کائنات مبشر

کائنات مبشر نے یہ ناول (تیرے عشق میں مر جاؤاں) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (تیرے عشق میں مر جاؤاں) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

Copyright by New Era Magazine

رات کے ایک بجے لندن کے مشہور ہیون کلب میں دن کا سماں تھا ہر طرف جگمگاتی روشنیاں آنکھوں کو چندھیانے کے لئے کافی تھیں۔۔

ہر طرف نوجوان لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے کی باہوں میں ادھر ادھر ڈانس کر رہے تھے تو کچھ شراب کے نشے میں جھول رہے تھے۔۔۔

ہر طرف اونچی آواز میں میوزک لگا تھا جس سے کلب کا ماحول عجیب منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔

"یار نیل آج تیری دوست نہیں آئی۔۔۔"

ولیم شراب کے نشے میں چور آہستگی سے نیل سے پوچھنے لگا۔۔

"ہاں یار آج نہیں آئی بول رہی تھی آنے کا۔۔ ہو سکتا ہے آجائے۔۔"

نیل بھی شراب کے نشے میں دھت اٹک اٹک کر بولا۔۔۔

تبھی نیل کی نظر انٹرنس پر پڑی جہاں سے بلیو جینز پر پیلے رنگ کا ٹاپ پہنے۔۔ بالوں کو کھلا چھوڑے ایک ہاتھ میں فون پکڑ کر ایک لڑکی اندر داخل ہوئی۔۔۔اس خوبصورت مگر مغرور لڑکی کو سب آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی مگر وہ سب کو نظر انداز کرتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔

"یار یہ کتنی مست ہے یہ۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

ولیم کمینگی سے بولا

"اوئے زبان سنبھال کے بات کر۔۔آج کے بعد ایسی بکواس نا کرنا۔"

نیل ایک دم اس پر جھپٹا اور ایک زور مکہ اس کی منہ پر رسید کیا جس کی وجہ سے ولیم کی ناک سے خون بہنا شروع ہو گیا۔۔

دونوں کا نشہ اڑن چھو ہو گیا۔۔

ایک دم کلب میں خود مچ گیا۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو پیٹنے لگے جس پر وہ لڑکی آگے بڑھی اور نیل کو اپنی طرف کھینچا۔۔

"نیل یہ کیا کر رہے ہو۔۔ چھوڑو اسے۔۔ مر جائے گا۔۔"

نیل دائیں آستین سے ناک پہ لگا خون صاف کرتا اس کی طرف دیکھنے لگا۔۔

"وہ تمہارے بارے میں بکواس کر رہا تھا۔۔۔اس لئے۔۔"

نیل اسے سچائی بتاتا سر جھکا گیا۔۔

تبھی وہ لڑکی اسے گھسٹ کر کلب کے باہر لے آئی۔۔

یہاں بھی دن کا سماں لگ رہا تھا ہر طرف مصنوعی روشنیاں پورے شہر کو روشن کئے ہوئے تھیں۔۔

Copyright by New Era Magazine

لوگ سڑکوں پر چل پھر رہے تھے .

"اب بتاؤ کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی۔۔"

انفال اب کی بار غصے سے بولی۔۔۔ جس پر نیل نظریں چرا گیا۔۔

"اچھا آئندہ نہیں کروں گا اب چلو یہاں سے۔۔ صبح یونی بھی جانا ہے۔۔"

نیل اس کی بات کو نظرانداز کرتا اسے وہاں سے لے گیا۔۔ دونوں کی منزل ان کا اپنا اپنا گھر تھی۔۔

❤❤❤❤

صبح صبح پوری حویلی میں سورہ رحمان کی تلاوت کی آواز گونج رہی تھی۔۔

یہ روزانہ کا معمول تھا فجر کے بعد اونچی آواز میں سورہ رحمان کی تلاوت لگائی جاتی۔۔۔۔

جس کی ہر آیت اللہ ء کی دی گئی نعمتوں کی گواہی دیتی ہے۔۔

"اور تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے "

بے شک اللہ ء کی نعمتون کا حساب لگانا بھی مشکل ہے۔۔ وہ پاک زات ہر حال میں عطا کرتی ہے۔۔

❤❤

Copyright by New Era Magazine

"دادا جی دادا جی۔۔۔"

جیسے ہی تلاوت ختم ہوئی اس سے کچھ دیر بعد ہی حویلی میں فرمان کی آواز گونج اٹھی۔۔

فرمان کی آواز سن کر عابد صاحب اپنی چھڑی کے سہارے چلتے چلتے لاؤنج میں داخل ہوئے۔۔

"کیا ہو گیا ہے بھئی ہمارے شہزادے کو صبح صبح۔۔۔"

عابد صاحب ڈھیروں محبت سموئے فرمان سے بولے۔۔

"دادا جی دیکھیں نا بھائی نے کل بھی

مجھے نیا فون نہیں لا کر دیا۔۔

یہ دیکھیں اسے۔۔۔

یہ کتنا پرانا ہو گیا ہے۔۔

پورے دو ماہ استعمال کیا ہے۔۔"

وہ دو ماہ پرانا فون ان کے سامنے کرتا ہوا دکھی انداز میں بولا۔۔۔

"ہاں بھئی دو ماہ استعمال کیا ہے۔۔۔ یہ اس فون کی خوش قسمتی ہے اب اس کا کوئی کام نہیں ہمارے ہوتے کے ہاتھ میں۔۔"

Copyright by New Era Magazine

عابد صاحب اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے بولے جس پر فرمان ان کا شرارتی انداز دیکھ کر خفا ہو گیا۔۔

"آپ بھی ان جیسے ہی ہیں۔۔

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی"

وہ ان کو طعنہ دیتا کمرے کی طرف بھاگ گیا۔۔

عابد صاحب سترہ سالہ فرمان کی اس بات پر بے حد دکھی ہو گئے۔۔ کیا کیا نہیں یاد آیا انھیں لیکن وہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گئے۔۔ کسی سے اپنا دکھ بھی نہیں بانٹ سکتے تھے۔۔

کس قدر بے بسی تھی یہ کوئی ان سے پوچھتا۔۔۔۔

💔💔💔💔💔

انفال رات کے دو بجے گھر پہنچی اور بھاگ کر سیدھا اپنے کمرے میں جا گھسی۔۔۔

"شکر ہے بچ گئے۔۔"

دروازے کے ساتھ ٹیک کر لگا خود کو روک کرتی واشروم میں گھس گئی۔۔

پانچ منٹ میں چینج کرتی بیڈ پر لیٹی اور تکیئے کے نیچے سے ایک تصویر نکال کر دیکھنے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

Copyright by New Era Magazine

تصویر کو دیکھتے ہی اس کی چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئ۔۔۔

اور پھر کچھ لمحوں بعد اسے تصویر کو سینے سے لگائے نیند کی گہری وادیوں میں ڈوب گئی۔۔

❤❤❤

صبح انفال کی آنکھ شاہد صاحب کی آواز سے کھلی۔۔۔

"انفال اٹھ جاؤ بچہ۔۔یونی کے لئے لیٹ ہو رہا ہے آپ کو"

شاہد صاحب دروازے سے باہر کھڑے آوازیں لگا رہے تھے جس سے انفال جلدی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھی اور لاک کھولا۔۔

"سوری ڈیڈ۔۔۔لیٹ ہو گیا آج۔۔۔"

انفال شرمندگی سے بولی جس پر شاہد صاحب نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر بوسہ دیا۔۔

"کوئی بات نہیں میرا بیٹا۔۔اب جلدی سے ریڈی ہو کر نیچے آؤ۔۔پھر مل کر چلتے ہیں ۔۔میں تمہیں یونیورسٹی ڈراپ کرتا ہوا جاؤں گا۔۔۔"

شاہد صاحب نے اسے پیار سے بولا اس پر وہ "اوکے بولتی "بھاگتی ہوئی اندر گئی۔۔تاکہ جلدی سے تیار ہو سکے۔۔

Copyright by New Era Magazine

شاہد صاحب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے لیکن ان کی نظریں مسلسل گھڑی پر تھیں۔۔

کیونکہ ان کی لاڈلی بیٹی پچھلے آدھے گھنٹے سے تیار ہو رہی تھی اور باہر نکلنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔

تبھی ان کی نظر سامنے بلیو جینز پر سرخ ٹاپ پہنے۔۔۔ بال ایک سٹائل سے کھلے، ایک ہاتھ میں ہینڈ بیگ پکڑے ایک ادا سے چلی ارہی انفال پر پڑی۔۔۔

"سوری سوری سوری بس تھوڑی سی لیٹ ہو گئی۔۔"

انفال اپنی بڑی بڑی آنکھیں کافی حد تک چھوٹی کرتی ہوئی بولی جس پر شاہد صاحب مسکرا دیئے۔۔

"چلیں اب"

انفال مسکرا کر بولی۔۔

"پہلے ناشتہ۔۔"

شاہد صاحب نے اسے ناشتہ کرنے کو بولا جس پر وہ منہ بناتی انھیں بازو سے پکڑ کر باہر کی طرف کھینچنے لگی۔۔

"میں یونی میں کچھ کھا لوں گی۔۔ ابھی زرا دل نہیں ہے چلیں۔۔ اب۔ بس"

اسی نوک جھوک میں دونوں باپ بیٹی منزل کی طرف رواں دواں ہو گئے۔۔

Copyright by New Era Magazine

دونوں ایک دوسرے کا سہارا تھے۔۔۔

انفال کی ماں اس دنیا میں نہیں تھی۔۔

شاہد صاحب نے اسے ماں اور باپ دونوں بن کر پالا تھا۔۔

❤❤❤

"شادان حیدر"

عابد صاحب کے الفاظ پورے لاؤنج میں گونج رہے تھے۔۔۔

جبھی فرمان اور راعنہ بھاگتے ہوئے لاؤنج میں پہنچے۔۔

"کیا ہوا دادا جی"

راعنہ پریشانی سے بولی جس پر عابد صاحب نے اپنا رخ اس کی طرف موڑا۔۔۔

"بلا کر لاؤ اسے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"

عابد صاحب راعنہ کو بھی غصے میں بولتے چھڑی کا سہارا لے کر صوفے پر بیٹھ گئے۔۔۔

راعنہ ان کا غصہ دیکھ کر بھاگتی ہوئی شادان کی کمرے کی جانب گئی۔۔

دروازے پر دستک دی لیکن جواب ندارد۔۔

"شادان۔۔۔۔"

اب کی بار اس نے آہستگی سے پکارا۔۔

Copyright by New Era Magazine

تبھی اندر سے دروازہ کھلنے کی کی آواز آئی۔۔۔

"میں نے آواز سن لی ہے اور جانتا ہوں کہ کیوں آوازیں دی جارہی ہیں۔۔ تمہیں ڈاکیا بننے کی بلکل بھی ضرورت نہیں ہے اس لئے آئندہ اس طرف رخ مت کرنا۔۔"

شادان نے راعنہ پر غصہ کرتے ہوئے دھاڑ سے دروازہ بند کیا اور خود دوبارہ پنچنگ بیگ پر اپنا غصہ نکالنے لگا۔۔

جس کی وجہ سے اس جسم پسینے سے بھیگ گیا تھا۔۔۔

لیکن اس کا غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

💔💔💔💔💔

"کیا ہوا نہیں آیا کیا"

راعنہ کو آنسو بہاتے دیکھ کر عابد صاحب نے بے بسی سے پوچھا۔۔۔

"راعنہ آپی۔۔۔ پلیز مت روئیں۔۔

میں ان سے بات کرتا ہوں۔۔"

فرمان راعنہ کو تسلی دیتا خود جانے لگا جب راعنہ نے اسے کلائی سے پکڑ کر واپس موڑا۔۔

"مت جاؤ۔۔ وہ غصے میں ہیں۔۔"

Copyright by New Era Magazine

راعنہ اسے روکتی خود داداجی کے پاس بیٹھ گئی۔۔

"داداجی ایسا کب تک چلے گا۔۔"

راعنہ پریشانی سے بولی جس پر عابد صاحب کچھ نا بول سکے۔۔۔۔

تینوں نفوس گہری سوچوں میں تھے۔۔

ہر طرف سناٹا چھا گیا جیسے کوئی زی روح نا ہو وہاں لیکن کچھ لمحوں بعد کسی کے قدموں کی آواز آئی۔۔

سب نے سامنے دیکھا تو شادان حیدر اپنی پوری شان سے کھڑا انھیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"آ گئے تم"

عابد صاحب کرخت لہجے میں بولے۔۔

"جی"

یک لفظی جواب آیا۔۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم نے نذیر خان کے پوتے کو کیوں اتنی بے دردی سے مارا۔۔۔"

عابد صاحب اصل مدعے پر آئے۔۔۔

"آپ جانتے ہیں سب"

Copyright by New Era Magazine

سامنے سے بنا کسی ہیر پھیر کے اسی وقت جواب آیا۔۔

"کیا تم یہ سب بھول نہیں سکتے میں نہیں چاہتا میرے پوتے میرے سامنے۔۔۔"

عابد صاحب اب بول ہی رہے تھے جب ان کے کانوں میں شادان کی آواز گونجی۔۔۔

"دادا جی شادان حیدر جب تک ان کے جسم کا ایک ایک ٹکڑا کر کے آگ نہیں لگا دیتا تب تک چین سے نہیں بیٹھے گا۔۔

مرنا تو ہو گا انھیں آج نہیں تو کل شادان حیدر کے قہر سے کب تک بچیں گے "

شادان غصے سے لاونج میں سائیڈ پر پڑے قیمتی واز کو زور سے زمین پر پھینکتا ہوا دھاڑا۔۔۔

سب اس کی دھاڑ پر سہم گئے۔۔

کسی میں ہمت نہیں تھی جو شادان حیدر کو روک سکتا۔۔۔

❤❤❤❤

عابد صاحب دو بھائی تھے ایک وہ یعنی عابد حیدر اور ایک ساجد حیدر۔۔

عابد صاحب کے تین بچے تھے سب سے بڑے فرقان حیدر جن کی شادی ان کے چچا کی بیٹی سویرا حیدر سے ہوئی۔۔

ان کے دو بیٹے تھے بڑا شادان حیدر اور چھوٹا فرمان حیدر۔

Copyright by New Era Magazine

عابد صاحب کے دوسری اولاد وجدان حیدر تھے ان کی بھی شادی چچا کے گھر ہی سویرا حیدر کی چھوٹی بہن نویرا حیدر سے ہوئی ان کی ایک ہی اولاد تھی۔۔راعنہ حیدر۔۔

اور سب سے آخر میں شاہد حیدر جن کی شادی ان کی پسند کی لڑکی سے ارم سے ہوئی۔۔ ان کی ایک ہی اولاد تھی انفال حیدر۔۔۔

@@@@

ساجد صاحب کی چار اولادیں تھیں پہلے نمبر پہ سویرا حیدر۔۔دوسرے پہ نویرا حیدر۔۔۔تیسرے پہ عروج حیدر اور چوتھے نمبر پہ فرحان حیدر۔۔

فرحان حیدر کی ایک بیٹی منال حیدر اور ایک بیٹا ادیان حیدر تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انفال جیسے ہی یونیورسٹی میں داخل ہوئی ہے کسی کی نظر اس پر ٹکی تھی اور یہ تو روز کا معمول تھا اس لئے وہ سب کو نظر انداز کرتی کلاس روم کی جانب چلی جا رہی تھی جب پیچھے سے اسے کسی نے پکارا۔۔۔

"انفال بے بی۔۔۔"

انفال نے مڑ کر دیکھا تو ولیم کمینگی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کھڑا تھا۔۔

انفال اسے بنا جواب دیئے آگے بڑھنے لگی جب دوبارہ ولیم کی پکار پر اسے رکنا پڑا۔۔

Copyright by New Era Magazine

"انفال مجھے تم سے نیل کے بارے میں بات کرنی ہے "

ولیم نے ایک حربہ آزمایا۔۔جو کام بھی کر گیا۔۔

انفال نے اس کی جانب قدم بڑھائے اور

عین اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

"بکو۔۔کیا بکنا ہے "

انفال کرخت لہجے میں بولی

ولیم ایک دم ہڑ بڑا گیا لیکن جلدی خود کو سنبھالتے ہوئے مسکرانے لگا۔۔۔

"اووبے بی اتنا غصہ۔۔۔

نیل سے تو بہت پیار سے بات کرتی۔۔ تھوڑی ہم پہ بھی نظر کرم کردو ڈارلنگ۔۔۔"

انفال کمینگی سے بولا جس پر انفال اپنی ہیل اس کے پاؤں پر مارتی واپس جانے لگی۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ اپنی جگہ سے اچھل پڑا اور پاؤں میں درد کی وجہ سے ولیم ٹھیک سے

کھڑا نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔ لیکن اس کی زبان زہر اگل رہی تھی۔۔

"تمہارا نیل اب کسی اور کا ہے۔۔۔اس کے پاس وقت نہیں تمہارے لئے۔۔"

وہ بولتا رہا لیکن انفال اس کی باتیں ان سنی کرتی کلاس روم میں چلی گئ۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

لیکن وہاں سامنے کا منظر دیکھ کر اسے لگا اس نے یہاں آ کر سب سے بڑی غلطی کر دی

۔۔۔۔

💔💔💔💔💔

راعنہ لاؤنج میں خالی دیوار پر فیملی کی تصویر نصب کرنے کے کوشش کر رہی تھی جب اپنے پیچھے اسے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔۔

اس کے دل کی دھڑکنیں خوف سے مدھم ہونے لگیں۔۔

اس میں ہمت نا تھی کہ وہ پیچھے مڑ کر دیکھے۔۔۔

پھر کوشش کر کے اس نے تھوڑا ترچھا ہو کر دیکھا تو شادان اس کی طرف کمر کیے کسی نوکر سے بات کر رہا تھا۔۔

راعنہ نے موقع غنیمت جانتے لئے جلدی سے تصویر لگائی اور پلر کے پیچھے چھپ گئی۔۔دل میں دعا کرنے لگی۔۔آج وہ اسے کچھ نہ کہے۔۔کاش۔۔کیونکہ وہ جو کر کے آئی تھی وہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی۔۔

تبھی اس کی نظر شادان پر پڑی اور شادان کی نظر فری

راعنہ باہر لان میں کرسی پر دونوں ٹانگیں اوپر رکھے گھٹنوں میں سر دیئے رونے میں مشغول تھی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

جبھی عابد صاحب کی گاڑی گیٹ کے اندر داخل ہوئی۔۔

فرمان نے پہلے اتر کر عابد صاحب کو گاڑی سے اترتے میں مدد کی۔۔

فرمان اور عابد صاحب جیسے ہی اندر کی کی جانب بڑھنے لگے ان دونوں کی نظر لان میں بیٹھی راعنہ پر پڑی۔۔۔دونوں اسے وہاں دیکھ کر دونوں نے اس کی طرف رخ کیا۔۔

لیکن قریب پہنچے پر دونوں چونک گئے کیونکہ رعنہ کی سسکیوں کی آواز ان کے کانوں سے ٹکرا رہی تھی۔۔۔

"راعنہ آپی کیا ہوا۔۔۔"

فرمان بھاگتے ہوئے اس کی قریب زمین پر دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔

رعنہ فرمان کی آواز سن کر چونک گئی۔۔

سامنے نظر دوڑائی تو عابد صاحب کو دیکھ کر ضبط کرنا مشکل ہو گیا۔۔

رعنہ کی حالت دیکھ کر فرمان جلدی سے اٹھ گیا اور دادا جی کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

"دادا جی۔۔۔۔ششششاددان بھیا۔۔"

فرمان اٹک کر بولا تو عابد کی انکھیں یک دم ضبط سے سرخ پڑ گئیں۔۔۔

"چلو دونوں میرے ساتھ۔۔"

Copyright by New Era Magazine

راعنہ بھی بمشکل خود کو سنبھالتی فرمان کے ہمراہ دادا جی کے پیچھے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے لگی۔۔۔

تینوں نفوس گھر حویلی کے اندورنی حصے میں جا چکے تھے اب صرف سناٹا تھا ہر سو۔۔

❤❤❤❤❤

انفال کی نظر جب سامنے پڑی تو سامنے نیل ایک لڑکی کا ہاتھ تھامے اس کے ساتھ چپک کر بیٹھا دنیا سے جہاں سے غافل باتوں میں مشغول تھا۔۔

جب انفال کو دیکھ کر اس لڑکی نے اسے بتایا۔۔

"نیل تمہاری دوست۔۔"

نیل دوست لفظ سن کر پیچھے مڑا تو سامنے انفال کو دیکھ کر ہڑ بڑا گیا۔۔۔

اسی لمحے انفال کے قدم پیچھے کو ہوئے۔۔۔اور نیل اس لڑکی کا ہاتھ چھوڑتا انفال کے پیچھے بھاگا۔۔

انفال کی آنکھ میں آنسو تھے۔۔۔

"انفال پلیز رک جاؤ۔۔۔میری بات تو سنو۔"

نیل اسے پیچھے سے پکارنے لگا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"خبر دار آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت دیکھانا نیل تم ایک بے وفا انسان ہو۔۔اور بے وفا انسان کی بات پر بھروسہ کرنا دنیا کی سب سے بڑی بے وقوفی ہے۔۔کیونکہ جو ایک بار دھوکہ دے سکتا ہے وہ بار بار بھی دے سکتا ہے" .

انفال اپنے آنسو صاف کرتی یونیورسٹی سے باہر نکل گئی۔۔۔

نیل پیچھے پریشان کھڑا ادھر ادھر دیکھنے لگا جب اچانک اس کی نظر ولیم پر پڑی جو کمینگی سے مسکرا رہا تھا۔

لمحہ لگا تھا اسے سارا معاملہ سمجھنے میں۔۔۔

دل میں اسے کوستے ہوئے نیل دوبارہ یونی کے اندرونی حصے کی جانب جا چکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انفال روتی ہوئی سیدھی گھر پہنچی۔

گھر میں ایک میڈ کے علاوہ کوئی نا تھا۔۔

اس لئے وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

کمرے میں پہنچ کر سب سے پہلے اس نے وہی تصویر نکالی۔۔۔جس میں ایک لڑکا اور لڑکی تھی۔۔۔

دونوں کی عمر میں تین چار سال کا ہی فرق ہوگا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔۔

"آپ کہاں ہیں۔۔۔ پلیز مجھے اپنے پاس بلا لیں۔۔۔ میں آپ کو بہت مس کرتی ہوں۔۔"

انفال روتے ہوئے اس تصویر پر ہاتھ پھیر کر خیالوں میں اس شخص سے مخاطب ہوئی۔۔

یہی اس کا روز کا معمول تھا۔۔

زندگی کا سب سے بڑا سچ۔۔ وہ کسی کی محبت میں بہت آگے نکل چکی تھی۔۔ وہ کہاں تھا کیسا تھا اسے کچھ علم نا تھا۔۔ بس وہ تصویر اور اس کے بابا ہی اس کی کل دنیا تھے۔۔۔

نیل اس کا بہت اچھا دوست تھا جو ہمیشہ اس کا ساتھ دیتا تھا۔۔ لیکن آج اس نے اس سے جھوٹ بولا تھا۔۔۔

جس سے وہ اس سے خفا ہو گئی تھی۔۔۔

"شادان"

عابد صاحب کی نظر جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوتے شادان پر پڑی وہ اس کا نام پکارتے ہوئے زور سے دھاڑے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

شادان ان کی آواز سن کر وہیں رک گیا .

ہاتھ پر اچھا خاصا زخم تھا جس پر اب سفید رنگ کی پٹی بندھی تھی جو سفید کم لال زیادہ نظر آ رہی تھی کیونکہ خون دوبارہ بہنا شروع ہو گیا۔۔۔

"کیا کہا تم نے راعنہ کو"

عابد صاحب نے غصے سے پوچھا۔ جس پر چونک کر شادان نے ان کی طرف دیکھا۔۔

"میں نے کب کچھ کہا اسے"

شادان حیرانگی سے پوچھنے لگا۔۔۔

"ایک تصویر ہی لگائی تھی نا۔۔اس کا بھی حق ہے اس گھر کی بیٹی ہے تم کون ہوتے ہو اسے روکنے ٹوکنے والے۔"

عابد صاحب راعنہ کی طرف داری کرتے ہوئے بولے۔۔

"آپ لوگ سب بھول سکتے ہیں لیکن شادان حیدر کچھ نہیں بھولا۔۔۔بے شک میں چھوٹا تھا اس وقت لیکن ان سب کی درد بھری چیخیں ابھی بھی میرے کانوں میں گونجتی ہیں۔۔۔ان کی اذیت میں ہر پل محسوس کرتا ہوں۔۔

اس دن سے میرے اندر بھی ایک آگ لگی ہے جسے میں کبھی بجھنے نہیں دوں گا۔"

شادان پھر عابد صاحب کو چپ کروا چکا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

عابد صاحب بے بسی سے وہیں صوفے پے ٹک گئے۔۔

ان تینوں کے لئے ہی تو وہ زندہ تھے۔۔.اور یہ تینوں اپنی اپنی اذیت میں تھے۔۔۔

ایک آنسو ٹوٹ کر ان کی گال پر پھسلا۔۔آج شادان کی باتوں نے ان کے بھی زخم ہرے کر دیئے تھے۔۔۔

"انفال پلیز فون اٹھاؤ۔۔"

نیل جو انفال کو صبح سے کوئی 100 دفعہ کال کر چکا تھا اب بھی اس کے کال نا اٹھانے پر زچ ہو کر خود سے بولا۔۔۔

جانتا تھا ولیم کی گندی نظر ہے انفال پر۔۔۔ تبھی ہمیشہ وہ اس کے ساتھ رہتا تھا. چھ ،سات سال کی عمر میں پہلی دفعہ اسے انفال گارڈن میں ملی تھی دونوں ہی ہم عمر تھے تو آہستہ آہستہ دوستی ہو گئی اور پھر وقت کے ساتھ یہ دوستی اور گہری ہو گئی۔۔۔

نیل انفال سے کچھ بھی نہیں چھپاتا تھا مگر آج ولیم کی وجہ سے ان دونوں میں غلط فہمی پیدا ہو چکی تھی۔۔

نیل دل میں ہی ولیم کو سبق سکھانے کا سوچتا انفال کے گھر کی جانب چل پڑا۔۔۔

آدھے گھنٹے کی واک کے بعد آخر کار وہ انفال کے گھر پہنچ چکا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

نیل نے ڈھڑکتے دل کے ساتھ بیل بجائی کیونکہ آگے کا سوچ کر اس کی سانسیں خشک ہو رہی تھی تبھی اسے اپنے پر پر کچھ گیلا گیلا محسوس ہوا۔۔اور آہستہ آہستہ وہ محلول اس کے پورے جسم پر بہنے لگا۔۔۔

ہوش آئی تو پتا چلا۔۔۔بدلہ لیا جا چکا تھا۔۔۔

یہی تو ڈر تھا۔۔

انفال نے گھر میں سپیشل رکھا ہوا پینٹ کا پورا ڈبہ اس پر انڈیل دیا تھا۔۔۔

نیل نے نظریں بمشکل آنکھیں صاف کر کے اوپر نظر کی تو بالکنی میں کھڑی انفال غصے سے اسے ہی گھور رہی تھی۔۔

"کیا مطلب اب بھی۔۔غصہ۔۔۔"

نیل جھنجلا کر بولا۔۔

"مسٹر نیل آپ کی غلطی تھی۔۔سزا تو ملنی ہی تھی۔۔

اب یہاں سے جاؤ۔۔۔

کیونکہ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔"

انفال غصے سے بولی جس پر نیل نے اسے گھورا۔۔

"یہ۔۔۔یہ سب کر کے بھی ٹھنڈک نہیں ملی تمہیں۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

نیل اپنے حال پر افسردہ ہوا۔۔۔

"ہاں کیونکہ کہ تم نے مجھ سے چھپائی اتنی بڑی بات۔۔۔"

انفال نے بھی اسے جتایا۔۔

"اچھا میں نے غلطی کی ہے۔۔۔ میں مان رہا ہوں اب تو معاف کر دو۔۔۔ دیکھو تو کیا حال کر دیا تم نے میرا۔۔۔"

نیل کو دوبارہ اپنا دکھ یاد آیا جس پر اس نے رونے والی شکل بنالی۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے جاؤ اب۔۔ کل ملیں گے۔۔ یونیورسٹی میں۔۔۔"

انفال روکھے انداز میں بولتی اندر چلی گئی اور نیل بے بسی سے سرونٹ کوارٹر کی طرف چل دیا کیونکہ اس حلیئے میں وہ باہر نہیں جا سکتا تھا۔۔ اور انفال نے اسے اندر گھسنے نہیں دیا۔۔۔

راعنہ اور فرمان دونوں کچن میں گھس کر دادا جی کے لئے کوئی نئی ریسپی تیار کر رہے تھے۔۔۔ تیار کم تباہ زیادہ کر رہے تھے۔۔۔

دونوں کو کوکنگ کا شوق تھا اور اکثر کچن کو تباہ و برباد کرنے دونوں پہنچے ہوتے تھے

۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"فرمان یہ انڈے توڑو۔۔۔ باؤل میں۔۔۔"

راعنہ انڈوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی جب باہر لاؤنج سے فون بجنے کے آواز آئی .

فرمان نے اشارے سے کہا کہ وہ نہیں جا سکتا۔۔۔ تو

راعنہ منہ بناتی کچن سے باہر نکلی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ کون۔۔ تھوڑا صبر نہیں ہوتا۔۔۔ بندہ کام بھی کر رہا ہوتا ہے۔۔۔"

راعنہ نے آخر کار بریک لگائی.

لیکن آگے سے کوئی آواز نہیں آئی۔۔راعنہ کو تشویش ہوئی۔۔۔

" ککککون۔۔۔۔"

راعنہ اٹک کر بولی۔۔۔

"راعنہ۔۔۔"

مقابل نے عقیدت سے پکارا۔۔۔ پکار میں تڑپ تھی۔۔۔

راعنہ کی آنکھوں سے اشک رواں ہوئے۔۔۔

"آاااپ۔۔ ففففون مت کیا کریں۔۔۔۔

ششششادان کو پتا چلا تو وہ آپ کو ماردیں گے۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

راعنہ نے مقابل کو سمجھانے کی کوشش کی۔۔

"مر تو ویسے بھی رہا ہوں۔۔پل پل۔۔۔"

جواب بھی اسی انداز میں دیا گیا۔۔۔

"راعنہ آپی جلدی آئیں۔۔۔۔"

راعنہ کے کانوں میں فرمان کی آواز گونجی تو اس نے جلدی سے فون واپس رکھ دیا۔۔

دل کی دھڑکنیں تیز تھیں۔۔کتنے دنوں بعد اس کی آواز سنی تھی۔۔

تڑپتی تو وہ بھی تھی۔۔۔محبت تو اسے بھی تھی۔۔۔لیکن

وہ شادان کے خلاف نہیں جا سکتی تھی۔۔۔۔

تبھی آنسو صاف کرتے وہ کچن کی طرف مڑ گئی۔۔۔

"پاپا۔۔۔میرا یونی میں ایڈمیشن ہوا یا نہیں۔۔۔"

مناہل جلدی سے فرحان حیدر کے کمرے میں پہنچی اور آتے ہی سوال کرنے لگی۔

"ہاں ہو گیا ہے ایڈمیشن۔۔۔ایک ہفتے بعد کلاسس شروع ہوں گی۔۔۔"

فرحان حیدر نارمل انداز میں جواب دیتے فون پر کسی کو کال ملانے لگے۔۔۔

مناہل بھی ان کو مصروف دیکھتی واپس مڑ گئی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ہیلو۔۔۔کیا خبر ہے شاذان کی"

دوسری طرف کے شخص سے شاذان کے بارے میں استفار کیا گیا۔۔

"سر آج کل وہ بھی اسی پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں۔. جس پر آپ کر رہے ہیں۔۔۔"

اس شخص کی بات سن کر فرحان حیدر کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔۔۔۔

یہ خبر انھیں بلکل اچھی نہیں لگی تھی۔۔

تبھی غصے سے موبائل بند کرتے آگے کا لائحہ عمل تیار کرنے لگے۔۔۔

❤❤❤❤

"نیل آج تمہاری حسین دوست نہیں آئی تمہارے ساتھ.۔۔۔ کہیں چھوڑ تو نہیں گئی"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نیل کو یونیورسٹی کے گیٹ سے اندر داخل ہوتے دیکھ ولیم کمینگی سے بولا۔۔۔

کیوں کہ ساری پلیننگ اسی کی تھی اس نے ہی وہ لڑکی بھیجی تھی۔۔۔

تاکہ انفال کو غلط فہمی ہو اور وہ نیل کو چھوڑ کر اس کی طرف آئے۔۔۔

نیل غصے میں بولنے ہی لگا تھا جب پیچھے سے انفال کی آواز ان دونوں کے کانوں پڑی۔۔۔

"نیل یار مجھے پیچھے ہی چھوڑ آئے۔۔۔ حد ہوتی ہے۔۔۔لاپروائی کی"

Copyright by New Era Magazine

انفال مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولی کیونکہ نیل کا منہ حیرانگی سے کھلا ہوا تھا۔۔

کل تک جو پینٹ کا ڈبہ الٹ رہی تھی آج وہ اتنے پیار سے بات کر رہی تھی ۔۔۔

انفال غصے سے ولیم کو گھورتی نیل کا بازو پکڑ کر اندر کی جانب بڑھ گئی جب ولیم نے آگے بڑھ کر انفال کس ہاتھ پکڑ لیا۔۔

"انفال میری بات تو سنو"

انفال ایک دم اس کے ہاتھ پکڑنے پر آپے سے باہر ہو گئی اور ہاتھ چھڑاتے ساتھ ہی ولیم کے منہ پر زبردست تھپڑ رسید کیا۔۔۔

"آج کے بعد انفال حیدر کو چھونے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔

ورنہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کو کھلاوں گی۔۔۔۔"

انفال پوری یونیورسٹی کے مجمے کے سامنے دھاڑتی گیٹ سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

ولیم بھی منہ پر ہاتھ رکھتا ایک جانب چل دیا۔۔۔

"انفال رکو۔۔۔"

نیل نے پیچھے سے آواز دی جس پر انفال کے قدم رک گئے۔۔ نیل اس کے سامنے کھڑا ہوا۔۔

"انفال حیدر۔۔۔غصے میں بہت کیوٹ لگتی ہیں۔۔"

Copyright by New Era Magazine

نیل کی اس بات پر دونوں کا قہقہ بلند ہوا۔۔ارد گرد کے لوگ بھی ان کو دیکھ کر مسکرانے لگے۔۔۔۔

اور دونوں ہی روڈ پر پیدل چلنے لگے۔

"انفال۔۔یار تمہیں اس گھٹیا انسان کو منہ نہیں لگانا چاہئیے تھا۔۔
ایسے لوگ بہت برے ہوتے ہیں۔۔"

نیل نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔جس پر انفال صرف ہاں میں سر ہلایا۔۔

"اچھا۔ .وہ برے ہیں تو انفال حیدر بھی کسی سے کم نہیں۔۔۔"

یہی بولتے ہوئے اس نے پیچھے کلر کی طرف ہاتھ کر کے جینز میں پھنسائی ہوئی پسٹل نکالی اور سامنے کر کے اسے دائیں بائیں کرنے لگی.۔۔

"کتنی اچھی لگتی ہیں نا کہ میرے ہاتھ میں۔۔۔"

انفال پسٹل کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے نیل سے پوچھنے لگی

"ہاں میری ماں بہت اچھی لگتی ہے اب اسے اندر رکھو۔۔۔۔
مجھ معصوم کو بھی ڈراتی رہتی ہو۔۔"

انفال اس کی بات سن کر مسکرادی اور پسٹل دوبارہ جینز میں پھنسائی اور گھر کی راہ لی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ادیان۔۔۔"

فرحان حیدر کی پکار پر کمرے میں جاتے ادیان حیدر کے قدم تھم گئے۔۔

بلیو لگ اور سفید ٹی شرٹ پہنے۔ ہلکی ہلکی شیو رکھے رف سے حلیئے میں بھی ادیان حیدر کی شخصیت چار چاند لگا رہی تھی۔۔۔۔

"جی پاپا۔۔۔"

ادیان وہیں رک کر بولا۔۔

"پروجیکٹ پہ بات کرنی ہے۔ تم نے اس پہ کام کرنے سے منع کیوں کیا۔۔ جواب دے سکتے ہو۔۔۔"

فرحان صاحب دانت پیستے ہوئے بولے۔۔

"شادان بھائی سے مقابلہ نہیں کرنا مجھے۔۔۔"

ادیان اکتائے ہوئے لہجے میں بولا۔۔

"کیوں تمہارے لئے وہ اہم ہے یا تمہارا باپ۔۔۔ جب دیکھو شادان شادان۔۔۔۔"

فرحان حیدر غصے سے چیخے۔۔

"ہاں ہیں اہم وہ بس۔۔۔"

ادیان غصے سے بولا کر و کمرے کے اندر گھس گیا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

فرحان حیدر وہیں کھڑے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئے۔۔۔

"شادان حیدر جلدی ملاقات ہو گی اب تو۔۔۔"

فرحان حیدر خیالوں میں شادان سے مخاطب ہوئے۔۔۔

لیکن حقیقت میں یہ آسان نہیں تھا

عابد صاحب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹے راعنہ اور فرمان کی راہ تک رہے تھے جب شادان حیدر وہاں آکر ایک کرسی گھسٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔

"ارے بھئی آج سورج کہاں سے نکلا۔۔"

عابد حیدر شوخی سے بولے۔. جس پر شادان حیدر کے چہرے پر ہلکی سے مسکراہٹ بکھری۔۔۔

جسے دیکھ کر عابد حیدر دل ہی دل میں اپنے خوبصورت پوتے کی نظر اتارنے لگے.۔۔

شادان کی اچھا موڈ دیکھ کر انھوں نے کچھ سوچتے ہوئے پکارا۔۔۔

"شادان۔۔۔بات کرنی ہے ایک ضروری " .

شادان نے نظریں ان کی طرف کیں۔۔

"جی کہیں۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

سنجیدگی سے جواب دیا گیا۔۔۔

"شادان میں چاہتا ہوں تمہاری شادی ہو جائے میرے جیتے جی۔۔۔"

شادان ان کی بات سن افسوس سے سر ہلا کر رہ گیا۔ .

"آپ جانتے ہیں نا۔۔میرے اندر ماما پاپا . چھوٹی ماما چھوٹے پاپا اور چاچی کو درد بھری چیخیں گونجتی ہیں۔۔ وہ کہتے ہیں ہماری موت کا حساب لو۔۔

یہ درد اس دیوار۔۔۔" .

شادان بولتے بولتے رک گیا۔۔

اس آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔۔

اور شادان حیدر اسی لمحے آنسو صاف کرتا اٹھ گیا۔۔

عابد حیدر کی انکھیں بھی نم ہو گئی تھیں۔۔۔

آج پھر ان کو وہ سب یاد آگیا تھا جو آج سے پندرہ سال پہلے ہوا تھا۔۔۔

(ماضی)

حویلی کو نہایت ہی خوبصورت طریقے سے سجایا جا رہا تھا۔۔۔

سویرا حیدر، نویرا حیدر اپنے دیور کی مہندی کا جشن منانے کے لئے بے تاب تھیں ساری تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

یہ مہندی تھوڑی سپیشل تھی۔۔

شاہد حیدر شروع سے ہی لندن میں رہے تھے پھر ساتھ ہی بزنس شروع کر دیا تھا۔۔

وہاں انہیں ارم پسند آ گئی وہ بھی پاکستانی تھی .

دونوں نے وہاں سب کی رضامندی سے نکاح کیا تھا۔۔۔

اور پھر اللہ ءنے ان کو بہت پیاری بیٹی سے نوازا تھا۔۔۔

آج وہ پانچ سال بعد پاکستان آئے تھے

اور سب ان کی شادی کا ارمان لئے بیٹھے تھے تو شادی کی تیاریاں کرنے لگے۔۔۔۔

اور آج مہندی کا فنکشن تھا۔۔

شاہد اور ارم نے بھی سب کی خوشی کو دیکھتے ہوئے ہاں کر دی تھی۔۔

مہندی کی ساری تیاریاں مکمل ہو چکی تھی۔۔۔۔ہر طرف خوشی کا سماں تھا۔سب بچے لاؤنج میں کھیل رہے تھے

شاہد حیدر تیار ہو باہر آ گئے ارم ابھی تیار ہو رہی تھی۔۔شاہد حیدر جیسی ہی کمرے سے باہر نکلے۔۔۔سامنے سے آتی عروج حیدر سے ان کا زوردار ٹکراؤ ہوا جس کے نتیجے میں عروج حیدر کا پاؤں مڑا اور سیڑھوں سے نیچے گر گئیں۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ شاہد حیدر کو کچھ سمجھ نہیں آیا وہ شاکڈ انداز میں کھڑے سے

۔۔۔جب کے دوسری طرف عروج حیدر کی حالت بہت بری تھی درد سے ان کی

چیخیں بلند ہو رہی تھی۔۔۔سر سے خون تیزی سے بہنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

سامنے دروازے سے آتے فرحان حیدر نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔

انھیں یہ منظر بلکل الگ نظر آیا

جیسے شاہد حیدر نے جان بوجھ کر دھکا دیا۔۔

لیکن فلحال یہ سوچنے کا نہیں تھا شاہد حیدر بھی بوکھلاہٹ میں اب نیچے کی طرف

بھاگے۔۔۔

"عروج اٹھو بچہ۔۔۔۔"

فرحان حیدر عروج کا سر گود میں رکھ کر پکارنے لگے۔۔۔

لیکن عروج ہوش و حواس سے بیگانہ زمین پر پڑی تھیں۔۔۔

عروج کی حالت غیر دیکھ کر فرحان حیدر اسے اٹھا کر باہر کی جانب بھاگے۔۔۔

شور شرابے کی وجہ سے کسی کو آواز نا آئی سب اپنے اپنے کمروں میں تیار ہو رہے تھے

۔۔۔

شاہد حیدر بھاگتے ہوئے نویرا حیدر کے کمرے کی طرف گئے جو کہ پہلے ہی کھلا ہوا تھا۔۔

Copyright by New Era Magazine

"بھابھی۔۔۔"

شاہد حیدر اندر داخل ہوا .

"جی دیور جی کیا ہوا۔۔۔"

نویرا تھوڑی شوخی سے بولی

"بھابھی وہ عروج سیڑھوں سے نیچے گر گئی ہے۔۔ پلیز جلدی ہاسپٹل چلیں۔۔۔"

شاہد حیدر بہت مشکل سے بول پائے

عروج کی حالت اور فرحان کا غصہ دیکھ کر ان کے دماغ نے خطرے کی گھنٹی بجادی تھی۔

" کیاکیا۔۔۔ عروج۔۔۔ جلدی چلو سب کو بتاؤ۔۔۔۔"

نویرا ایک دم ہڑ بڑا گئی۔۔۔ عروج ان کی چھوٹی اور لاڈلی بہن تھی۔۔۔اس کی حالت سوچ کر ہی انھیں تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔

شاہد حیدر نے باہر نکل کو سب کو حقیقت بتائی جس پر سب پریشان ہو گئے۔۔۔

اور ہسپتال جانے کے لئے تیار ہو گئے۔۔۔۔

"شاہد تم رکو یہیں۔۔۔ابا اور بچے بھی گھر پہ ہیں .اور ارم بھی۔۔ ہم لوگ جا کر دیکھتے ہیں تم دعا کرو بس"

Copyright by New Era Magazine

وجدان حیدر جاتے جاتے شاہد حیدر کو گھر ہی رہنے کی تلقین کر گئے۔۔

❤❤❤❤❤

ہسپتال میں داخل ہوتے ہی فرحان حیدر نے عروج کا بے ہوش وجود ایک سٹیچر پر رکھا۔۔

اتنے میں ڈاکٹر میں پہنچ گئے اور عروج کو آپریشن تھیٹر میں لے جانا گیا۔۔۔

فرحان حیدر کے سر پر خون سوار تھا۔۔۔

تبھی گھر کے سبھی لوگ پہنچ گئے تھے

سب لوگ اپنی جگہ پریشان تھے۔۔۔

تبھی آپریشن تھیٹر کی سرخ بتی بجھ گئی اور ڈاکٹر باہر نکلے۔۔

فرحان حیدر بکھری حالت میں ڈاکٹر کی طرف لپکے۔۔

"ڈاکٹر میری بہن۔۔۔"

ڈر کر پوچھا۔۔

"ان کی حالت بہت نازک ہے خون بہت بہہ چکا ہے۔۔۔ان کے بچنے کے چانس بہت کم ہیں آپ لوگ بس دعا کریں۔۔۔"

یہ بات سن کر فرحان حیدر کو لگا وہ اب ہل نہیں پائیں گے اپنی جگہ سے۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ہر طرف سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

"نویرا تم اور سویرا اوجدان کے ساتھ گھر جاؤ بچوں کو دیکھو میں ہوں یہاں"

فرقان حیدر نے نویرا کو گھر جانے کی صلاح دی۔۔۔

اس دوران فرحان حیدر وہاں موجود نا تھے۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ہاں میرا ایک کام کرو بڑی حویلی جاؤ اور دیکھو چاچا جی اور بچے کہاں ہیں اور شاہد حیدر اور اس کی بیوی۔۔"

فرحان حیدر ساری تفصیلات کا انتظار کرنے لگے۔۔۔

جبھی فون کی گھنٹی دوبارہ بجی۔۔

"جی بچے سب باہر لان میں ہیں بڑے صاحب کے پاس اور باقی لوگ اندر ہیں۔۔"

دوسری طرف کے شخص نے ساری تفصیل سے آگاہ کیا۔۔

"ہمممم ایسا کرو۔۔۔۔حویلی میں آگ لگا دو۔۔۔"

فرحان حیدر کو اس وقت اور کچھ سمجھ نا آیا۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں چھوٹے سرکار۔۔حویلی میں آگ۔۔ "

وہ شخص بھی فرحان حیدر کی بات پر بوکھلا گیا۔۔۔

"دیکھو جتنا پیسا تم کہو گے دوں گا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

میں اس شخص کو اب زندہ نہیں دیکھ سکتا۔۔پہلے اس نے میری بہن کو ٹھکرایا۔۔۔پھر اس کو جان سے مارنے کی کوشش کی۔۔۔"

فرحان حیدر غصے اور کرب کی ملی جلی کیفیت میں بولے۔۔

"ٹھیک ہے صاحب کام ہو جائے گا۔ "

پیسوں کے زکر پر اگلا بندہ راضی ہو چکا تھا۔۔

جب فرحان حیدر نے فون کان سے ہٹایا

"اب شادی کا جشن اگلے جہاں میں منانا۔۔۔"

خود سے بولتے فرحان حیدر دوبارہ آئی سی یو کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

💔💔💔💔💔

حویلی میں چھپتے چھپاتے ایک شخص داخل ہوا جس کے دونوں ہاتھوں میں پڑول کے کین تھے۔۔۔

ایک نظر ہر طرف دوڑائی۔۔۔اور حویلی کے اندرونی طرف گھس کر آہستگی سے اپنا کام کرنے لگا۔۔۔

ہر طرف اچھی طرح پیٹرول چھڑک کر اس نے تسلی کرنی چاہی۔۔

جب اسے کچھ آوازیں سنائی دیں۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

گھر میں کوئی داخل ہوا تھا۔۔۔

لیکن اس نے پکڑے جانے کے خوف سے جلدی ماچس کی تیلی جلائی اور نیچے پھینک دی۔۔

اور خود جلدی سے منہ چھپاتے بھاگ گیا۔۔۔

لیکن جاتے ہوئے حویلی کا دروازہ باہر سے بند کرنا نا بھولا۔۔

شام کو وقت تھا کسی کا دھیان نہیں تھا مہمان تھوڑی دیر تک آنے والے تھے اور اسی بات کا فائدہ اس شخص نے اٹھایا۔۔۔۔

نویرا حیدر، سویرا حیدر اور وجدان حیدر تینوں ارم کے کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔

"بھابھی عروج کیسی ہے"

ارم نے انھیں دیکھتے ہی سوال کیا۔۔۔

"دعا کرو۔۔۔ارم میری بہن کو کچھ نا۔۔۔"

نویرا بولتے ہی رونا شروع ہو گئیں۔۔۔

"شاہد کہاں ہے"

وجدان حیدر نے پوچھا۔۔۔

وہ باہر بچوں کو دیکھنے گئے ہیں لان میں۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ چاروں نفوس اس کمرے میں ہی تھے کوئی باہر نہیں گیا تھا۔

سب اپنی جگہ پریشان تھے۔۔۔

سب کے دل خوف سے دھڑک رہے تھے جانے اب کیا ہونے والا تھا۔۔۔

"جی سر کام ہو گیا۔۔۔میں بس نکل رہا ہوں"

آگ لگانے والا شخص فون پر فرحان حیدر کو اطلاع دے رہا تھا جب اسے اپنے پیچھے کسی کی آہٹ سنائی دی۔۔۔

اس نے جیسے ہی مڑ کر دیکھا دس سالہ شادان حیدر اسے مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"بشیر چاچا کون سا کام۔۔"

شادان نے پوچھا۔۔

"کوئی نہیں بیٹا۔۔۔جاؤ کھیلو آپ۔۔"

بشیر نامی شخص ہڑبڑا کر بولتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔

شادان کو اس کی حرکت عجیب تو لگی لیکن پھر کندھے اچکاتا دوبارہ لان کی بڑھ گیا۔۔

حویلی کے اندر بیٹھے چاروں نفوس پریشانی میں بیٹھے تھے جب

Copyright by New Era Magazine

سویرا حیدر کو اچانک کمرے میں دھواں داخل ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔

"آپی شائد کچھ جل رہا ہے باہر۔۔۔

دھواں اٹھ رہا ہے اور جلنے کی بدبو بھی آرہی ہے"

سویرا حیدر پریشانی سے نویرا حیدر سے گویا ہوئی۔۔۔

ہاں مجھے بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔ رکو میں دیکھتی ہوں۔۔"

نویرا بولتے ہوئے اٹھ کر دروزے کی جانب بڑھی۔۔

لیکن جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا۔۔۔

باہر سے آگ کے شعلے اندر داخل ہونے لگے۔۔ یہ سب دیکھتے ہی کمرے میں بیٹھے نفوس کی ہوائیاں اڑ گئیں۔۔

"ییییییییہ آگ۔۔۔۔۔"

سویرا حیدر ایک دم بوکھلا کر بولیں۔۔

"رکو۔ ممیں س ففففون کرتی ہوں فرقان کو۔۔۔۔"

نویرا حیدر روتے ہوئی بولیں۔۔اور نمبر ملا کر فون کان سے لگایا۔۔۔

"ہیییلو۔۔۔ فففرقان۔۔۔ یہاں آآآآگ لگ گئی ہے۔۔۔۔ پلیز جلدی آئیں۔۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

نویرا حیدر روتے ہوئے بولیں۔۔۔آگ کا نام سن کر فرقان حیدر کے اوسان خطا ہو گئے۔۔۔وہ جلد از جلد حویلی پہنچنا چاہتے تھے۔۔۔۔

💔💔💔💔💔

"دان۔۔۔وہ دیکھو کتنی روشنی ہے۔۔۔"

چار سالہ انفال شادان کا ہاتھ پکڑ کر اسے حویلی کی طرف اشارہ کر کے بتانے لگی۔۔۔
تبھی باقی سب نے مڑ کر دیکھا تو ان کے پیروں تلے سے جیسے زمین کسی نے نکال کی ہو۔۔

"شاہد یہ آآآگ۔۔۔"

تبھی اندر سے چیخوں کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

سب لوگ اندر کی جانب بڑھنے لگے جب دیکھو تو اندرونی دروازہ باہر سے بند تھا۔۔۔۔۔

لیکن اس وقت کوئی بھی یہ سمجھنے کی حالت میں جا تھا تبھی شاہد حیدر جلدی سے آگے بڑھے اور دروازہ کھولا لیکن اندر آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے ہر چیز آگ کی لپیٹ میں تھی۔۔۔

چیخوں کی آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

تبھی پیچھے سے فرقان حیدر نمودار ہوئے۔۔۔۔

" مممیں۔۔جاتا ہوں۔۔۔سب اندر ہیں۔۔۔"

آپ لوگ بچوں کو یہاں سے لے جائیں۔۔۔"

فرقان حیدر نے تنبیہ کی۔۔۔جس پر شاہد حیدر بچوں اور عابد حیدر کو تھوڑا پیچھے لے گئے۔۔

لیکن شادان وہاں سے بھاگتا ہوا اندر کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

تبھی فرقان حیدر نے اسے پکڑ کر پیچھے کیا اور خود اندر جانے لگے۔۔۔

" بابا میں بھی جاؤں گا۔۔۔مجھے بھی جانے دیں۔۔۔ماما۔۔ہیں اندر۔۔۔چھوٹی ماما بھی چھوٹے پاپا اور رانو کی ماما بھی۔۔۔۔"

شادان ضد کرنے لگا جس پر فرقان حیدر نے اسے پیچھے کو دھکا دیا اور خود اندر داخل ہو گئے۔۔۔۔

عابد حیدر اور شاہد حیدر کے لئے یہ سب دیکھنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

فرقان حیدر اندر داخل ہوتے ہی سب کو پکارنے لگے۔۔۔لیکن دھواں اور آگ کی وجہ سے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

بمشکل بچتے بچاتے آگے بڑھنے لگے لیکن آگ کے ان کے کپڑوں کا اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔۔

💔💔💔💔💔

کمرے کا دروازہ بند ہونے کی وجہ سے اب کس سانس بند ہونے لگا تھا تبھی وجدان حیدر نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا جس پر سب کے شعلے اندر کی جانب بڑھنے لگے۔۔۔

سب کی چیخیں فضا میں بلند ہوئیں۔۔۔

یہ چیخیں باہر کھڑے لوگوں کے دل پر تیر برسا رہی تھیں۔۔۔

شادان حیدر تھوڑا سمجھدار تھا سب سمجھ رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسی وقت اندر جا کر سب کو باہر نکال کر لے آئے۔۔۔

تبھی گھر سے فائر بریگیڈ کی گاڑیاں برامد ہوئیں۔۔۔

جلدی جلدی انھوں نے سب بجھانے کا

کام شروع کیا۔۔۔

اور ایک گھنٹے کی مشقت کے بعد وہ آگ بجھانے میں کامیاب ہو گئے۔۔۔

راعنہ فرمان اور انفال تینوں خاموشی سے ساری کاروائی دیکھ رہے تھے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

تبھی فائر بر گیڈ لے لوگ اندر سے سٹیچر پر ایک ایک فرد کی لاش کو اٹھائے باہر نکلے۔۔۔۔۔

شاہد حیدر اور عابد حیدر کو لگا آسمان ٹوٹ کر ان پر گر گیا ہو۔ .

اچانک یہ سب کیا ہو گیا تھا سب کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

لیکن شادان حیدر کے ذہین میں بہت کچھ چل رہا تھا۔۔۔۔

حویلی کی آگ تو بجھ گئی تھی لیکن

شادان نے اس دن اپنے اندر ایک آگ جلالی تھی۔۔۔سب کو جلانے کے لئے۔۔۔۔

💔💔💔💔💔

"ڈاکٹر میری بہن کیسی ہے۔۔۔"

ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر نکلا تو فرحان حیدر نے لپک کر پوچھا .

"سوری۔۔۔ شی از نو مور۔۔۔"

اور یہ لفظ فرحان حیدر کے لئے خود کی موت کے برابر تھے۔۔۔

آج اس کی سب سے لاڈلی بہن اپنی زندگی کی بازی ہار چکی تھی۔۔۔

لیکن اس سے بات سے بے خبر کہ اس کی باقی دونوں بہنیں بھی اس کی وجہ سے زندگی کی بازی ہار چکی تھیں۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

موت کا کھیل کھیلا جاچکا تھا۔۔۔

دونوں حویلیوں میں کہرام مچ گیا تھا۔۔

پولیس کے بہت تفتیش کی لیکن کچھ نا ملا۔۔۔

شادان حیدر نے بھی کسی کو کچھ نا بتایا۔۔۔ کیونکہ اس سب کا بدلہ اس نے خود لینا تھا۔۔۔

💔💔💔

مغرب کا وقت تھا۔۔۔ حویلی کے سب افراد نماز ادا کر رہے تھے۔۔۔

تبھی لاؤنج میں پڑا فون بجا۔۔

نماز میں مشغول ہونے کی وجہ سے فون کوئی نا اٹھا سکا۔۔

کچھ لمحوں بعد دوبارہ فون بجا جسے کچن سے نکلتی ایک ملازمہ نے اٹھایا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔شادان حیدر۔۔"

دوسری طرف کے شخص نے شادان کا نام پکارا۔۔

"وہ جی صاحب جی تو نماز پڑھ رہے ہیں۔۔۔ آپ کون ہیں۔۔۔"

ملازمہ نے مقابل سے دریافت کیا۔۔۔

"شادان حیدر کی موت۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اسے کہ دینا ساری نمازیں ادا کر لے کیونکہ بہت جلد وہ اپنے گھر والوں کے پاس جانے والا ہے۔۔پھر موقع نہیں ملے گا۔۔"

وہ شخص نفرت سے بولتا ملازمہ کو خوفزدہ کر گیا۔۔۔

"کیا ہوا رانی کس کا فون ہے"

ایک دم اس کے پیچھے سے آواز آئی جس پر اس کے ہاتھ سے ریسیور گر گیا۔۔

"صاحب جی۔۔وہ۔۔۔کوئی آپ کو جان سے مارنے کی دھمکی دے رہا تھا۔۔۔"

رانی بمشکل اٹک اٹک کر بولتی ماتھے پر آئے پسینے کے قطرے صاف کرنے لگی۔۔۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ یہاں سے۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شادان حیدر روکھے انداز میں بولتا وہیں صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

"ہمممم تو اب شادان حیدر کو دھمکیاں ملیں گی۔۔۔اس شادان حیدر کو جو ہر وقت اپنے اندر ایک آگ جلا کر رکھتا ہے جو کسی کو بھی جلا کر بھسم کرنے کے لئے کافی ہے۔۔۔"

شادان طنزیہ انداز میں بولتا ہلکا سا مسکرایا۔۔۔یہ مسکراہٹ لاؤنج میں داخل ہوتی راعنہ حیدر سے چھپ نا سکی۔۔۔

وہ بھی وہی ایک اوٹ میں چھپ کر شادان حیدر کو دیکھنے لگی۔۔کتنا مکمل لگتا تھا وہ اس مسکراہٹ کے ساتھ۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

تبھی شادان حیدر کی مسکراہٹ کو دیکھتے اسے اس شخص کی بھی مسکراہٹ یاد آ گئ۔۔۔

وہ شادان حیدر کے جیسا ہی تو تھا۔۔۔

لیکن نہیں وہ الگ تھا۔۔۔

اس کی انکھیں راعنہ حیدر کو دیکھ کر چمک اٹھتی تھیں۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے راعنہ حیدر کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گالوں کو بھگونے لگے۔۔۔ جنھیں جلدی سے صاف کرتی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

"نیل کیا ہے تمہیں۔۔۔ میں تمہیں گولی مار دوں گی۔۔اب اگر تم نے میرے کھانے کی طرف اپنے بھوکی نظروں کو گھمایا تو۔۔۔"

انفال ہوٹل میں بیٹھے نیل کو دھمکاتے ہوئے بولی

"اووو مس غنڈی۔۔۔

یہ بات بات پہ گولی نا ہی مارا کرو تم۔۔ایک میں ہی معصوم تمہیں ملا ہوں۔۔۔جب دیکھو گولی گولی۔۔۔"

نیل بھی اس کی دھمکی پر تپ کر بولا۔۔۔

"مسٹر نیل۔۔۔آپ معصوم کب سے ہو گئے۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

انفال بھنویں اچکا کر بولی۔۔۔

"نہیں تو تم کیا کہنا چاہتی ہوں کہ میں معصوم نہیں ہوں۔۔"

نیل نے بھی اسی انداز میں پوچھا۔۔۔

"اچھا تو پھر وہ ڈر گزوالا کیا سین ہے۔۔۔"

انفال نے سوالیہ نظروں سے دیکھا جس پر نیل ہڑ بڑا گیا۔۔۔

"دیکھو انفال حیدر۔۔۔ تم زیادہ فری ہو رہی ہو آج انکل سے بات کرتا ہوں۔۔۔

کہ۔۔اپنی غنڈی بیٹی کو کنڑول کریں۔۔۔"

نیل اصل بات چھپاتے ہوئے اسے چڑانے لگا۔۔۔

"نیل۔۔۔تم جتنا بھی چھپالو۔۔۔

انفال حیدر پتا لگوا کے رہے گی۔۔۔

اب اٹھو چلیں گھر۔۔ڈیڈ آ گئے ہوں گے۔۔۔"

یہی بولتے دونوں وہاں سے انفال کی گاڑی میں بیٹھے اور گھر کی راہ لی۔۔۔

راعنہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی سامنے بستر پر ایک گفٹ اور ساتھ ایک کاغذ پڑا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

راعنہ نے گفٹ کو ہاتھ میں لے کر دائیں بائیں کر کے دیکھا وہ ایک چھوٹی درمیانے سائز کی ڈبی تھی۔۔۔۔

راعنہ اسے سائڈ پر رکھتی کاغذ کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

" تجسس کے مارے اس نے جلدی سے کاغذ کھولا۔۔۔اور پڑھنا شروع کیا۔۔۔

دیکھیے اہل محبت ہمیں کیا دیتے ہیں

کوچۂ یار میں ہم کب سے صدا دیتے ہیں

روز خوشبو تری لاتے ہیں صبا کے جھونکے

اہل گلشن مری وحشت کو ہوا دیتے ہیں

منزل شمع تک آسان رسائی ہو جائے

اس لیے خاک پتنگوں کی اڑا دیتے ہیں

سوئے صحرا بھی ذرا اہل خرد ہو آؤ

کچھ بہاروں کا پتا آبلہ پا دیتے ہیں

مجھ کو احباب کے الطاف و کرم نے مارا

لوگ اب زہر کے بدلے بھی دوا دیتے ہیں

ساتھ چلتا ہے کوئی اور بھی سوئے منزل

Copyright by New Era Magazine

مجھ کو دھوکا مرے نقش کف پا دیتے ہیں

زندگی مرگ مسلسل ہے مگر اے تابشؔ

ہائے وہ لوگ جو جینے کی دعا دیتے ہیں"

تابش دہلوی

یہ پڑھتے ہی راعنہ حیدر کی آنکھوں سے انسوؤں کی جھڑیاں بہنے لگیں۔۔۔

۔۔۔۔

"I'm Sorry...."

خود سے سرگوشی کرتی اس کاغذ کو سینے سے لگا کر لیٹ گئی۔۔۔

آنسوؤں کی رفتار میں ذرا برابر کمی نہیں آئی تھی۔۔۔۔

آج کی رات باقی کی نسبت زیادہ ازیت سے کٹنے والی تھی راعنہ حیدر کی۔۔۔

کمرے میں اب صرف راعنہ حیدر کی سسکیوں کا راج تھا۔۔۔

💔💔💔💔💔

اللہ اکبر۔۔۔

اللہ اکبر۔۔۔

فجر کی اذان کی آواز راعنہ کے کانوں میں گونجی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

جسے سنتے ہی وہ جلدی سے اٹھ بیٹھی۔۔۔

رات کو رونے کی وجہ سے اس کی انکھیں لہو برسا رہی تھیں۔۔۔ساتھ سوجن الگ تھی۔۔۔۔

لیکن وہ جلدی سے اٹھی اور وضو کی نیت سے واش روم میں گھس گئی۔۔۔

تبھی کھڑکی کے راستے دبے قدموں سے کمرے میں کوئی داخل ہوا۔۔

لیمپ کی روشنی میں وہ سایہ آہستہ آہستہ بیڈ کے قریب آیا اور جس جگہ راعنہ حیدر کچھ دیر پہلے سو رہی تھی اسی جگہ لیٹ گیا۔۔۔

اور دونوں دونوں فولڈ کر کہ سر کے نیچے رکھ لیئے۔۔۔نظریں واش روم کے دروازے پر ٹکی تھیں۔۔۔

تبھی دروازہ کھلنے کی آواز آئی وہ شخص اسی اطمینان سے لیٹا رہا۔۔

راعنہ واشروم سے نکل سے سیدھا الماری کی طرف بڑھی۔۔اور جائے نماز نکال کر بچھانے لگی۔۔۔

وہ شخص ساری کاروائی دیکھ رہا تھا اور راعنہ اس بات بے خبر نماز کی نیت باندھ چکی تھی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

جیسے جیسے راعنہ حیدر نماز ادا کر رہی تھی سامنے لیٹے شخص کی دل کی دھڑکنیں الگ ہی رفتار میں چل رہی تھیں۔۔۔

اسی دھڑکنوں کی ہلچل کے ساتھ وہ شخص اب اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔اٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ کسی چیز سے ٹکرایا۔۔

جب نظر پڑی تو وہ گفٹ تھا جسے راعنہ حیدر نے کھولنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔

گفٹ پر سے نظر ہٹا کر اس نے راعنہ کو دیکھا تو اس کی نظریں تھم گئیں۔۔اسے زندگی کا حسین ترین یہ لمحہ لگا۔۔۔۔راعنہ حیدر آنکھیں بند کئے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر کچھ بول رہی تھی۔۔۔

ہاں وہ دعا مانگ رہی تھی۔۔۔

سرگوشی میں۔۔۔شائد وہ چاہتی تھی کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور نا سن سکے۔۔۔

کافی دیر رب کے حضور دعا مانگنے کے بعد وہ اٹھی اور نماز تہہ کرتے ہوئے جیسے ہی مڑی اس کے منہ سے چیخ نکلی جسے بروقت اس شخص نے اس کے منہ کر اپنا بھاری ہاتھ رکھ کر اس چیخ کو دبا دیا۔۔۔

"ششش۔۔۔۔چپ۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

راعنہ کی سانسیں تھمنے لگی تھی۔۔یہ آواز۔۔وہ کیسے نا پہچانتی۔۔.یہ آواز تو اس کے دل ودماغ میں گونجتی تھی۔۔۔

"راعنہ حیدر۔۔۔"

اس شخص نے بھاری ہاتھ ہٹا کر اسے پکارا۔۔۔

"آپ یہاں۔۔۔کیوں آئے ہیں۔۔۔وہ ششششاداان۔۔۔۔ "

راعنہ بول ہی رہے تھی جب اس شخص نے بیچ میں ٹوکا۔۔۔

"مجھے کسی کا ڈر نہیں۔۔۔

میں بس راعنہ حیدر کو کھونے سے ڈرتا ہوں۔۔۔

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ میرا تحفہ تم نے کیوں نہیں کھولا۔۔"

وہ شخص بات کو گھماتا ہوا تحفہ تک آیا اور اس ڈبی کو کھول کر بہت ہی خوبصورت سفید رنگ کے نگوں والا بریسلٹ نکالا۔۔۔

"یہ راعنہ حیدر کے لئے۔۔۔۔"

یہ بولتے ہی اس شخص نے راعنہ کی کلائی میں وہ پہنا دیا۔۔۔"

راعنہ خاموشی سے اس کی ہر کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔

"اس کو اتارنے کی کوشش مت کیجیئے گا۔۔۔کیونکہ یہ سفید رنگ کا ہے۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

راعنہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"ایسے مت دیکھو راعنہ حیدر۔۔۔ورنہ یہ دل بے ایمان ہو جائے گا۔۔اور یہ بے ایمان ہو گیا تو یہ راعنہ حیدر کو بھی اپنے ساتھ لے کے جائے گا۔۔۔"

راعنہ اس کی باتوں پر نظریں جھکا گئی۔۔

دل خوف سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ کچھ بولنا چاہتی تھی لیکن زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔

لیکن ہمت کر کے وہ کچھ بولنے ہی لگی تبھی لیکن جب چہرہ اوپر اٹھایا تو کمرے میں کوئی نہیں تھا۔۔ .

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا یہ خواب تھا۔۔"

راعنہ نے خود سے سر گوشی کی۔۔لیکن پھر نظر جب کلائی میں پہنے اس بریسلٹ پر پڑی تو یقین ہو گیا کہ یہ خواب نہیں ایک حقیقت تھی۔۔۔۔

اور بہت خطرناک حقیقت تھی۔۔

جو تباہی کو بلاوا دے سکتی تھی۔۔۔

لیکن فلحال راعنہ یہ سب اس شخص کو نہیں سمجھا سکتی تھی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"مناہل جلدی چلو۔۔۔پہلے تمہیں کالج ڈراپ کر کے پھر آفس جاؤں گا۔۔۔"

لاؤنج میں کھڑے کف فولڈ کرتے ادیان حیدر نے مناہل کو آواز لگائی۔۔۔

"جی بھائی میں ریڈی ہو گئی۔۔۔ چلیں۔۔"

مناہل سر پر ڈوپٹا ٹکاتے ہوئے ایک ہاتھ میں بیگ سنبھالتی جلدی سے ادیان کی طرف آئی۔۔۔

"چلو۔۔۔"

ادیان بولنے کے ساتھ ہی سنجیدگی سے باہر کی طرف قدم بڑھا گیا۔۔ مناہل بھی اس کی پیروی کرتی باہر کی جانب قدم بڑھا گئی۔۔۔

دونوں گاڑی میں بیٹھ کر منزل کی طرف رواں تھے جب اچانک ادیان کی گاڑی اٹک اٹک کر چلنے لگی اور کچھ دیر بعد بند ہو گئی۔۔۔

"شٹ۔۔۔"

ادیان غصے سے سٹیرنگ پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔

"بھائی اب کیا ہو گا۔۔۔کالج کے لئے لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔۔"

مناہل دیر سے پہنچنے کی فکر کئے بولنے لگی۔۔۔

"رکو میں دیکھتا ہوں۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

ادیان اسے تسلی دیتا گاڑی سے باہر نکلا۔۔

تبھی اس کی بلکل قریب سے دھواں اڑاتی ایک گاڑی گزری۔۔۔

ادیان اسے گاڑی کو پیچھے سے گھورنے لگا۔۔ لیکن اسی لمحے وہ گاڑی رک گئی۔۔اور فرنٹ دور سے ایک شخص اترا۔۔۔

بھورے رنگ کی شلوار قمیض پہنے۔۔.ہاتھ میں قیمتی گھڑی۔۔۔ شیو ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی جو اس کی شخصیت کو اور بھی نکھار رہی تھی۔۔۔

"شادان بھائی"

ادیان حیدر کے منہ سے ہلکی سی سر گوشی نما آواز نکلی۔۔۔

"کیا ہوا ادیان حیدر۔۔۔۔آج باپ کے چیلے ساتھ نہیں لائے۔۔۔۔یا غریب ہو گئے ہو اور وہ سب چھوڑ گئے ہیں تم سب کو۔۔۔"

شادان حیدر ادیان کے قریب پہنچ کر اس کے کان میں ہلکی آواز میں بولا جسے سن کر ادیان کا چہرہ سرخ ہو گیا .

"شادان بھائی۔۔۔زبان سنبھال کر بات کریں آپ میرے پاپا کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

ادیان بھی غصے سے بولا جس پر شادان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔

جسے جلدی سے چھپاتے ہوئے وہ مناہل کی طرف آیا اور دروازہ کھول کر اسے باہر آنے کا کہا۔۔۔

"مناہل اترو۔۔"

شادان سنجیدگی سے بولا۔۔۔ جس پر مناہل ادیان کی طرف دیکھتی ہوئے نیچے اتر کھڑی ہو گئی۔۔

"یہاں کھڑی مت ہو۔۔۔ جاؤ اور اس گاڑی میں بیٹھو۔۔۔ راعنہ کے ساتھ۔۔۔"

شادان اسے حکمیہ انداز میں بولتا ادیان کی طرف دیکھنے لگا۔۔ جو مناہل کو مسلسل گھورے جا رہا تھا۔۔۔

"مناہل حیدر۔۔۔۔ جاؤ۔۔ ورنہ ادیان حیدر کی لاش دیکھو گی ابھی اسی وقت یہاں بیچ سڑک پر۔۔۔۔"

شادان بمشکل غصے کو قابو میں کرتا غراتا ہوا بولا جس پر مناہل بنا ادیان کی طرف دیکھے۔۔ شادان کی گاڑی کی طرف بڑھ گئی اور جلدی سے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ادیان حیدر۔۔۔ابھی بچے ہو۔۔۔

شادان حیدر سے دور رہو۔۔کیونکہ شادان حیدر آگ ہے اور اس کے قریب آنے والا اس آگ میں جل کر خاکستر ہو جاتا ہے۔۔۔

امید ہے بات اچھے سے سمجھ آگئی ہو گی۔۔۔۔"

شادان ادیان کا گال تھپتھپاتا۔۔۔اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

اور ایک نظر بیک مرر ادیان اور مناہل کو دیکھتا گاڑی کو منزل کی طرف بڑھا کر لے گیا۔۔۔

فرمان اور راعنہ آنکھیں پھاڑے مناہل اور شادان کو دیکھے جا رہے تھے دونوں کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

پر پوچھنے کی ہمت نہیں کی تھی کسی نے بھی۔۔۔شادان کے غصے سے دونوں واقف تھے تبھی دونوں نے ہی چپ سادھ لی تھی۔۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے فرمان اور مناہل کا کالج آگیا۔دونوں خاموشی سے اتر گئے اب صرف راعنہ تھی۔۔۔

کچھ منٹوں بعد گاڑی دوبارہ رکی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔"

راعنہ نے معصومیت سے پوچھا۔۔جس پر شادان نے بھنویں اچکا کر دیکھا۔

Copyright by New Era Magazine

"اووووو سوری۔۔میری یونی آگئی۔۔۔"

راعنہ شرمندگی چھپاتے جلدی سے گاڑی سے اترتی اور اندر گم ہو گئی۔۔۔

شادان مسکراتا گاڑی موڑ کر آفس کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔۔

جہاں بیٹھا کوئی اس کس انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

شادان جیسے ہی آفس میں داخل ہوا ہر طرف سناٹا چھا گیا۔۔۔

سب لوگ اس کے غصے سے واقف تھے لیکن جو تھوڑی دیر بعد ہونے والا تھا اس کا سوچ کر اور زیادہ خوفزدہ تھے۔۔

شادان سب کو ایک نظر دیکھتا کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

وہاں داخل ہوتے ہی اس کی نظر ایک لڑکی پر پڑی جس کا منہ دوسری طرف تھا۔۔

شادان کو حیرانگی تو بہت ہوئی لیکن پھر کچھ سوچتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔

"ایکسکیوز می۔۔۔آپ کون اور یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔

شادان حد درجہ لہجہ نارمل رکھتے ہوئے بولا ورنہ اس کا دل کر رہا اس لڑکی کا منہ توڑ دے۔۔۔تنگ لباس میں ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے۔۔کھلے بالوں کے ساتھ اسے وہ لڑکی زہر سے بھی زیادہ بری لگ رہی تھی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"اووووو۔۔۔تو کیا آپ شادان حیدر ہیں۔۔۔"

وہ لڑکی ایک ادا سے مسکرا کر بولی۔۔

"یہاں تشریف لانے کی وجہ۔۔۔"

شادان غصے سے بولا۔۔

"اوووو۔۔۔بے بی۔۔اتنا غصہ کیوں ہوتے ہوں۔۔ جائشہ درانی آئی ہے خود چل کر تمہارے پاس۔۔اور تم۔۔۔۔ چچ چچ۔۔۔

وہ لڑکی شادان حیدر کا صبر آزما رہی تھی۔۔۔

"دیکھو۔۔لڑکی۔۔آج تو چل کر آ گئی

لیکن آئندہ شادان حیدر کے آفس میں قدم بھی رکھانا۔۔۔تو گارنٹی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔۔۔تم باقی کی زندگی ویل چیئر پر ہی گزارو گی۔۔۔کیونکہ شادان حیدر خود تمہاری ٹانگیں توڑے گا۔۔۔ سمجھ گئی۔۔۔

اب دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

شادان حیدر قریب ہوتا اس کا منہ دبوچے اسے وارن کرتا دروازے کی طرف دھکیلتا خود دوسرے طرف رخ کر گیا۔۔۔

اس کے جسم کی رگیں تن گئی تھیں۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

آنکھوں میں غصے سے سرخی اتر آئی تھی۔۔۔

وہ لڑکی بھی اس کا غصہ دیکھتی جلدی سے باہر نکل گئی۔۔۔ لیکن باہر نکلتے ہی اسے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی۔۔۔ مگر اس وقت وہ پیچھے مڑنے کی بجائے آفس سے باہر نکل گئی۔۔۔

شادان حیدر ٹیبل پر پڑی ہر چیز زمین پر پھینک چکا تھا۔۔

لیکن غصہ پھر بھی ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا۔۔

سب ورکرز ایک دوسرے کو خاموشی سے دیکھ رہے تھے

جب اچانک سب کی نظر شادان حیدر پر پڑی۔۔۔ سب کے سب اپنی کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

"آج کے بعد ایسی غلطی ہوئی۔۔۔ تو میں لمحہ بھی نہیں لگاؤں سارا اسٹاف بدلنے میں ۔۔۔"

سب کو ایک جملے میں دھمکی دیتا۔۔۔ باہر نکل گیا۔۔۔

سب اپنی اپنی جگہ پریشان تھے۔۔۔

💔💔💔💔

"انفال۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

شاہد حیدر نے اسے پکارا۔۔

"جی ڈیڈ۔۔۔"

انفال بولتے ہی ان کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔

"انفال میں سوچ رہا ہوں تمہاری شادی کر دوں۔۔ میری طبعیت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔۔۔"

شاہد حیدر بغیر کسی لگی لپٹی کے بولے۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔شادی۔۔۔نو نو۔۔۔

میں نے شادی نہیں کرنی۔۔۔(میں نے تو اس سے ملنا ہے ابھی۔۔۔اور میرا بدلہ بھی تو ہے ابھی۔۔۔)"

یہ بات صرف وہ سوچ کر رہ گئی کیونکہ اپنے باپ کے سامنے وہ یہ بات کبھی نہیں لانا چاہتی تھی۔۔

"ہممممم ٹھیک"

شاہد حیدر کچھ سوچتے ہوئے خاموش ہو گئے۔۔۔

"اچھا ڈیڈ میں چلتی ہوں نیل باہر کھڑا ویٹ کر رہا ہو گا۔۔۔آپ سے ڈرتا ہے اندر نہیں آئے گا۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

انفال انھیں صوفے سے اٹھ کر نیل کا مسکرا کر بتانے لگے۔۔۔ جس پر شاہد حیدر صرف مسکرا ہی سکے۔۔۔۔

💔💔💔💔

نیل اور انفال پارک میں داخل ہوئے جہاں پہلے بھی کافی لوگ بیٹھے تھے۔

"انفال تم یہاں رکو میں ابھی آیا۔۔۔"

نیل انفال کو وہیں کھڑا کرتا خود کچھ درختوں کے پیچھے غائب ہو گیا۔۔۔

انفال کو نیل کی حرکت ناگوار گزری جس پر وہ بھی ادھر ادھر نظر گھماتی نیل کے پیچھے جانے لگی۔۔۔

لیکن ارد گرد نظر کرنے پر اسے نیل نظر نا آیا۔۔۔

لیکن تجسس کے مارے وہ آگے بڑھتی گئی۔۔۔

جلد ہی اسے وہاں ایک چھوٹا سا فلیٹ نظر آیا۔۔

انفال آہستہ آہستہ قریب ہوتی گئی۔۔ارد گرد کوئی انسان نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔

انفال جیسے ہی دروازے کے پاس پہنچی اندر سے آوازیں صاف اس کے کانوں میں پڑنے لگیں۔۔۔

"نیل تم اتنے مہینوں سے ہمارے ساتھ کام کر رہے ہو۔۔۔ تم بہت اچھے ورکرز

Copyright by New Era Magazine

ہو۔۔۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمارا ایک اور کام بھی کرو۔۔۔"

شائذ اندر ایک اور شخص بھی تھا جو نیل سے مخاطب تھا۔۔

"جی باس حکم۔۔۔"

"ہمیں وہ لڑکی چاہئیے۔۔۔ جو تمہارے ساتھ ہوتی ہے۔" .

نیل یہ لفظ سنتے ہی غصے سے آگ بگولا ہو گیا۔۔ لیکن اس وقت وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا یہ اس کی مجبوری تھی۔۔۔

اور باہر کھڑی انفال کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔۔ یہ سب کیا تھا اسے کچھ سمجھ نا آیا۔۔

آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔۔۔

"نیل یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔"

انفال یہ بولتی الٹے قدموں واپس مڑ گئی۔۔ .

@@@@

"باس یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں وہ میری دوست ہے۔۔۔"

نیل نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"دیکھو نیل اگر تم ہمارے گینگ میں رہنا چاہیے ہو تو۔۔۔وہ لڑکی ہم تک لانی ہو گی تمہیں۔۔۔ورنہ تم دونوں نے ساتھ بہت کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔اس بات سے واقف ہو تم اچھی طرح۔۔اس لئے جاؤ اور ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔۔۔

ایک ہفتے کا وقت ہے تمہارے پاس۔۔۔"

وہ شخص نیل کو کشمکش میں مبتلا کر کے اسے جانے کو بول کر رہا تھا۔۔

نیل شکستہ قدموں سے فلیٹ سے باہر نکلا۔۔۔

پارک تک آیا لیکن انفال کو کہیں بھی نا دیکھ کر اسے پریشانی نے آگھیرا۔۔۔

اس نے جلدی سے جیب سے فون نکالا اور انفال کو کال ملائی۔۔لیکن نمبر مسلسل بند جا رہا تھا جو کہ نیل کے بہت فکر کی بات تھی۔۔۔

"انفال۔۔۔کہاں ہو یار تم۔۔۔"

نیل پریشانی سے بولتا پارک سے باہر انفال کی تلاش میں نکل پڑا۔۔۔

انفال پارک سے سیدھی گھر آئی اور خود کو کمرے میں بند کر دیا۔۔۔

آنسو بہل و زبہہ رہے تھے۔۔

اس شخص کے الفاظ تیر کی طرح اس کے کانوں میں چبھ رہے تھے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

تبھی اس نے بیڈ پر بیٹھ کر تکیئے کے نیچے سے وہی تصویر نکالی۔۔۔

"دیکھیں نا آپ کی انفال کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ کیا میں آپ کو کبھی یاد نہیں آئی۔۔۔۔آپ کبھی تو آتے۔۔پر آپ کو کیا معلوم آپ کی انفال آپ کو کتنا یاد کرتی ہے۔۔۔

اور دیکھیں نا نیل کو۔۔۔. میں اسے اپنا دوست سمجھتی تھی پر وہ۔۔دھوکے باز نکلا۔۔۔

میں تنہا ہو گئی ہو بلکل۔۔آپ تو آ جائیں پلیز۔۔۔"

انفال تصویر میں دیکھتے ہوئے شکوے شکایات کرتی رو رہی تھی۔۔۔

جیسے وہ کوئی انسان ہو جو اس کی سامنے بیٹھ کر اس کی باتیں ان رہا ہو۔۔۔

"I miss u so much"

بولتے ہی تصویر سینے سے لگا گئی۔۔۔

آج صبح اٹھتے ہی شادان حیدر جلدی سے تیار ہوا۔۔نیلی جینز پر وائٹ ٹی شرٹ اور اوپر جیکٹ پہنے آج وہ باقی دنوں بہت مختلف لگ رہا تھا۔۔۔لیکن لباس نے اس کے چہرے کی سنجیدگی پر کوئی اثر نہیں ڈالا تھا۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا کہ اسے کمرے جا دروازہ کھلنے کی کی آواز آئی۔۔۔شادان نظریں گھمائیں تو اس کی نظر عابد حیدر پر پڑی۔

Copyright by New Era Magazine

"ارے دادا جی آپ۔۔۔مجھے بلا لیتے۔۔۔

ادھر آ کر بیٹھیں۔۔۔"

شادان آج معمول سے ہٹ کر پیش آ رہا تھا۔۔۔دادا جی کو صوفے پر بٹھا کر خود بیڈ کنارے پر ٹک گیا۔۔۔

"کیا بات ہے۔۔۔صبح صبح۔۔"

شادان میرا بچہ۔۔۔میری عمر ہو گئی اب۔۔سالوں پہلے کو صدمہ ملا تھا وہ ابھی بھی تازہ ہے۔۔۔باقی اولادیں اللہ کے پاس چلی گئیں۔۔اک کو خود سے دور کر دیا۔۔۔

اب تم لوگ ہی ہو۔۔۔میری زندگی کے جو کچھ دن باقی ہیں وہ تم لوگوں کی خوشیاں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔

عابد حیدر ہارے ہوئے انداز بولے۔

"ہمممم دادا جی جب تک فرحان حیدر کی موت نہیں ہو جاتی ہم خوشیوں سے بہت دور ہی رہیں۔۔۔لیکن میں بھی اس انسان کو اتنی آسانی سے نہیں ماروں گا۔۔پل پل تڑپے گا وہ انسان۔۔۔۔"

شادان بمشکل غصہ کنٹرول کرتا ہوا بولا۔۔۔

"میرا بچہ جو مرضی کر۔۔۔بس راعنہ سے شادی کر لے۔۔"

Copyright by New Era Magazine

عابد حیدر ایک دفع پھر سے بولے۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ جیسے آپ کی مرضی۔۔۔"

شادان بولتے ہی اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔ عابد حیدر کے چہرے پر ایک پر سکون سی مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔۔

شادان جیسے ہی کمرے سے نکل کر سیڑھیوں کی طرف مڑنے لگا۔۔ سامنے سے بھاگتے ہوئے آتی راعنہ سے ٹکرایا۔۔۔ شادان کو کچھ نا ہوا لیکن راعنہ کو دن میں تارے دکھنے لگے۔۔۔

"کیوں بھاگ رہی ہو صبح صبح۔۔"

شادان سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔

"وہ وہ۔۔ وہ میں دادا جی کو۔۔۔۔ بلانے آئی تھی۔۔۔"

راعنہ بمشکل بولتے آنکھیں میچ گئی۔۔۔

شادان اس کی یہ حرکت دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا۔۔۔ اور سائڈ سے نیچے اتر گیا۔۔۔ راعنہ نے جب کچھ لمحس بعد آنکھیں کھولیں تو وہاں کوئی بھی نا تھا۔۔۔ حیرانگی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی لیکن کوئی نظر نا آیا۔۔ تبھی سر جھٹکتی دادا جی کی طرف چلی گئی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

راعنہ نے جیسے ہی شادان کے کمرے کا دروازہ کھولا سامنے عابد حیدر کو مسکراتے ہوئے دیکھا۔۔۔

"ارے آج میرے دادا جی۔۔۔ مسکرا رہے ہیں۔۔۔وہ بھی شادان حیدر کے کمرے میں۔۔۔یہ بات آپ کی راعنہ کو ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔"

راعنہ مسکرا کر دادا جی سے پوچھنے لگی۔۔

"بس میرا بچہ خوشی کی خبر ہے۔۔لیکن ابھی نہیں بتاؤں گا۔۔ تھوڑا ٹھہر جاؤ۔۔۔ پھر بتاؤں گا۔۔۔"

عابد حیدر کے لہجے سے ہی خوشی چھلک رہی تھی۔۔۔

"اچھا اچھا ابھی تو چلیں۔۔۔میں نے اور فرمان نے نئی ڈش بنائی ہے آپ کے لئے۔۔"

راعنہ پیار سے بولی جس پر عابد حیدر کے منہ کا زاویہ ایک دم بدلا۔۔۔۔

"کیا۔۔۔پھر سے۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔"

انھوں نے صاف انکار کیا۔۔۔

"دیکھیں۔۔۔۔ چلیں جلدی سے ورنہ میں اور فرمان کچھ اور ٹرائی کریں گے۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

راعنہ کی بات سن کر چار وناچار انھیں اس کے ساتھ جانا ہی پڑا۔۔۔راعنہ ان کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرا دی۔۔

یہی ان کی خوشیاں تھیں۔۔۔ چھوٹی چھوٹی ورنہ ان کے زخم اتنے گہرے تھے جس ساری عمر بھی نا بھر پاتے۔۔۔

لیکن ابھی قسمت میں اور کیا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

💔💔💔

شاہد حیدر کافی دیر آواز دیتے رہے لیکن انفال نے کوئی جواب نا دیا۔۔۔ تبھی وہ اس کے کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔۔

قریب جا کر دیکھا تو انفال گہری نیند میں تھی۔۔۔

شاہد حیدر نے جیسے ہی اس کے جگانے کے لئے ہاتھ لگایا انہیں لگا انھوں نے آگ کو چھو لیا ہو۔۔۔

انفال حیدر بخار کی شدت سے بے ہوش پڑی تھی۔۔۔۔

شاہد حیدر کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔۔۔

انھوں نے جلدی اس پر سے کمبل ہٹایا اور اسے اٹھا کر باہر نکل گئے۔۔۔۔

💔💔💔

Copyright by New Era Magazine

"ڈاکٹر۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔

دیکھیں میری بیٹی کو۔۔۔۔

یہ کچھ بول نہیں رہی۔۔۔"

شاہد حیدر ہسپتال میں داخل ہوتے ہی انفال کو اٹھائے شور مچانے لگے۔۔

تبھی جلدی سے نرسز اور ڈاکٹر باہر نکل آئے۔۔

سٹیچر قریب لایا گیا جس پر انفال کو ڈال کر آئی سی یو میں لے گئے۔۔۔

شاہد حیدر ہارے ہوئے انداز میں وہیں پڑی کرسیوں میں سے ایک پر ڈھ گئے۔۔۔

آئی سی یو میں پڑے بیڈ پر انفال کو لٹایا گیا۔۔نرس نے جلدی سے اکسیجن ماسک لگایا۔۔۔

ساتھ ہی بخار کی نوعیت چیک کی۔۔۔جو کے حد درجہ زیادہ تھی۔۔۔

ڈاکٹر نے نرس کو کچھ ہدایات دیں اور باہر نکل گیا۔۔۔

نرس نے جلدی سے ڈرپ نکال کر انفال کو لگائی۔۔۔

سائڈ میں پڑی مشین پر دل کی دھڑکنیں آڑی ترچھی لائنوں میں مدھم مدھم چل رہی تھی۔۔۔انفال کا لاِ سدھ وجود بیڈ پر پڑا تھا۔۔نرس بھی اس پیاری سی لڑکی کی یہ حالت دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔۔

Copyright by New Era Magazine

######

"ڈاکٹر۔۔۔میری بیٹی۔۔ "

ڈاکٹر کو باہر دیکھتے ہی شاہد حیدر اس کی طرف لپکے۔۔۔

"فلحال کچھ میں کہہ سکتے۔۔۔۔ٹمپریچر بہت زیادہ ہے۔۔۔دعا کریں آپ۔۔ہم علاج کر رہے۔۔۔"

ڈاکٹر تسلی دیتا دوسرے طرف مڑ گیا۔۔۔

شاہد حیدر نے ایک نظر ڈاکٹر کو دیکھ کر جیب سے فون نکالا اور نمبر ڈائل کر کے کان سے لگایا۔۔۔کچھ دیر بعد فون اٹھالیا گیا۔۔

"نیل ابھی ہسپتال پہنچو۔۔۔"

شاہد حیدر کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اور کیا بولیں۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔انفال ٹھیک ہے نا۔۔۔آپ کلکون سے ہوسپٹل ہیں۔۔۔ مممیں آ رہا ہوں۔۔۔"

نیل یک دم پریشان ہو کر بولا۔۔

"ایڈریس ں ھیجتا ہوں۔۔"

یہ کہہ کر شاہد حیدر فون بند کر چکے تھے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

💔💔💔💔💔

دن کا وقت تھا۔۔راعنہ اور فرمان کو چھٹی تھی تبھی آج وہ تینوں لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی پر کرکٹ میچ دیکھ رہے تھے تبھی راعنہ کے موبائل کی میسج ٹیون بجی۔۔
راعنہ نے جیسے ہی میسج اوپن کیا۔۔۔سامنے لکھے الفاظ دیکھ کر اسے کسی کا احساس ہوا۔۔۔

)تمہیں کیا لکھوں
دوست لکھوں!
ہمدم لکھوں!
غمگسار لکھوں
یا پیار لکھوں !
دل کہتا ہے!
دنیا کے تمام خوبصورت
لفظوں کو یکجا کر کے!
اک پیاری سی بات لکھوں
تم کو اپنی کائنات لکھوں(

یہ پڑھتے ہی راعنہ کی نظر اپنی کلائی پر گئی جہاں وہ بریسلٹ چمک رہا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

لیکن انجان نمبر دیکھ کر وہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور گئی۔۔۔

"کیا یہ وہ ہیں۔۔۔ نہیں وہ نہیں ہو سکتے۔۔۔۔"

اسی کشمکش میں اس نے میسج ٹائپ کیا۔۔۔ "آپ کون۔۔"

اور فون بند کر دوبارہ ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔

تبھی میسج کی بیپ بجی۔۔۔ راعنہ نے دیکھا تو اسی نمبر سے میسج تھا۔۔۔

میں لب ہوں ___ میری بات ہو تم

میں تب ہوں ____ جب ساتھ ہو تم

یہ پڑھتے ہی راعنہ کو سمجھ آ گئی یہ وہی شخص ہے۔۔۔

پھر ہلکا سا مسکرا کر بنا جواب دیئے فون رکھ دیا۔۔

یہ مسکراہٹ جو کچھ لمحوں کی تھی۔۔۔۔

"یار راعنہ تم کیا یہ دوپٹا کر وقت لپیٹے رکھتی ہو۔۔۔"

یونیورسٹی میں کلاس اٹینڈ کرنے کے بعد راعنہ کلاس سے باہر نکلی تو پیچھے سے جائشہ نے اسے پکارا۔۔۔

راعنہ اس کی آواز پر رکھ اور ایک نظر اس کے سراپے پہ ڈالی۔۔۔ شارٹ شرٹ اور چست پاجامہ پہنے۔۔۔ بال کھلے۔۔۔ ڈوپٹا ندارد۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

"جائشہ میں نے کبھی کہا تمہیں کہ تم ایسا لباس کیوں پہنتی ہو۔۔"

راعنہ نے جائشہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

"اچھا اچھا سوری۔۔۔آئیندہ نہیں کہوں گی۔۔۔

اچھا سنو آج کس کے ساتھ جاؤ گی گھر۔۔۔۔"

جائشہ عجیب نظروں سے راعنہ کی طرف دیکھ کر بولنے لگی۔۔۔۔

"شادان ہی آئیں گے۔۔۔روازنہ وہی تو آتے ہیں۔۔۔کیوں کیا ہوا۔۔"

راعنہ نے آرام سے جواب دیا۔۔

"نہیں نہیں کچھ نہیں۔۔کچھ نہیں ہوا بس ایسے ہی۔۔

یہ تم شادان سے چھوٹی ہو نا تو تم۔۔۔۔میرا مطلب ہے۔۔تم انھیں بھائی کیوں نہیں بلاتی۔۔۔"

جائشہ راعنہ کو عجیب نظروں سے کھوجتی پوچھنے لگی۔۔۔

"بس شروع سے ہی شادان بولتی ہوں۔۔۔عادت بن گئی اور کبھی دادا جی اور شادان کو برا نہیں لگا۔۔"

راعنہ معصومیت سے جواب دیتی مسکرادی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"اووا چھا۔۔۔ چلو چلتی ہوں میرے بھائی آ گئے۔۔۔"

جائشہ منہ بناتی سامنے گاڑی سے نکلتے ایک نوجوان لڑکے کو دیکھ کر مسکرا کر اسے الوداع کرتی ہوئے گیٹ کی جانب چل دی۔۔۔

"مسٹر جاسم۔۔۔۔آپ جلدی آ گئے۔۔

میں اپنی فرینڈ سے باتیں کر رہی تھی۔۔"

جائشہ گاڑی کے قریب پہنچ کر اس لڑکے سے مخاطب ہوئی۔۔

"یہ دوست تھی تمہاری۔۔۔

تم کب سے بہن جی ٹائپ دوستیں بنانا۔ شروع ہو گئی۔"

جاسم حیرت سے اپنی چھوٹی لاڈلی بہن کو دیکھنے لگا جسے اس نے بہت محبت سے رکھا ہوا تھا۔۔۔

"(جب سے اس ہیرو کو دیکھا تب سے)۔۔۔۔۔

یہ لفظ وہ دل میں ہی بول پائی۔۔

بس بھائی وہ بہت سویٹ ہے۔۔اور بہت خوبصورت بھی۔۔بس ہو گئی دوستی۔۔۔"

جائشہ بات کو گول کرتی سامنے دیکھنے لگی۔۔۔

اور جاسم کی نظروں میں راعنہ کا چادر میں چھپا سراپا چھا گیا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اس نے صرف اس کی کلائی دیکھی تھی جس میں وہ بریسلٹ اور بھی حسین لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

جاسم اپنی اس عجیب ہوتی حالت پر مسکرا کر سر جھٹک کر رہ گیا۔۔۔۔دونوں بہن بھائی الگ ہی دھن اور خیالوں میں کھائے مسکرائے جا رہے تھے۔۔دونوں کی قسمت میں کیا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

💔💔💔💔💔

مناہل۔۔۔بات سنو۔۔۔""

کالج سے نکلتے ہوئے فرمان نے مناہل کو پیچھے سے پکارا۔۔۔

"جی"

مناہل نے رک کر یک لفظی جواب دیا۔۔۔

"وہ اس دن ادیان بھائی نے تمہیں کچھ کہا سے نہیں تھا"

فرمان نے پریشانی سے پوچھا۔۔

"نہیں۔۔کچھ نہیں بولا۔۔"

مناہل روکھے انداز میں جواب دیتی باہر نکل گئی۔۔۔

فرمان اس کی اس رویے پر بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔۔۔

NEWERAMAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

"مناہل حیدر اتنا بھی کیا نخرہ۔۔۔"

فرمان صرف سوچ کر رہ گیا۔۔۔

❤❤❤❤

ہسپتال پہنچے ہی نیل شاہد حیدر کی طرف لپکا۔۔

"انکل انفال۔۔۔۔کیسی ہے وہ۔۔۔"

نیل پریشانی سے پوچھنے لگا

"کیا ہوا تھا کل۔۔"

شاہد حیدر تفتیشی نظروں سے گھورتے ہوئے بولے۔۔۔

"نیل نے کل کا سارا قصہ سنا دیا۔۔۔۔

انکل مجھے لگتا ہے انفال نے میری اس شخص سے کی گئی باتیں سن لیں۔۔۔

وہ خفا ہو گئی مجھ سے۔۔۔اب وہ کبھی بات نہیں کرے گی۔۔۔"

نیل نم آنکھوں سے شاہد حیدر کے ساتھ والی کرسی پر ڈھ گیا

"جو ہوا ٹھیک ہوا۔۔۔یہی بہتر تھا۔۔۔اب انفال کو یہاں سے جانا ہو گا۔۔۔۔"

شاہد حیدر کچھ سوچتے ہوئے بولے۔۔۔

"لیکن وہ مجھ سے بدگمان ہو گئی ہے۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

نیل اداسی سے بولا۔۔۔

"سمجھ جائے گی فلحال دعا کرو۔۔"

شاہد حیدر سنجیدگی سے بولتے آئی سی یو کے دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔

"مممیں س۔۔۔ڈاکٹر سے پوچھ کے آتا ہوں۔۔۔"

نیل جیسے ہی اٹھا۔۔۔سامنے دروازے سے ڈاکٹر باہر نکلا۔۔۔

"ڈاکٹر۔۔۔انفال۔۔۔۔"

نیل نے اٹک کر انفال کا نام لیا۔۔

"شی از فائن ناؤ۔۔"

ڈاکٹر مسکرا کر بولتا دوسری جانب مڑ گیا۔۔۔۔

نیل اور شاہد حیدر نے شکر کا سانس لیا۔۔۔۔۔

تبھی نیل کے فون کی گھنٹی بجی۔۔۔

اس نے فون جیب سے نکال کر نمبر دیکھا تو اس کی نظریں خود بخود موبائل سے ہٹ کر شاہد حیدر کی طرف گئیں جنھوں نے اشارے سے کہا کہ اٹھاو فون۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔"

"ہاں نیل وہ ڈلیوری ٹائم سے کو جانی چاہیے اور میرا کام مت بھولنا۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

نیل کے کانوں میں اسی فلیٹ والے شخص کی آواز گونجی۔۔۔

" ججججججیی باس۔۔۔۔۔"

پریشانی سے بولتا فون بند کر گیا اور بے بسی سے شاہد حیدر کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

جنھوں نے اشارے سے اسے تسلی دی۔۔۔

جس پر وہ واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

"آپ جائیں اندر۔۔۔مجھے دیکھ کر گولی مار دے گی۔۔۔مس غنڈی۔۔۔"

نیل منہ بنا کر بولا جس پر شاہد حیدر ہلکا سا مسکرا کر اس کا کندھا تھپکتے انفال کی طرف چلے گئے۔۔۔نیل ان کی پشت تکتا رہا۔۔جب تک وہ پورے کمرے کے اندر داخل نہیں ہو گئے۔۔۔۔۔

"انفال۔۔"

شاہد حیدر نے بستر پر لیے سدھ انفال کو پکارا۔۔۔

جس نے باپ کی آواز سنتے کی زرا سی آنکھیں کھولیں۔۔

"میرا بچہ تو بہادر ہے۔۔۔پھر یہ حال کیوں بنالیا اپنا۔۔۔"

شاہد حیدر وہیں کھڑے انفال کے سر پر ہاتھ رکھ کر شفقت سے بولے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

انفال کچھ بول نا سکی۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر تکیئے میں جذب ہونے لگے۔۔۔

یہ منظر دیکھ کر شاہد حیدر کا دل کٹ کر رہ گیا۔۔

"انفال پاکستان جاؤ گی۔۔۔"

شاہد حیدر نے ڈرتے ہوئے پوچھا جس پر انفال نے حیرت سے یک دم پوری آنکھیں کھول لیں۔۔۔.اسے لگا شائدٗ اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔۔۔

"انفال بچہ میں چاہتا ہوں تم پاکستان چلی جاؤ۔۔۔آبا اور شادان کے پاس۔۔"

شاہد حیدر اسے سمجھانے لگے۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔۔یہاں۔۔۔نہیں رہنا۔۔۔"

یہ بولتے ہی انفال دوبارہ رونے لگی جس ہر شاہد حیدر نے آگے ہو کر اس کے سر پر بوسہ دیا۔

"میں پانچ دن بعد کی فلائٹ بک کروا دیتا ہوں۔۔آبا جی اور شادان سے میں بات کر لوں گا۔۔"

یہ کہہ کر شاہد حیدر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے آہستگی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔۔۔۔

انفال خاموشی سے ان کی پشت کو گھورتی رہ گئی جب تک دروازہ بند نا ہو گیا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"کتنے پتھر دل ہو نا تم۔۔۔ لیکن جائشہ درانی کی ضد بن گئے ہو تم شادان حیدر"

جائشہ بیڈ پر ترچھی لیتی موبائل میں شادان کی تصویر سے مخاطب تھی۔۔

"پتا ہے شادان حیدر تم بہت مغرور ہو۔۔۔ جائشہ بھی مغرور ہے۔۔ تبھی تو تم اسے پسند آ گئے ہو۔۔۔ اب جائشہ درانی تمہیں اپنا بنا کر چھوڑے گی"

جائشہ عجیب جنونی انداز میں باتیں کر رہی تھی جبھی جاسم اس کے کمرے کا دروازہ ہلکا سے کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے پرنسس۔۔" بلیک شرٹ اور بلیو جینز پہنے ہلکی ہلکی داڑھی۔۔۔ ورزشی بدن رکھے۔۔ جاسم درانی ایک سحر انگیز شخصیت کا مالک تھا۔۔۔

جسے اس خوبصورت حلیے میں دیکھ کر جائشہ نے دل ہی دل کی بھائی کی نظر اتاری۔۔۔

"کچھ نہیں بھائی۔۔۔ بس وہ فرینڈز نے پکچرز بھیجی تھیں وہ دیکھ رہی تھی۔۔۔"

جائشہ بیڈ پر سیدھی بیٹھتے ہوئے۔۔۔ بات کو گول کر گئی۔۔۔

"اچھا۔۔۔ تمہاری وہ بہن جی ٹائپ دوست بھی پکچرز بناتی ہے۔۔ حیرت ہے۔۔"

جاسم نے بھی طریقے سے بات کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"نہیں بھائی وہ بہت بورنگ ہے۔۔۔ یہ دوسری فرینڈز ہیں۔۔"

Copyright by New Era Magazine

جائشہ نے ایک بار پھر بات کو گھما دیا۔۔۔

"اچھا۔۔ چلو میں چلتا ہوں۔۔۔ پھر۔۔۔"

جاسم افسردہ ہو کر وہاں سے اٹھ گیا۔۔

"اب یونیورسٹی ہی آنا پڑے گا آپ کو دیکھنے۔۔۔ مس راعنہ حیدر۔۔ "

جاسم ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ منہ میں بڑبڑایا۔۔۔

جائشہ جاسم کے جاتے ہی دوبارہ اس مغرور شہزادے کی تصویر کو دیکھنے میں محو ہو گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹرن ٹرن۔۔۔ ٹرن ٹرن۔۔۔۔

لاؤنج میں پڑا فون چیخ رہا تھا۔۔

سارے ملازم مصروف تھے۔۔ تبھی فرمان نے آکر فون اٹھایا۔۔۔

"ہیلو۔۔ السلام علیکم۔۔۔۔"

فرمان آہستگی سے بولا۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ کون بات کر رہا ہے"

دوسری طرف کے شخص نے فرمان سے پوچھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"جی میں فرمان حیدر بات کر رہا ہوں آپ کو کس سے بات کرنی ہے۔"

فرمان بولتے ہی سوچنے لگ گیا۔ کہ یہ کون ہو سکتا ہے۔۔۔

"عابد حیدر سے بات کرنی ہے"

دوسری طرف سے عابد حیدر کی بابت پوچھا گیا۔۔

"دادا جی تو سو رہے ہیں۔۔ آپ مجھے بتائیں۔۔۔۔۔ میں ان کو بتا دوں گا۔۔۔"

فرمان اب کی بات دلچسپی سے جواب کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

"بیٹا میں تمہارا چاچو شاہد حیدر بات کر رہا ہوں۔۔ ابا جی اور شادان سے کہنا۔۔۔ میں اسی ہفتے انفال کو پاکستان بھیج رہا ہوں آپ سب کے پاس۔۔"

شاہد حیدر نے زیادہ تفصیلی بات نہیں کی۔۔۔

"اچھا اچھا۔۔۔ چلیں میں بتا دوں گا۔۔۔"

فرمان اب کی بار تھوڑا حیران ہوا۔۔۔ اور اللہ حافظ بولتا آہستگی سے جواب دے کر فون رکھ دیا۔۔۔۔

"انفال حیدر۔"

فرمان نے زیر لب نام دہرایا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"نام تو اچھا ہے سب خود کیسی ہو گی۔۔پر جیسی بھی ہو گی شادان بھائی سے بہتر ہی ہو گی۔۔۔ان کی طرح زرا نہیں ہو گی۔۔۔"

فرمان عابد حیدر کے کمرے میں جاتے جاتے خود کو تسلی دیتا رہا۔۔۔

لیکن وہ کیا جانے انفال حیدر کیا چیز ہے۔۔۔۔

صبح کے قریب 10 بجے شادان آفس میں پہنچا۔۔۔

سب لوگوں نے اسے دیکھ کر سلام کیا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔۔

شادان سب کو ایک نظر دیکھتا اپنے کمرے کر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا

جیسے ہی اس نے قدم اندر رکھا سامنے اس کی کرسی پر جائشہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی۔۔۔ نظریں اس کی دروازے پر ہی ٹکی تھیں۔۔۔ جیسے اسے معلوم تھا کہ شادان حیدر اسی لمحے اندر داخل ہو گا۔۔۔

"تم یہاں پھر سے۔۔۔

اور اٹھو میری چیئر سے۔۔ تمہاری جرات کیسے ہوئی میرے آفس میں دوبارہ قدم رکھنے کی۔۔۔"

شادان دھاڑتا ہوا اس کے قریب پہنچا اور اسے بازو سے دبوچ کر کرسی سے جھٹکے سے اٹھایا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ارے ارے اتنا غصہ کیوں کرتے ہو یار۔۔۔اٹھ ہی جاتی میں وہاں سے۔۔۔میں تو بس دیکھ رہی تھی کہ میرا ہیرو جہاں بیٹھتا ہے وہاں میں بھی بیٹھ کے دیکھوں۔۔۔"

جائشہ اس کی قریب ہوتی شرارت سے گویا ہوئی۔۔۔

"دور رہو۔۔ سمجھی اور تم آئی کس کی اجازت سے ہو۔۔۔پہلے والی بے عزتی بھول گئی۔۔۔"

شادان بمشکل غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"کیوں تم ایسے کرتے ہو شادان۔۔۔۔میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔دیکھو مجھے ۔۔۔کس چیز کی کمی ہے مجھ میں۔۔۔"

جائشہ اس کے اس رویئے سے افسردگی سے بولی

شادان اس کی طرف دیکھ کر استہزایہ ہنسا۔۔۔۔

"کمی۔۔۔کمی دیکھنا چاہتی ہو۔۔۔آؤ میں تمہیں دیکھاؤں۔۔۔"

شادان اسے غصے سے بولتی ہی ساتھ چھوٹے دروازے کی جانب بڑھا۔۔جو کہ واشروم کا دروازہ تھا

واشروم کے اندر پہنچتے ہی شادان نے اسے دیوار میں نسب بڑے سے آئینے کے سامنے دھکیلا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"دیکھو خود کو۔۔۔ غور سے کس چیز کی کمی ہے تم میں۔۔۔"

شادان کی آواز پر جائشہ کی نظریں آئینے پر جا ٹکیں۔۔۔

جہاں اس کا چست لباس اس کے جسم کے لئے کہیں سے بھی بہتر نہیں تھا۔۔۔

ایک لمحے اسے شرمندگی لیکن یک دم اس نے خود کو سنبھالا۔۔۔

"تو میں یہ سمجھوں کہ شادان حیدر کو بہن جی ٹائپ لڑکیاں پسند ہیں۔۔۔۔ راعنہ حیدر جیسی۔۔۔ جو چھ چھ فٹ چادریں لئے پھرتی ہیں۔۔۔۔ "

جائشہ شرمندگی کو غصے میں دباتی شادان سے پوچھنے لگی۔۔۔

"راعنہ حیدر سے تمہارا کیا مقابلہ۔۔۔ جائشہ درانی۔۔ خود کو اس سے کمپیئر مت کرو۔۔۔۔

راعنہ حیدر ہمارا غرور ہے۔۔۔۔"

شادان حیدر تنفر سے بولتا ہلکا سا مسکرا دیا۔۔ اور جائشہ کو وہ مسکراہٹ زہر سے بھی زیادہ بری لگی۔۔۔ کہ وہ راعنہ حیدر کے زکر پر آئی تھی۔۔۔

"تو اس بات کا کیا مطلب سمجھوں میں کہ تم راعنہ سے محبت۔۔"

جائشہ ڈرتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔ دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ دل سے ایک ہی آواز آرہی رہی۔۔۔ کاش وہ نا ہو جس کا اسے ڈر تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ہاں۔۔۔ کرتا ہوں میں راعنہ حیدر سے محبت۔۔۔

بہت محبت کرتا ہوں اس کے لئے دنیا ادھر کی ادھر بھی کر سکتا ہوں۔۔۔

وہ شادان حیدر کی محبت کے قابل بھی ہے۔۔ تم جیسی بے باک لڑکی سے ہزار درجے بہتر۔۔۔

اور اب سن لو میری بات۔۔۔ آج کے بعد راعنہ حیدر اور شادان حیدر سے دور رہنا۔۔۔۔

کیونکہ شادان حیدر صرف راعنہ حیدر کا ہے۔۔۔

اور بہت جلد ہم ایک مضبوط بندھن میں بھی بندھ جائیں گے۔۔۔"

جائشہ کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہو۔۔۔ پہلے محبت کا اقرار اور پھر شادی کی خبر۔۔

یہ دونوں باتیں اس کی لئے کسی دھماکے سے کم نا تھیں۔۔

ایک لمحے کو وہ اپنے قدموں پر لڑکھڑائی۔۔۔ لیکن جلدی ہی سنبھل کر شادان کے قریب ہوئی۔۔۔

"شادان دیکھو۔۔ میری طرف۔۔ میں بھی تو خوبصورت ہوں نا۔۔۔ میں میں بھی راعنہ کی طرح چادر کیا کروں گی پلیز۔۔۔ کہہ دو نا کہ یہ جھوٹ ہے۔۔۔ مجھے ہوں مت تڑپاؤ۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

جائشہ آگے بڑھ کر شادان کا کالر پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے بولی۔۔۔

چھوڑو مجھے اور نکلو سب یہاں سے۔۔

شادان اسے دونوں ہاتھ جکڑ تس باہر کی طرف دھکیل گیا اور خود اندر سے دروازہ بند کر لیا۔۔۔۔۔

جائشہ بند دروازے کو دیکھی مردہ قدموں سے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔آنکھوں سے آنسو برسات کی مانند رواں تھے۔۔۔

آج قیامت ٹوٹی تھی جائشہ درانی پہ۔۔۔

آج اس کا دل ٹوٹا تھا۔۔۔

اب اس ٹوٹے دل کے ساتھ وہ کیا کرنے والی تھی اس کی بات کی خبر فلحال اسے خود بھی نا تھی۔۔۔۔

"یہ کیا کہہ دیا میں نے اس لڑکی سے۔۔۔ میں راعنہ حیدر سے۔۔۔۔ نہیں میں ایسی کیسے کر سکتا ہوں۔۔۔ شادان حیدر ایسا کبھی نہیں کر سکتا . کبھی نہیں۔۔۔۔"

یہ بولتے ہی شادان نے ہاتھ دائیں ہاتھ کس مکا بنا کر سیدھا آئینے میں مارا جس سے سیکنڈ میں شیشہ چکنا چور ہو گیا۔۔اور اس کی کئی ٹکڑے اس کے ہاتھ میں پیوست ہو چکے تھے

Copyright by New Era Magazine

۔۔۔خون کی بوندیں مسلسل ٹپک رہی تھیں۔۔۔جسے وہ بلکل نارمل انداز میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور پھر آہستگی سے کانچ کے ٹکڑے کھینچ نکالے۔۔۔

جس سے اس کے منہ سے ہلکی سے سسکی نکلی۔۔۔خون اور زیادہ تیز رفتاری سے بہنے لگا۔۔۔

جسے اس نے پانی سے دھویا۔۔۔

اور ناول سے ہاتھ صاف کر کے باہر نکلا اور فون کر اپنے سیکٹری کو فرسٹ ایڈ باکس لانے کو کہا اور خود کرسی پر سر پیچھے ٹیک کر آنکھیں موندھ گیا۔۔۔۔

💖💖💖

تین دن بعد انفال ہسپتال سے گھر آگئی تھی۔۔۔اب اس کی طبعیت قدرے بہتر تھی۔۔۔۔

دو دن بعد اس کی پاکستان کی فلائٹ تھی۔۔۔۔

وہ گم صم صوفے پر بیٹھی تھی جب اسے اپنے قریب کسی کا احساس ہوا۔۔اس نے آہستگی سے نظر گھما کر دیکھا تو نیل اس کے سامنے دونوں کان پکڑے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"معاف کردو یار۔۔"

نیل بیچارگی سے بولا۔۔۔

"اوکے۔۔۔۔"

انفال یک لفظی جواب دیتی منہ موڑ گئی۔۔۔۔

"انفال۔۔پلیز۔۔۔. بات تو سنو۔۔۔۔"

نیل نے ایک بار پھر کوشش کی۔۔۔

"نیل مجھے تم سے اور ڈیڈ سے یہ امید نا تھی۔۔۔

ڈیڈ تو چھپا رہے تھے۔۔ لیکن تم بھی۔۔۔ تم تو میرے دوست تھے نا۔۔۔"

انفال افسردگی سے بولی جس پر نیل نظریں جھکا گیا۔۔۔۔۔

"نیل میں پاکستان جا رہی ہوں۔۔۔اس سرزمین پر جہاں میرا سب کچھ چھن گیا تھا۔۔

لیکن اب بدلے کا وقت آچکا ہے

اب انفال حیدر کسی کو نہیں چھوڑے گی۔۔۔"

نیل یک ٹک اسے دیکھ کر رہا تھا .

"نیل میں یہاں کا بدلہ ادھورا چھوڑ کر جا رہی ہوں جو تم پورا کرو گے۔۔۔۔ تبھی

تمہیں معافی مل سکتی ہے"

Copyright by New Era Magazine

انفال مضبوط لہجے میں بولتی منہ موڑ گئی۔۔۔

شادان ہوٹل ایک شاندار ہوٹل کی ٹیبل پر بیٹھا بار بار گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کے چہرے سے پریشانی واضع تھی۔۔۔آنے والے کا شدت سے انتظار ہو رہا تھا۔۔۔

تبھی فل بلیک پینٹ پر بلیک ہی ہڈ ڈالے ایک نوجوان شادان کے قریب آیا۔۔۔اور مسکرا کر سامنے والے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔

ہڈ سے اس کا چہرہ آدھا چھپ گیا تھا جس وجہ سے کوئی بھی اسے ٹھیک سے پہچان نہیں سکتا تھا۔۔۔

"وقت دیکھ رہے ہو"

شادان بھنویں اچکا کر بولا جس پر سامنے والا شخص مسکرا دیا۔۔۔۔

"آپ کو پتا ہے نا۔۔۔۔مجھے نیند نہیں آتی راتوں کو۔۔۔۔بے چینی رہتی ہے۔۔تو صبح تھوڑی آنکھ لگ گئی تھی اس لئے لیٹ اٹھا۔۔۔"

عجیب لہجے میں بولتا وہ شادان کو پریشان کر گیا۔۔۔

"مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔۔"

Copyright by New Era Magazine

شادان بمشکل یہ الفاظ ادا کر سکا۔۔اس کا دل خوف سے لرز رہا تھا۔۔شادان حیدر ایک پتھر دل انسان وہ ڈر رہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔کوئی پریشانی ہے۔۔۔"

اس شخص نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

"میری شادی ہو رہی ہے"

شادان نے سامنے بیٹھے شخص کو آگاہ کیا۔۔

"کیا۔۔کب۔۔کس سے"

مقابل نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"راعنہ حیدر سے"

اور وہی وقت تھا جب مقابل بیٹھے شخص پہ جیسے کسی نے ہوٹل کی چھت گرا دی ہو۔۔۔

اسے محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں خون کی گردش بند ہو چکی ہے

اس کا جسم بے جان ہو رہا تھا اب وہ ایک منٹ سے زیادہ سانس نہیں لے سکتا۔۔اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔۔اور اچانک ہی وہ دائیں طرف زمین پر گر گیا۔۔۔۔

"ادیان۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

اس کے گرنے پر شادان زور سے چلایا اور جلدی سے اٹھ کر نیچھے بیٹھا اور اس کر سر گود میں رکھ لوں

"ادیان۔۔۔۔اٹھو۔۔۔

پیپپانی۔۔۔"

شادان پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اور سامنے کھڑے ویٹ سے اس نے بمشکل پانی مانگا۔۔۔۔

اس سے پانی لے کر اس نے تھوڑے چھینٹے ادیان کے منہ کر پھینکے لیکن وہ ہنوز ہوش و حواس سے بیگانہ زمین پر پڑا تھا۔۔۔

تبھی شادان بمشکل اٹھا اور اسے دونوں بازوؤں میں اٹھا کر گاڑی تک لایا۔۔۔اور پچھلی سیٹ پر لیٹا کر خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔۔۔

اور جلدی سے ہسپتال کا رخ کیا۔۔۔۔

فکر سے اس کی نظریں بار بار پیچھے جا رہی تھیں۔۔۔جہاں اس کا دوست۔۔۔

بھائی۔۔۔اپنے ہوش گنوا کے لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔

شادان کا دل ڈوب رہا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

جبھی 15 منٹ کی ڈرائیو کر کے وہ ایک ہسپتال پہنچا۔۔۔جلدی سے نکل کر ادیان کو باہر نکالا اور اندر کی طرف دوڑ لگائی۔۔۔ادیان کی حالت دیکھ کر جلدی سے سٹیچر لایا گیا اور ایمرجنسی میں شفٹ کیا گیا۔۔۔

شادان کی حالت اس وقت ہارے ہوئے شیر کی طرح تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ سے سب نکل گیا تھا۔۔۔

راعنہ اور ادیان دونوں اس کے لئے اہم تھے۔۔۔۔

کل جائشہ کو بولتے ہوئے اس کا دل لرزا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ اسے ادیان کے لئے دیکھتا آیا تھا۔۔۔لیکن قسمت نے کس دوراہے پہ کھڑا کر دیا تھا۔ .

اس کی نظریں ایمرجنسی وارڈ کے دروازے پر ٹکی تھیں۔۔۔

💔💔💔💔💔

کمرے کی حالت ابتر تھی۔۔۔سب چیزیں بکھری پڑی تھیں۔۔۔

ایسے لگ رہا تھا جیسے یہاں زلزلہ آیا ہو۔۔۔۔وہ سیدھی بیڈ پر لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔۔۔آنسو قطرہ قطرہ نکل کر تکیئے میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔

تبھی وہاں کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔۔۔لیکن وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔۔۔

شائد جانتی تھی کہ آنے والا شخص کون ہے۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"گڑیا کیا ہوا۔۔۔یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔"

جاسم نے ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے جائشہ سے سوال کیا۔۔۔

"وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا۔۔"

جائشہ اس کی سوال کو نظر انداز کرتی اپنی ہی بولنے لگی۔۔۔

"ککلکون نہیں کرتا۔۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے میری گڑیا کو۔۔۔"

جاسم اس کی بات سن کر بھاگتا ہوا اس کے بیڈ کے پاس آیا اور وہیں تھوڑی سی جگہ پر ٹک گیا۔۔۔

"گڑیا بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔تمہارا بھائی تمہارے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔"

جاسم دایاں ہاتھ اس کی بائیں گال پر رکھتا جنونی انداز میں بولا۔۔۔۔۔

"بھائی وہ راعنہ حیدر سے محبت کرتا ہے۔۔۔اسے جائشہ درانی سے نفرت ہے۔۔۔۔

بھائی آپ۔۔نا۔۔۔۔راعنہ حیدر کو مار دو۔۔۔"

وہ آہستہ آہستہ بات کرتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

راعنہ کے نام پر خیالوں میں جاسم کے آگے وہ بریسلٹ والا ہاتھ لہرایا۔۔۔۔

"کون وہ بہن جی ٹائپ دوست کی بات کر رہی ہو۔۔"

جاسم ایک دم پریشان ہو کر بولا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ہہاں ووو ہی۔۔۔بھائی آپ اسے مار دو پلیز۔۔۔پھر شادان میرا ہو جائے گا۔۔۔۔
آپ ماریں گے نا بھائی۔۔۔۔۔"

جائشہ یہ سب بولتی بلکل پاگل لگ رہی تھی۔۔۔۔

جاسم ایک نظر اسے دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا اور مردہ قدموں سے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔سوچوں میں بس وہ چادر میں لپٹی لڑکی تھی۔۔۔

جائشہ جاسم کے جاتے ہی مسکرانے لگی۔۔۔

"اب شادان حیدر صرف جائشہ درانی کا ہو گا۔۔راعنہ حیدر تم کبھی نہیں جیت سکتی مجھ سے۔"

جائشہ اس وقت بلکل جنونی لگ رہی تھی۔۔۔۔تبھی اس نے فون اٹھایا اور کوئی نمبر ڈائل کر کے کان سے لگایا۔۔۔

"میں ریڈی ہوں پارٹی کے لئے مجھے پک کر لینا۔۔"

اتنا ہی بولتی فون بند کر بیڈ سے اٹھی اور واشروم میں گھس گئی۔۔۔

اب اس کا موڈ فریش ہو گیا تھا۔۔۔کچھ دیر میں اسے ایک پارٹی میں جانا تھا جس کی تیاری میں وہ مگن ہو گئی۔۔کچھ دیر پہلے والی تکلیف بھوک چکی تھی وہ۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"راعنہ آپی۔۔۔ آپ کو پتا ہے اس گھر میں ایک اور آپی آنے والی ہے۔۔۔"

فرمان سیب کے ٹکڑے آہستہ آہستہ منہ میں ڈالتے راعنہ میں معلومات میں اضافہ کر رہا تھا۔۔۔

"کون سی آپی۔۔۔"

راعنہ حیرانگی سے بولی۔۔۔

"انفال حیدر۔۔۔۔

شاہد چاچو کی بیٹی۔۔لندن سے"

فرمان سیب میں ڈالتا ہوا بولا جس پر راعنہ نے اسے ٹوکا۔۔۔

"اسے تو چھوڑو۔۔۔۔پوری بات بتاؤ۔۔۔۔"

راعنہ خفگی سے بولی جس پر فرمان منہ بنا گیا۔۔۔

"ارے کچھ دن پہلے چاچو کی کال آئی تھی تو انھوں نے کہا کہ انفال آپی پاکستان آرہی ہیں۔۔۔وہ ہمارے ساتھ ہی ہیں گی اب۔۔۔ دادا جان تو بہت خوش ہیں۔۔۔

پر شادان بھائی کو نہیں پتا ابھی۔۔۔"

فرمان ایک ہی سانس میں ساری بات بتا کر راعنہ کو گھورنے لگا۔۔جو اس کی باتیں سن کر جیسے کومہ میں چلی گئی ہو۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"کیا سوچ رہی ہو آپی۔"

فرمان حیرت سے بولا

مطلب اب شادان کو ایک اور شکار مل جائے گا۔۔۔میں کم تھی کہ اب وہ بھی آ رہی ان کے غصے کا نشانہ بننے۔۔۔"

راعنہ افسردگی سے بولی۔۔۔دل میں خوشی بھی تھی۔۔۔کہ اسے ایک بہن ملنے والی تھی۔۔۔

"ہاں سچ میں آپی۔۔۔شادان بھائی کے غصے سے کیسے بچے گی۔۔۔اور وہ بھی تو آپ کی طرح معصوم ہوں گی نا۔۔۔"

فرمان آہستگی سے بولتا آخری ٹکڑا بھی منہ میں ڈال گیا جس پر راعنہ نے اسے گھورا۔۔۔ اور یہی وہ لمحہ تھا جب فرمان آگے آگے بھاگ رہا تھا اور راعنہ اس کی پیچھے۔۔۔۔دونوں کا روز کا معمول تھا یہ۔۔۔۔

💕

راعنہ خوف سے قدم ہسپتال کے اندر آہستہ آہستہ بڑھا رہی تھی۔۔دل کی دھڑکنیں مدھم ہونے لگی تھیں خوف سے ماتھے پر سے پسینے کی بوندیں نمودار ہوئیں جس کو خود سے اس نے چادر کے کونے سے صاف کیا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ادھر ادھر نظریں دوڑائیں لیکن شادان اسے نہیں نظر نہیں آیا

تبھی وہ سامنے بیٹھی ریسپشنیسٹ کے پاس پہنچی اور ہلکی آواز میں پوچھا۔۔

"شادان حیدر۔۔۔"

ابھی الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے جب شادان کی پکارنے پر وہ پیچھے مڑی۔۔۔

"راعنہ میں یہاں ہوں"

شادان بکھرے حلیے میں اسے بتاتا تھوڑا قریب ہوا۔۔

"ششادان آآآپ ٹھیک ہیں نا۔۔"

راعنہ نم آنکھوں سے اٹک کر بولی جس پر شادان حیدر سرہاں میں ہلا کر آگے بڑھ کر

اس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔۔

"چلو میرے ساتھ.۔۔"

اس کا ہاتھ تھامے بنا اسے بولنے کا موقع دیئے شادان آئی سی یو کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

اور سیدھا آئی سے یو کے دروازے کے باہر کھڑا ہو گیا۔۔۔

راعنہ حیران پریشان اس کا شادان کا چہرہ دیکھنے لگی۔ .

"راعنہ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔۔پلیز اسے بچا لو۔۔ مجھ میں اب کسی کو کھونے

کی ہمت نہیں ہے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

راعنہ حیدر تم اسے بچا سکتی ہوں بس۔۔۔۔۔"

شادان راعنہ کو کہتا دروازہ کھول کر اندر بڑھ گیا راعنہ بھی اس کے پیچھے تھی۔۔۔

شادان نے اس کے ہاتھ پر زور ڈال کر اسے اپنے برابر کھڑا کیا اور جیسے ہی راعنہ کی نظریں سامنے مشینوں میں جکڑے شخص پر گئیں۔۔۔ جو اس کے قدم لڑکھڑائے۔۔۔اور وہ گرنے لگی جس پر شادان نے اسے کاندھوں سے تھام کر سنبھال لیا۔۔۔

راعنہ کو لگا اس کی ٹانگیں بے جان ہو گئی ہیں۔۔اس نے منہ ترچھا کر ہے شادان کو دیکھا جس کہ چہرے پر اذیت نمایاں تھی۔۔

شادان اسے سہارا دے کر بیڈ کے قریب لایا اور وہیں کھڑا کر کے باہر نکل گیا۔۔۔

راعنہ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اس نے کپکپاتے ہاتھ ادیان کے چہرے جو چھونا چاہا لیکن ہاتھ واپس موڑ لیا۔

"مجھے معاف کر دیں ادیان۔۔۔۔

مممیں آپ کو کبھی دکھ نہیں دے سکتی۔۔۔راعنہ حیدر، ادیان حیدر کی سانسوں میں بستی ہے تو ادیان حیدر بھی راعنہ کی دھڑکنوں کے ساتھ

Copyright by New Era Magazine

کے ساتھ دھڑکتا ہے۔۔۔ادیان حیدر کو کچھ ہوا تو یہ راعنہ حیدر کی دھڑکنیں بھی جواب دے دیں گی۔۔۔راعنہ، ادیان کے بنا ادھوری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔آپ پلیز اب اٹھ جائیں۔۔۔یہ یہ دیکھیں۔۔یہ بریسلٹ۔۔۔یہ آپ نے پہنایا تھا نا۔۔۔دیکھیں میں نے نہیں اتارا۔۔۔اس سن رہے ہیں ادیان حیدر۔۔۔راعنہ حیدر نے اسے نہیں اتارا کیونکہ راعنہ حیدر، ادیان حیدر سے عشق کرتی ہے۔۔۔"

راعنہ اس کے ہاتھ پر کپکپاتا ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

جبھی سامنے پڑی مشین پر دل کی دھڑکنیں ایک لائن میں تیزی سے اوپر نیچے ہوتی آگے بڑھنے لگی۔۔ادیان کا سانس اکھڑنے لگا۔۔۔

راعنہ یہ سب دیکھ کر گھبرا گئی اسے کچھ سمجھ نا آیا تو باہر کی جانب بھاگی اور شادان کو آواز دی۔۔۔

"شادان۔۔ڈاکٹر کو۔۔بلائیں پلیز۔۔۔وہ ادیان۔۔۔۔"

راعنہ بکھری حالت میں خوف سے اٹک اٹک کر شادان کو اور پریشان کر گئی۔۔

شادان اسے جلدی سے پیچھے ہٹا کر ڈاکٹر کی طرف بھاگا۔۔۔

راعنہ بھی الٹے قدموں آئی سی یو کے اندر کی طرف بھاگی اور دوبارہ بیڈ کے قریب کھڑی ہو گئی۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ادیان۔۔۔پلیز۔۔ڈاکٹر آتا ہو گا۔۔۔یااللہ میری مدد فرما۔۔

شادان کہاں رہ گئے۔۔

راعنہ اس کی حالت دیکھ کر گھبراہٹ میں ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔ادیان کی حالت خراب تھی۔۔۔جو راعنہ حیدر سے برداشت نہیں ہو پارہی تھی۔۔ناجانے وہ کیسے ہمت کر اس کے پاس کھڑی تھی۔۔۔

💔💔💔💔💔

انفال جو کہ سیٹ پر سر ٹکائے نیند کی وادیوں میں کھائے ہوئی تھی۔۔لینڈ نگ کی اناؤنسمنٹ سن کر اٹھ گئی۔۔۔

"ارے اتنی جلدی پہنچ بھی گئے۔۔۔۔"

انفال خود سے ہی بولنے لگی جس ساتھ بیٹھا وہ شخص مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

"بیٹا جی آپ سو رہیں تھیں تبھی آپ کو لگ رہا ہے ورنہ ہم سے پوچھیں۔۔۔اتنا لمبا سفر کتنا مشکل ہوتا ہے۔۔"

وہ شخص دوستانہ انداز میں انفال سے بات کر رہا تھا۔۔۔

"ارے آپ تو اس اتیج میں بلکل فٹ ہیں۔۔ویسے آپ کیوں جارہے ہیں پاکستان۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

انفال بھی اب سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور سوال جواب شروع کر دیئے۔۔۔۔

"بیٹا میں تو بزنس کے سلسلے میں گیا تھا ورنہ تو پاکستان میں ہی میری فیملی ہے۔۔۔"

وہ شخص اب انفال کو تفصیل سے آگاہ کرنے لگا جس پر انفال مسکرا کر رہ گئی۔۔۔

"اچھا اچھا۔۔۔میں بھی اپنی فیملی کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔"

انفال مسکرا کر بولی جس پر وہ شخص اس کو دیکھ کر کچھ سوچنے لگا۔۔۔اور پھر ہلکا سا مسکرا دیا۔۔۔

تبھی سیٹ بیلٹ باندھنے کے لئے کہا گیا اور کچھ منٹوں بعد جہاز پاک سرزمین پر اتر چکا تھا۔۔۔

"فائنلی پہنچ گئی میں پاکستان۔۔۔گندے لوگوں کی صفائی کرنے۔۔۔اپنی فیملی کا بدلہ لینے۔۔۔اور اس کو اپنا بنانے۔۔۔کیونکہ وہ صرف اور صرف انفال حیدر کا ہے۔۔۔۔"

انفال ائیر پورٹ پر اپنا سامان گھسیٹتے آگے بڑھتے ہوئے سوچنے لگی۔۔۔اور یہی سوچتے ہوئے وہ ائیر پورٹ سے باہر نکل آئی۔۔۔لیکن وہاں اپنے نام کا بورڈ کہیں بھی نا دیکھ کر اس کی ماتھے پر سلوٹیں پڑ گئیں۔۔۔

"حد ہے بھائی۔۔۔باہر سے انفال حیدر آئی اور لینے کوئی بھی نہیں آیا۔۔۔کیا پاکستان کے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
Copyright by New Era Magazine

وہ بھی ایسا ہی ہو گا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔وہ بہت اچھا ہو گا۔۔۔کیئر نگ ہو گا۔۔۔پولائیٹ۔۔۔

سافٹ نیچر۔۔۔بلکل معصوم۔۔۔"

انفال دماغ میں اس کا خاکہ بناتے ہنس دی۔۔جبھی وہ شخص اس کے قریب آیا۔۔۔

"کیا ہوا بیٹا۔۔۔کوئی لینے نہیں آیا کیا۔۔۔"

اس شخص نے پیار سے پوچھا جس پر انفال نا میں سر ہلا گئی۔۔۔

"اوو۔۔چلو کوئی نہیں تم میرے ساتھ چلو۔۔میں تمہیں تمہارے گھر تک پہنچا دوں گا۔۔"

انفال ایک نظر اس شخص پر ڈالتی ہاں میں سر ہلا گئی اور اس کے ساتھ قدم بڑھاتی گاڑی تک پہنچی اور پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

تبھی کچھ دیر بعد گاڑی سڑک پر دوڑنے لگی۔۔۔انفال کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔

بہت چھوٹی تھی وہ جب وہ یہاں سے گئے تھے۔ .اسے کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔بس اس کی بیگ میں وہ ایک تصویر تھی جس میں وہ اور ایک لڑکا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

پانچ سال کی عمر سے وہ بس اس تصویر کو دیکھتی۔۔۔ باتیں کرتی۔۔۔اور خود کو اس کے خوابوں خیالوں سے کبھی نکال نہیں سکی اور ایک ان دیکھے ان جانے شخص سے محبت کر بیٹھی۔۔۔

پاکستان آنے کے اس کے دو مقصد تھے ایک اس تصویر والے شخص کو ڈھونڈنا اور دوسرا اپنے خاندان والوں کی موت کا بدلہ۔۔۔۔

وہ یہی سب سوچ رہی تھی جب گاڑی ایک شاندار بنگلے کے سامنے کھڑی ہوئی اور وہ شخص باہر نکلا۔۔۔۔

انفال بھی اس کی پیروی کرتے باہر نکلی۔۔۔اور اس کے پیچھے گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے سامنے ایک لڑکی نیلی جینز پر سرخ ٹاپ پہنے صوفے پر بیٹھی میگزین کی ورق گردانی کر رہی تھی جب قدموں کی آہٹ سے اس نے سامنے دیکھا تو خوشی سے چلاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"پاپا۔۔۔۔"

اور بھاگتے ہوئے اس شخص کے گلے لگ گئی۔۔

Copyright by New Era Magazine

انفال یہ سب دیکھ کر اپنا اور شاہد حیدر کا پیار یاد کرنے لگی۔۔۔وہ بھی تو ایسے ہی کرتی تھی۔۔۔۔

"پاپا۔۔۔یہ کیوٹ سے لڑکی کون ہے۔۔"

باپ سے جدا ہوتے وہ لڑکی اب انفال کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

جو کہ دیکھنے میں بہت معصوم تھی۔۔۔

"بیٹا یہ انفال ہے۔۔۔ان کے گھر سے کوئی لینے نہیں آیا تو۔۔۔میں اسے یہاں پے آیا۔۔آپ اسے لے جاؤ اپنے روم میں۔۔

میں بھی فریش ہو لوں۔۔پھر مل کر کھانا کھاتے ہیں۔۔۔"

حسن درانی، جائشہ درانی کو حکم دیتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

جائشہ بھی خوشی خوشی انفال کو اپنے کمرے میں لے گئی۔۔۔

انفال خاموشی سے اس کی پیچھے چل پڑی۔۔۔

جائشہ نے اسے کمرے میں لا کر صوفے پر بٹھایا۔۔۔اور پانی کا گلاس بھر کر اسے تھمایا۔۔۔

"یہ لو پانی۔۔۔۔پھر ابھی کچھ دیر فریش ہو جاؤ تو مل کر کھانا کھائیں گے۔۔۔.میں باہر جا کے دیکھوں کھانا بنا یا نہیں۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

جائشہ محبت سے اسے کہتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

انفال پانی کا گلاس رکھ کر واش روم جانے لگی جب اس کی نظر بیڈ پر پڑی۔۔۔۔جہاں وقفے وقفے پر تصویریں بکھری پڑی تھیں۔۔۔

انفال تجسس کے مارے بیڈ کے قریب پہنچی اور تصویر دیکھنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔۔۔

اسی لمحے اس کا فون بجا۔۔۔

دیکھا تو پاکستان کا نمبر تھا۔۔۔اس نے فون اٹھایا تو وہ ڈرائیور کو تھا جو ائیر پورٹ پر اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

لیکن اب انفال نے اسے ساری تفصیل سمجھا کر واپس بھیج دیا۔۔۔اور خود سر جھٹکتی واش روم میں گھس گئی۔۔۔۔

انفال فریش ہو کر باہر نکلی تو نظر دوبارہ بیڈ پر پڑی جہاں وہ تصویریں اسی طرح بکھری پڑی تھیں۔۔۔

تبھی اس نے ان کو دیکھنے کا فیصلہ کیا۔۔۔

اور آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی بیڈ کے قریب پہنچ کر ایک تصویر اٹھالی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

یہ تصویر کہیں دور سے کھینچی گئی تھی جس میں کھڑا لڑکا گاڑی سے باہر نکل کر کھڑا اشائد کسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

انفال غور سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔اسے وہ بلکل کسی مغرور شہزادے کی طرح لگا۔۔ اس کا دل کیا وہ دیکھتی ہی رہے بس۔۔ تبھی اس نے باقی کی تصویریں دیکھنا شروع کیں۔۔ سبھی تصویریں کچھ ایسے زاویوں سے بنائی گئی تھیں۔۔۔

انفال کا تجسس بڑھا۔۔۔وہ جاننا چاہتی تھی اس کے بارے میں تبھی اسے کمرے کے اندر کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی اور اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔۔۔

"ارے آپ۔۔"۔

انفال جائشہ کو دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔

"جی میں۔۔۔ چلیں کھانا لگ گیا ہے۔۔۔مل کے کھاتے ہیں۔۔۔

اووہ یہ تصویریں اففف۔۔۔یہیں پڑی ہیں۔۔ سوری میں ابھی اٹھا لیتی ہوں۔۔۔"

جائشہ محبت سے اسے کہتی تصویریں اکٹھی کرنے لگی۔۔۔

"کون ہے یہ"

انفال نے آہستگی سے پوچھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"یہ میرے جینے کی وجہ۔۔۔میرا ہیرو۔۔۔ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔"

جائشہ بری صفائی سے جھوٹ بولتی ساری تصویریں اٹھا کر الماری میں رکھ چکی تھی۔۔۔

انفال بھی اس کی بات پر مسکرا دی اور وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئیں۔۔

نیچے لاؤنج میں پہنچ کر وہ دونوں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئیں۔۔۔

حسن درانی بھی آ گئے تھے۔۔تینوں نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا۔۔۔فضا میں ہلکے ہلکے قہقھوں کی آوازیں گونج رہی تھیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

💔💔💔💔💔

ڈاکٹر جلدی سے اندر پہنچے۔۔۔ادیان کا سانس اکھڑنے لگا تھا۔۔۔

راعنہ کی سانسیں بھی اتھل پتھل ہونے لگی تھیں تبھی نرس نے اس باہر جانے کو کہا جس پر وہ مردہ قدموں سے بار بار پیچھے مڑتی دروزے تک پہنچ گئی۔۔۔اور بے دلی سے کپکپاتے ہاتھوں کی ساتھ دروازے کھول کر باہر نکل گئی۔۔۔

شادان باہر پریشانی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔۔۔

تبھی راعنہ کو دیکھ کر اس کے قریب آیا۔۔۔

"شششششادان۔۔۔۔وہ۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

راعنہ شادان کا نام لیتی اس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔

"پلیز شادان انہیں بچالیں۔۔۔ان کو کہیں نا ان کی راعنہ ان کو پکار رہی ہے۔۔"

راعنہ روتے ہوئے بولنے لگی جس پر شادان کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر نیچے گرا۔۔۔

"ششششش چپ۔۔۔وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔اس کے لئے دعا کرو۔۔۔"

شادان نے بمشکل اسے سمجھاتے ہوئے اسے کاندھوں سے پکڑ کر سامنے کیا اور دائیں ہاتھ سے اس کے آنسو صاف کئے۔۔۔

"اب رونا نہیں۔۔صرف دعا کرنی ہے او کے۔۔۔ناؤ سٹ ہیئر۔۔۔۔"

شادان اسے پکڑ کر کرسی کے قریب لایا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔اور خود بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ کر دروازہ کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔

تبھی دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر نکلا۔۔ جسے دیکھ کر شادان بھاگتا ہوا ڈاکٹر کے پاس پہنچا۔۔۔

"سوری۔۔۔آپ کے پیشنٹ کومہ میں جا چکے ہیں۔۔۔صدمہ بہت گہرا تھا جو وہ برداشت نہیں کر سکے۔۔۔اس سے ان کی دماغ کی نسوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔۔ آپ بس دعا کریں کہ وہ جلد از جلد کومہ سے باہر نکل آئیں۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

ڈاکٹر پروفیشنل طریقے سے بولتا دوسری جانب مڑ گیا۔۔

راعنہ جو ڈاکٹر سے کسی اچھی بات کی امید کئے کھڑی تھی وہیں بے ہوش ہو کر فرش پر ڈھ گئی۔۔۔۔

"راعنہ۔۔۔"

شادان اس کا نام پکارتا اس کی طرف بھاگا اور جلدی سے باہوں میں اٹھا کر ایمرجنسی وارڈ کی طرف بھاگا۔۔۔

ایک دم سے قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔۔۔ شادان کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔ادیان کی طرف سے بری خبر سننے کے بعد اب راعنہ کی یہ حالت۔۔۔اسے ایک دفعہ پھر سے وہ خوفناک منظر دکھنے لگا۔۔۔جب حویلی میں آگ لگی تھی اور سب گھر والوں کے مردہ وجود کو ایک ایک کر کے گھر سے باہر لایا جارہا تھا۔۔۔

اس وقت راعنہ اور ادیان کے لئے وہ دعا کر سکتا تھا۔۔۔۔

💔💔💔💔💔

" چلیں انکل چلتی ہوں۔۔۔آتی جاتی رہوں گی۔۔۔اب تو جائشہ سے بھی اچھی خاصی فرینڈ شپ ہو گئی۔۔"

Copyright by New Era Magazine

انفال گاڑی کے قریب کھڑی حسن درانی اور جائشہ درانی سے الوداعی ملاقات کرتے ہوئے بولی اور مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

گاڑی گھر سے نکل کر سڑک پر چل پڑی۔۔۔اور قریب آدھے گھنٹے کے بعد گاڑی ایک شاندار خوبصورت حویلی کے دروازے پر رکی۔۔۔۔

"بی بی جی آپ کی منزل آگئی۔۔"

ڈرائیور گاڑی روک کر انفال سے بولا جس پر انفال گاڑی سے اس خوبصورت حویلی کو دیکھنے لگی اور پھر آہستہ سے باہر نکلی۔۔۔اور ہلکے سے دھکے سے حویلی کا داخلی دروازہ پیچھے کو دھکیلا۔۔۔۔

ڈرائیور پیچھے پیچھے اس کا سامان اٹھائے پیروی کرنے لگا۔۔۔

انفال آرام سے ایک ایک قدم رکھتی اندرونی دروازے تک پہنچی اور ڈرائیور کو سامان رکھ کر جانے کا اشارہ کیا۔۔

"لگتا ہے کوئی نہیں ہے گھر میں۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔کوئی ہے گھر پہ۔۔۔دادا جی۔۔۔"

انفال اونچی آواز میں عابد حیدر کو پکارنے لگی جب سامنے سیڑھیوں سے فرمان اترتا ہوا نظر آیا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ارے کیوں چیخ رہی ہیں آپ۔۔اور کون ہیں آپ۔۔۔۔دادا جی سو رہے ہوتے ہیں اس وقت "

فرمان سرخ ٹاپ اور نیلی جینز پہنے اس لڑکی کو دیکھا جو کسی دوسرے ملک کی ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔

"اے چھوٹو۔۔۔میرا سامان اندر رکھواؤ۔۔۔اور میرا کمرہ دیکھاؤ۔۔۔"

انفال اسے مغرورانہ انداز میں بولی۔۔۔

"ارے ارے۔۔۔۔ایسے کیسے۔۔ہم انجان لوگوں کو گھر کے کمرے کرایہ پر نہیں دیتے۔۔۔. کہیں اور ڈھونڈلیں آپ شاباش۔۔۔"

فرمان نے بھی حساب برابر کیا۔۔۔

"اوئے چھوٹو۔۔۔۔یہ میرا اپنا گھر ہے۔۔۔میرے ڈیڈ کا گھر۔۔۔۔میرے دادا جی کا گھر اور میرے ہیرو۔۔۔۔

میرا مطلب ہے کہ میرا اپنا گھر ہے۔۔"

انفال بولتے بولتے بات گھما گئی۔۔۔

"کہیں آپ انفال آپی تو نہیں۔۔۔۔"

فرمان اب کی بار پر جوش انداز میں بولا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"شکر ہے جلدی سمجھ گئے جھوٹو۔۔۔ ورنہ مجھے لگ رہا تھا یہیں دروازے پہ ہی سونا پڑے گا۔۔۔"

انفال کی بات پر دونوں کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔ اور فرمان آگے بڑھ کر سوٹ کیس گھسیٹنے لگا۔۔۔ انفال بھی حویلی کا جائزہ لیتی فرمان کے پیچھے ہو لی۔۔۔

تبھی فرسٹ فلور پر پہنچ کر فرمان نے ایک کمرے کا دروازہ کھولا۔۔

"آپی یہ آپ کا روم ہے۔۔۔ ساتھ والا روم بھائی کا ہے۔۔۔ کوئی ہیلپ چاہیئے ہوئی تو ان سے کبھی مت کہنا۔۔۔ ہم سے کہہ دینا"

فرمان آخر میں شرارت سے بولا جس پر انفال ہنس دی۔۔۔

دونوں ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگے۔۔۔۔ کمرے میں دونوں کی ہنسی گونج رہی تھی

شادان حیدر اس وقت بہت عجیب حالات سے گزر رہا تھا ایک طرف ادیان کی طرف سے اتنی بری خبر اور دوسری طرف راعنہ کی حالت۔۔۔۔ بہت دیر بعد اسے ہوش آیا تھا اور اس کی زبان پر صرف ادیان کا نام تھا۔۔۔ شادان بمشکل اسے سمجھاتا گاڑی تک لایا۔۔۔ دونوں ہی بکھری حالت میں تھے۔۔۔ دونوں کا درد ایک تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

دونوں کسی گہرے نقطے پر سوچ رہے تھے۔۔۔اور دونوں کے دل سے ایک ہی دعا نکل رہی تھی اور وہ تھی ادیان حیدر کی صحت یابی کی دعا۔۔۔

دونوں ہی اس طرح گم سم تھے کہ گھر آگیا تب ان کو ہوش آئی۔۔

💔💔💔💔💔

"السلام علیکم۔۔

کیا آپ ادیان حیدر کے گھر سے بول رہے ہیں؟؟"

فرحان حیدر آفس میں بیٹھے کسی فائل کا مطالعہ کر رہے تھے جب ان کے فون کی گھنٹی بجی۔۔۔ جیسے ہی انھوں نے فون اٹھایا ان کے کانوں میں نسوانی آواز گونجی۔۔۔۔

"جی ادیان حیدر کا باپ بول رہا ہوں۔۔۔آپ کون۔۔۔"

فرحان نے ادیان کا نام سن کر تشویش سے پوچھا۔۔۔

"سر وہ ادیان حیدر کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے جس سے وہ کومہ میں جا چکے ہیں۔۔۔آپ پلیز ہسپتال آئیں۔۔۔"

فرحان حیدر کے لئے یہ خبر کسی شاک سے کم نا تھی۔۔۔

فرحان حیدر کو لگا کوئی مذاق کر رہا ہے اس سے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"دیکھو بی بی۔۔۔مجھے مذاق بلکل نہیں پسند۔۔۔اور یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔۔میرا بیٹا کومہ میں۔۔پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔"

فرحان حیدر کو کچھ سمجھ نا آیا وہ الٹا فون والی لڑکی پر برس پڑے۔۔۔

"دیکھیں۔میں نے مذاق کیوں کرنا میں آپ کو ایڈریس بتا رہی ہوں ہسپتال کا آپ پہنچ جائیں۔۔"

اور وہ لڑکی ہسپتال کا پتہ لکھواتی فون کاٹ گئی۔

فرحان حیدر ابھی تک فون کو گھورنے میں مصروف تھے انہیں اس بات کا رتی برابر بھی یقین نہیں ہو رہا تھا لیکن دل میں خوف کی ایک لہر اٹھی تھی تبھی وہ میز پر سے گاڑی کی چابی اور فون اٹھاتے آفس سے باہر نکل گئے۔۔۔

💔💔💔💔💔

راعنہ گھر کے اندر داخل ہوتے ہی مردہ قدموں سے سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

شادان بھی سامنے کسی کو نا دیکھ کر اوپر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھول کر وہ ادھر ادھر دیکھنے بنا سیدھا واشروم میں گھس گیا اور شاور کھول کر نیچے کھڑا ہو گیا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

پانی کے قطرے آہستہ اس کے کپڑوں کو بھگونے لگے۔۔۔وہ یونہی سرد تاثر لئے کھڑا رہا۔۔۔

اس کے اندر کی آگ جو پہلے ہی اتنی زیادہ تھی اب اس میں اور اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

لیکن اس آگ میں وہ خود کو جلانا چاہتا تھا۔۔۔اسے خود پر غصہ آنے لگا اس نے کیوں دادا جی کے کہنے پر راعنہ حیدر کے لئے ہاں کی تھی۔۔۔۔وہ کیسے اپنے بھائی کی خوشیاں چھین سکتا تھا۔۔۔لیکن اب بھی تو اسے موت کے منہ دھکیل آیا تھا۔۔۔

دادا اور ادیان دونوں ہی اسے عزیز تھے۔۔۔دونوں کو دکھ دینا اس کے بس کی بات نہیں تھی لیکن ایک کو وہ درد دے چکا تھا جو اسے اب اپنے اندر بھی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

کافی دیر بعد وہ شاور بند کرتا تولیئے سے منہ خشک کرتا باہر نکل آیا۔۔۔

وہ کمرے میں ہلکی سی دھول بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا لیکن آج سارا قالین بھگو چکا تھا۔۔۔

بھیگے کپڑے بدلنے کی زحمت بھی نہیں کی گئی تھی۔۔۔

اس کی سوچوں کا محور صرف ادیان تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

صبح ہمیشہ کی طرح فجر کی نماز کے بعد سورہ رحمن کی تلاوت پوری حویلی میں گونج رہی تھی جس سے انفال کی آنکھ کھل گئ۔۔ بچپن میں اس نے قرآن پاک پڑھا تھا لیکن. دوبارہ پڑھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ . لیکن اس آواز میں کچھ تو بات تھی جو اسے سکون دے رہی تھی ساتھ ساتھ ترجمہ بھی بیان کیا جارہا تھا۔۔۔

بار بار ایک لائن بار بار دوہرائی جارہی تھی۔۔۔

"تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے"

انفال کمرے سے باہر نکلتی ساتھ والے کمرے کے پاس پہنچی اور آہستہ سے دروازہ کھولا۔۔۔

تھوڑا سا منہ اندر کیا تو ایک نوجوان لڑکے کو دیکھ کر حیران رہ گئ .

اس کا منہ دوسری جانب تھا وہ بیڈ پر بیٹھ کر کچھ کھولے آہستہ آواز میں پڑھ رہا تھا۔۔۔

انفال کو تھوڑا عجیب لگا لیں پھر سر جھٹکتی باہر نکل گئ ءاب اس کا رخ نیچے لاؤنج کی طرف تھا۔۔

قدم قدم سیڑھیاں اترتی سیدھی عابد حیدر کے کمرے کے آگے کھڑی ہوئی اور آہستہ سے دروازہ کھولا۔۔۔ کمرے میں بلب کی روشنی جگمگا رہی تھی۔۔ عابد حیدر بیڈ پر نیم دراز ہاتھ میں تسبیح پکڑے کچھ پڑھ رہے تھے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"کیا میں اندر آسکتی ہوں"

انفال آہستہ آواز میں بولی۔۔۔۔

آؤ میرا بچہ۔۔۔آجاؤ۔۔۔"

عابد حیدر نہایت جوش سے بولے۔۔۔ چھوٹی سی تھی جب ان سے جدا ہوئی تھی اور آج اتنی بڑی ہو گئی تھی۔۔۔

"کیسے ہیں آپ دادا جی۔۔۔"

انفال بیڈ پر التی پالتی مار کر عابد حیدر کے عین سامنے بیٹھ گئی۔۔۔

عابد حیدر بھی اب سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آگے ہو کر انفال کے سر پر بوسہ دیا ۔

جس پر انفال مسکرا کر رہ گئی۔۔۔۔

"یہ باہر کیا لگا ہوا تھا۔۔۔بہت اونچی آواز تھی۔۔۔"

انفال نے تلاوت کی بابت پوچھا۔۔۔۔

"ارے میرا بچہ۔۔۔۔ تمہیں نہیں پتا۔۔۔"

عابد حیدر حیرانگی سے گویا ہوئے

"نننہیں۔۔۔کیوں کیا ہوا۔۔۔"

انفال ان کے اس طرح سوال کرنے پر ہچکچانے لگی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

تبھی عابد حیدر نے بغور اس کا جائزہ لیا۔۔۔

تنگ جینز اور چھوٹی سی آدھے بازو والی شرٹ جو کہ بمشکل پیٹ سے تھوڑا نیچے تک تھی۔۔۔

بال بھی کھلے ہوئے تھے دوپٹہ نام کا بھی نہیں تھا۔۔۔

عابد حیدر کو لمحہ لگا تھا سب باتیں سمجھنے میں۔۔۔وہ جان گئے تھے کہ شاہد حیدر نے اسلام کی اب بھی نہیں سکھائی تھی۔۔۔

تبھی وہ اتنی معصومیت سے سوال پوچھ رہی تھی۔۔۔

"ارے میرا بچہ ابھی تو آپ آئے ہو۔۔۔اب یہاں ہی رہنا ہے۔۔۔سب سیکھائیں گے آپ کو اور بتائیں گے بھی۔۔۔

ابھی مجھے یہ بتاؤ۔ اپنی بہن سے ملی ہو۔۔۔"

عابد حیدر اسے پیار سے سمجھاتے راعنہ حیدر کے بارے میں پوچھنے لگے۔۔۔

"نہیں۔۔۔فرمان سے ملی بس۔۔۔"

انفال نے بتایا جس پر عابد حیدر کو حیرانگی ہوئی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"اچھا مطلب آپ شادان اور راعنہ سے نہیں ملی ابھی۔ . چلو خیر راعنہ سے تو ملاقات ہو جائے گی لیکن۔۔ ہماری گھر ایک جن بھی رہتا ہے جو ہر وقت کسی نا کسی کو نگل لینے کی تاک میں ہوتا ہے۔۔"

عابد حیدر آخر میں شرارتی انداز میں بولے جس پر انفال کی آنکھوں کے سامنے تھوڑی دیر پہلے کا منظر گھوم گیا۔۔ اور وہ بنا کچھ بولے ہلکے سے مسکرا دی۔۔۔ عابد حیدر بھی دل ہی دل اسے ڈھیروں دعائیں دینے لگے۔۔۔

انفال بھی ان کے آرام کا خیال کرتی باہر نکل آئی۔۔۔

اس کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا ابھی آخری دو سیڑھیاں باقی تھی جب اچانک ایک سائیڈ سے شادان حیدر اپنے دھیان میں سیڑھیاں اترنے لگا اور اچانک دونوں کا زور دار تصادم ہوا۔۔ دونوں نے بیک وقت ریلنگ کو تھام لیا تھا ورنہ دونوں کو کافی چھوٹ لگ سکتے تھی۔۔۔

"اندھے ہو کیا۔۔ ایسے کوئی سیڑھیاں اترتا ہے"

انفال ہوش میں آتے ہی برس پڑی۔۔۔

"شادان بھی ہوش میں آیا تو۔۔ اپنے گھر اس انجان لڑکی کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ایک تو آپ دوسرے کے گھر میں گھس جائیں۔۔اوپر سے ان کے گھر میں دندناتی پھریں۔۔ جیسے یہ آپ کا ہی گھر ہو۔۔۔اور اوپر سے باتیں بھی سنائیں۔۔۔"

شادان حیدر بمشکل خود کو کچھ غلط سے روکتا پھر بھی اسے اچھی خاصی سنا گیا۔۔۔

"اے مسٹر۔۔. یہ میرا اپنا گھر ہے۔۔۔اب میں یہیں رہوں گی ہمیشہ۔۔۔اور کوئی مجھے روک نہیں سکتا یہاں میں کچھ بھی کروں اس کے لئے۔۔.اس لئے آپ اپنے کام سے کام رکھیں۔۔۔

مسٹر شادان حیدر۔۔۔"

انفال غصہ میں اس کا نام دانت پیس کر بولی۔۔۔شادان تو اس چھٹانک بھر لڑکی کی زبان دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔۔

"دیکھو لڑکی۔۔۔تم جو بھی ہو۔۔جہاں سے بھی آئی ہو۔۔۔جہان مرضی رہو۔۔ لیکن شادان حیدر سے دور رہنا۔۔۔کیونکہ شادان حیدر کسی کو اپنی زندگی میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔سوائے کچھ لوگوں کے۔۔۔

امید ہے بات اچھے سے سمجھ گئی ہو گی۔۔۔"

شادان اسے باور کراتا سیڑھیاں نیچے اتر گیا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

انفال پیچھے مڑ کر اس کھڑوس انسان کو دیکھنے لگی جو شکل سے ہی نہایت مغرور لگتا تھا۔۔۔

پر انفال اور اس کا کتنا ٹکراؤ ہوتا تھا اس سے دونوں انجان تھے۔۔۔۔

انفال شادان کو غصے سے گھورتی سیدھی کمرے میں پہنچ گئی۔۔

"یہ کھڑوس میرا ہیرو نہیں ہو سکتا۔۔۔

لیکن فرمان تو بہت چھوٹا ہے۔۔۔ پھر وہ کون ہے۔۔ شائد کوئی اور بھی کزن ہو میرا۔۔۔

افففف کیا پھنس گئی میں۔۔۔"

انفال تصویر نکال کر خود سے باتیں کرنے لگی۔۔۔ تبھی کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔۔۔

اور سر پر خوبصورتی سے دوپٹہ اوڑھے سوجی آنکھوں کے ساتھ اندر داخل ہوئی اور مشکل سے انفال کو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔ اور اس کے قریب آ کر اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

"کیسی ہو۔۔۔"

راعنہ اداس لہجے میں بولی۔۔

"ٹھیک ہوں آپ کیسی ہو۔۔"

Copyright by New Era Magazine

انفال کو اس کا رویہ عجیب لگا تبھی لئے دیئے کے انداز میں بولی۔۔۔

"ممیں۔۔میں تو ٹھیک ہوں۔۔تم کب آئی۔۔۔فرمان نے ابھی بتایا۔۔۔"

راعنہ اداس چہرہ لئے اس کی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔

"جی میں کل شام ہی آئی۔۔۔کوئی نہیں تھا فرمان کے علاوہ۔۔۔تو میں بھی سو گئی۔۔۔ ابھی دادا جی سے ملی اور۔۔۔۔"

انفال بات ادھوری چھوڑ کر منہ بنا گئی۔۔۔

"اور کیا انفال۔۔۔"

راعنہ حیرانگی سے دیکھنے لگی۔۔۔

"ارے اس گھر میں وہ ایک کھڑوس انسان سے ٹکر ہو گئی تھی۔۔۔اتنا ایٹیٹیوڈ تھا اس میں۔۔۔۔مجھے۔۔۔یعنی انفال حیدر کو باتیں سنا گیا۔۔۔ہنننہہ۔۔۔۔"

انفال غصے سے بولی جس پر راعنہ ہلکی سی مسکرا دی۔۔۔

"ارے تم شادان کی بات کر رہی ہو۔۔۔وہ ایسے ہی ہیں۔۔۔تم ان کی بات کا برا مت منانا۔۔۔"

راعنہ نے اسے محبت سے سمجھایا۔۔۔جس پر انفال مسکرا دی۔۔۔

"اچھا راعنہ ایک بات بتاؤ۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

کیا شادان کے علاوہ بھی کوئی ہمارا کزن ہے؟"

انفال جلدی سے مطلب کی بات پر آئی۔۔۔

"ہاں ہیں۔۔۔پر ہم ان کے طرف نہیں آتے جاتے۔۔۔۔جب سے مما پاپا لوگوں کی ڈیتھ ہوئی۔۔۔۔"

راعنہ کی آنکھوں میں نمی آگئی۔۔۔

"ککوون ہے۔۔۔وہ۔۔"

انفال نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔۔۔

"مناہل حیدر

اور

ادیان حیدر"

ادیان کا نام لیتے ہی راعنہ کی انکھیں چھلک پڑیں۔۔۔

انفال راعنہ کو اس طرح دیکھ کر گھبرا گئی۔۔اسے لگا وہ مما پاپا کی ڈیتھ کو لے کر پریشان ہو گئی۔۔۔لیکن اصل بات وہ ناواقف تھی۔۔۔۔

"انفال میں چلتی ہوں۔۔۔مجھے ایک کام سے جانا ہے شادان کے ساتھ۔۔۔۔پھر ملتے ہیں۔۔"

Copyright by New Era Magazine

راعنہ انفال سے نظریں چراتی جلدی سے اٹھ کر باہر نکل گئی۔۔۔

"ادیان حیدر۔۔۔انفال نے زیر لب دہرایا۔۔۔۔

تو کیا وہ ادیان حیدر ہے۔۔

انفال دل میں بولی۔۔۔۔

ادیان حیدر۔۔۔انفال حیدر بہت جلد آ رہی ہے تم سے ملنے۔۔۔"

انفال ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ تصویر دراز میں رکھتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

"شادان۔۔۔وہ۔۔۔فرحان ماموں۔۔"

راعنہ شادان کے ساتھ فرنٹ سیٹ کر بیٹھتی خوف سے دھڑکتے دل کے ساتھ بولی

۔۔۔۔

"راعنہ حیدر۔۔۔شادان حیدر تمہارے ساتھ ہے۔۔۔۔ہم ادیان سے مل کر ہی آئیں گے۔۔۔میں کسی فرحان حیدر سے نہیں ڈرتا۔۔۔"

شادان اپنے ازلی غصے سے بولا جس پر راعنہ ایک خاموش نظر اس پر ڈال کر سامنے دیکھنے لگی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

تبھی اسے سامنے ہسپتال کی عمارت نظر آئی۔۔۔اور عین اس کے نیچھے نظر پڑتے ہی اس کا دل سکڑ گیا۔۔۔

سامنے فرحان حیدر گاڑی سے نکل کر ہسپتال میں داخل ہوئے۔۔۔

جو شادان حیدر کی نظروں سے بچ نا سکے۔۔۔

"راعنہ۔۔۔

ہم پچھلے دروازے سے جائیں گے۔۔۔وہاں سے ہم کھڑکی سے سید ھادیان کے روم میں پہنچ سکتے ہیں۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔وہاں تم اکیلی جاؤ گی۔۔۔مجھے آگے سے جانا ہو گا ۔۔۔۔سمجھ گئی بات۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شادان راعنہ کو سارا پلین سمجھاتا گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔

اب ان دونوں کارخ ہسپتال کی پچھلی جانب تھا۔۔۔

تبھی شادان ایک کھڑکی کے پاس کھڑا ہوا اور ہلکا سا کھول کر اندر جھانکا۔۔۔۔جہاں ادیان حیدر مشینوں سے جکڑا ہوش و حواس سے بیگانہ بستر پر پڑا تھا۔۔

"راعنہ ادھر آؤ۔۔"

شادان نے پیچھے مڑ کر راعنہ کو پکارا جس پر راعنہ جلدی سے اس کے روبرو کھڑی ہو گئی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ٹھیک پانچ منٹ بعد یہ کھڑکی کھول کر تم اندر چلی جانا۔۔۔میں دوسری طرف سے اندر جا کر فرحان حیدر کو سنبھال لوں گا۔۔۔"

شادان راعنہ کا سب سمجھا کر واپس مڑ گیا۔۔۔راعنہ بھی سر ہلا کر گھڑی کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

شادان اندر کی جانب چل پڑا۔۔۔جیسے ہی ادیان کے کمرے کے قریب پہنچا۔۔۔ سامنے فرحان حیدر کو دیکھ کر اس کا خون کھولنے لگا۔۔۔ تبھی اس نے خود کو قابو میں رکھنے کے لئے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔

اور آہستہ سے آگے قدم بڑھاتا گیا۔۔

"کیسے ہیں مسٹر فرحان حیدر۔۔۔۔"

شادان گھڑی کی جانب دیکھ طنزیہ انداز میں مسکرا دیا۔۔۔

"تم یہاں۔۔۔کیا کر رہے ہو۔۔۔"

فرحان حیدر غصے سے بولے جس پر شادان حیدر تھوڑا اور قریب ہوا۔۔۔

"آپ کی یاد آئی۔۔۔۔سوچا آپ کی عمر تو اب ہسپتال جانے والی ہی ہے تبھی گھر کی بجائے سیدھا یہاں آیا اور دیکھو بلکل سہی اندازہ تھا میرا۔۔آپ مجھے یہاں ہی مل گئے۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

شادان، فرحان حیدر کے کان میں سر گوشی کرتا ہوا آہستہ سے پیچھے ہٹ گیا۔۔۔اور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

"دیکھو لڑکے تم کچھ زیادہ ہی بول رہے ہو۔۔۔میں جانتا ہوں میرے بیٹے کا ایکسیڈینٹ تم نے ہی کروایا ہو گا۔۔۔ تمہیں نجانے کیا دشمنی ہے مجھ سے۔۔۔میرا بزنس ہو یا گھر ہر طرف نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہو۔۔۔"

فرحان حیدر آج شادان کو سامنے دیکھ کر پھٹ پڑے تھے۔۔۔

آج ان کا غصہ شادان کے دل کو سکون دے رہا تھا۔۔

اسے لگا اس نے اندر کی جلتی آگ پر کسی نے ٹھنڈی پھوار برسادی ہو۔۔۔۔۔

باتوں کے تیر دونوں جانب سے چل رہے تھے اور شادان اسے بہت انجوائے کر رہا تھا۔۔۔۔

💔💔💔💔

راعنہ نے گھڑی کی طرف نظریں کیں تو پانچ منٹ گزر چکے تھے۔۔۔

تبھی وہ آہستہ سے کھڑکی کھول کر اندر داخل ہوئی اور احتیاط کے ساتھ کھڑکی بند کر دی۔۔۔۔اور پھر آہستہ سے ادیان کے بیڈ کے قریب آکر سٹول پر بیٹھ گئی۔۔۔

"ادیان۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

راعنہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ نہیں تھام کر پکارا۔۔۔

"ادیان دیکھیں۔۔۔آپ کی راعنہ حیدر آئی ہے۔۔۔

میں آپ کی نہیں سنتی تھی نا۔۔۔ تبھی آپ مجھ سے بدلہ لے رہے ہیں۔۔۔ہیں نا۔۔۔جواب دیں۔۔۔"

راعنہ اس سے شکوہ کرتی رو دی۔۔۔آنکھوں سے آنسو نکل کر ادیان کے ہاتھوں پر گرنے لگے۔۔۔

لیکن ادیان کے جسم میں زرا سی بھی جنبش نا ہوئی۔۔۔۔

"ٹھیک ہیں آپ ناراض ہیں نا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔آپ بھی مجھے منانے آتے تھے نا۔۔۔اب میں بھی مناتی رہوں گی۔۔۔ کبھی تو راضی ہوں گے نا۔۔۔اپنی راعنہ سے۔۔۔"

راعنہ ایک ہاتھ سے آنسو اسے جتاتے ہوئے بولی۔۔۔

آنکھوں سے انسوؤں کی بارش برس رہی تھی لیکن پھر بھی بمشکل خود کو مضبوط رکھتی ایک گہری نظر ادیان پر ڈالتی کھڑکی کے راستے باہر نکل گئی۔۔۔۔

اور باہر آکر اس نے شادان کو کال کی۔۔

Copyright by New Era Magazine

شاداں اور فرحان حیدر آپس میں کافی بحث و تکرار کر چکے تبھی شاداں کا فون بجا۔۔جو اس نے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔۔رنگ کی آواز پر شاداں نے فون دیکھا تو وہاں راعنہ کالنگ جگمگا رہا تھا۔۔ تبھی شاداں حیدر مسکرا کر فرحان حیدر کو دیکھتا باہر نکل گیا۔۔۔

شاداں اور راعنہ دونوں گاڑی میں بیٹھے اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے جب شاداں نے خاموشی کو توڑا۔۔۔

"ادیان کی طبیعت کیسی تھی"

شاداں نے پوچھتے ساتھ راعنہ کے چہرے کو غور سے دیکھا جہاں پہلے والی رونق کہیں باقی نہ تھی۔۔۔

"ویسے کے ویسے۔۔۔ناراض مجھ سے۔۔۔بات بھی نہیں کرتے۔۔۔دیکھتے بھی نہیں۔۔

اتنے خفا ہو گئے مجھ سے"

راعنہ ادیان کی حالت بیان کرتے رو پڑی جس پر شاداں نے تخ سامنے کیا۔۔۔

"نہیں وہ تم سے نہیں۔۔۔۔ مجھ سے ناراض ہے۔۔۔"

شاداں سنجیدہ چہرے کے ساتھ یہ الفاظ بولتا راعنہ کو شش و پنج مبتلا کر گیا۔۔۔

"آآاپ سے کیوں ناراض ہیں وہ۔۔۔آپ نے کیا کیا۔۔ "

Copyright by New Era Magazine

راعنہ ڈرتے ڈرتے پوچھ بیٹھی جس پر شادان نے اس کی طرف ناہی دیکھا ناہی سوال کا جواب دیا۔۔۔راعنہ اس کے غصے سے واقف تھی تبھی خاموشی سے باقی کا راستہ کٹنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

❤❤❤❤❤

انفال نیلی جینز پر سرخ ٹاپ پہنے گولڈن بالوں کو کھلا چھوڑے ہلکے میک اپ کے ساتھ تیار ہو کر ایک دفع آئینے میں فائنل ٹچ دیکھنے لگی۔۔۔

"ادیان حیدر۔۔۔انفال حیدر آ رہی ہے تم سے ملنے۔۔۔"

خیالوں میں ادیان کو آگاہ کرتی ہینڈ بیگ اٹھائے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

ادیان حیدر کے گھر کی معلومات راعنہ سے وہ لے چکی تھی۔۔۔ تبھی بنا کسی کو کچھ بتائے حویلی سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

اور تقریباً پندرہ منٹ پیدل چلنے کے بعد وہ ایک بڑی حویلی کے سامنے جا رکی۔۔۔یہ حویلی بھی ان کی حویلی کی طرح ہی بنی تھی بس رنگوں میں فرق تھا۔۔۔

"اووو۔۔۔یہ تو سیم ٹو سیم ہماری حویلی جیسی ہے۔۔۔۔"

خود سے بولتے تھوڑی آگے کو ہوئی اور گارڈ کو ادیان کی کلاس فیلو لا بتا کر اندر داخل ہو گئی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اندر پاؤں رکھتے اسے محسوس ہوا جیسے وہ اپنی حویلی میں ہو۔۔ بلکل ایک ہی طرز کی دونوں حویلیاں بنائی گئی تھیں۔۔۔۔

انفال بنا کسی جھجک کے اندر داخل ہو گئی۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر منال حیدر پر پڑی۔۔۔

منال کی نظر جب اس پر پڑی تو وہ حیران ہوئی۔۔۔

انگریزوں کی طرح کی لڑکی اپنے گھر میں دیکھ کر اسے بہت عجیب لگا۔۔۔۔

انفال اسے دیکھتے ہی آگے بڑھی اور سلام کر لے مسکرادی۔۔۔

"وہ میں ادیان کی کلاس فیلو تھی۔۔۔اس سے ملنے آئی ہوں۔۔۔۔ کہاں ہے وہ۔۔۔"

انفال بہت مزے سے جھوٹ بولتی اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔۔۔

منال ادیان کا نام سن کر یک دم پریشان سے ہو گئی۔۔۔

"وہ ادیان بھائی کی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔۔وہ ہوسپیٹل ہیں۔۔۔ "

منال کی بولتے ہی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔

"کیوں۔۔۔۔کیا ہوا۔۔۔۔ "

انفال حیران ہوتی بمشکل اتنا ہی پوچھ پائی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"وہ بھائی کا ایکسیڈینٹ ہوا۔۔ جس کی وجہ سے بھائی کومہ میں چلے گئے۔۔۔ "

آخر منال کی یہ بولتے ہی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔ جس پر انفال نے آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔

"پلیز۔۔ڈونٹ کرائے "

انفال مشکل سے بولتی اسے حوصلہ دینے لگی۔۔

"کون سے ہوسپٹل ہے ادیان "

انفال کچھ لمحوں بعد خود کو سنبھالتے ہوئے منال سے پوچھنے لگی جس پر منال نے اپنے آنسو صاف کیے اور ہسپتال کا پتہ انفال کو بتایا۔۔

انفال بھی کچھ دیر منال لے پاس بیٹھ کر وہاں سے نکل آئی۔۔۔

اب اس کا رخ سیدھا ہسپتال کی طرف تھا۔۔ حویلیاں آبادی سے تھوڑا ہٹ کر بنائی گئی تھیں۔۔

جہاں لوکل گاڑیاں نہیں چلتی تھیں۔۔انفال کو رکشہ پکڑنے کے لیے پیدل چلتے ہوئے تقریباً پندرہ منٹ ہو چکے تھے۔۔ لکین دور دور تک رکشہ کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔۔۔

لیکن اسی وقت انفال کو اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"اے پھل جھڑی کہاں جا رہی ہے اکیلی اکیلی۔۔۔آ ہمارے ساتھ چل عیش کریں گے"

پیچھے سے ایک لڑکے نے کمینگی سے ہانک لگائی جس پر انفال ایک دم آنکھیں میچ گئی۔۔۔

اور وہیں پہ ہلکی سے مڑی۔۔۔سامنے دیکھا تو دو لڑکے عجیب و غریب حلیئے میں نہایت کمینگی سے اسے ہی دیکھ رہے تھے

"اووو پھل جھڑی تو بڑی پیاری ہے ملک جی"

بائیں طرف والے لڑکے نے ساتھ کھڑے لڑکے کو دیکھ کر کہا جس پر وہ اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔اور آہستگی سے قدم انفال کی طرف بڑھائے۔۔۔۔

انفال بنا کسی خوف سے ان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔کیونکہ آتے ہوئے وہ شادان کے کمرے سے لوڈڈ گن اٹھانا بلکہ چرانا نا بھولی تھی۔۔۔جانتی تھی اکیلے نکلنا اسے مشکل میں ڈال سکتا ہے۔۔۔

"اے پھل جھڑی کتنی پیاری ہے رے تووووو۔۔۔

چل آجا۔۔۔میرے ساتھ۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

ملک نامی لڑکے نے انفال کا ہاتھ پکڑنے کے لئے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا جب اچانک انفال نے اس کا ہاتھ پکڑ کر زور سے موڑا جس وہ کراہ کر رہ گیا۔۔۔

جب دوسرا الڑکا آگے بڑھا جس

کے پیٹ میں انفال نے بروقت لات رسید کی جس پر وہ تھوڑا سا پیچھے ہوا جس کا فائدہ اٹھا کر اس نے پینٹ کی پیچھلی سائڈ میں پھنسایا ہوا ریوولور نکالا اور ملک نامی لڑکے کے ماتھے پر رکھا۔۔۔

"انفال حیدر کو چھونے کی کوشش بھی نا کرنا۔۔۔ ورنہ وہ ہاتھ سلامت نہیں رہیں گے۔۔۔۔مجھے کمزور سمجھنے کی غلطی تو ہر گز مت کرنا۔ کیا سمجھ رکھا ہے عورت کمزور ہے تو جب کہیں کوئی بھی اکیلی عورت دیکھی فوراً انسانیت کا چولا اتار پھینکو گے ؟۔۔۔ مرد ہونے کا بڑا زعم ہے نا تمہیں بس یہ ہے تمہاری وہ گھٹیا مردانگی۔۔۔ مرد ہونے کا ثبوت دیتے ہو یا نامرد ہونے کا۔۔۔ جاؤ اور جا کر دیکھو کہیں تمہارے جیسا کوئی نام نہاد مرد کہیں تمہاری ماں بیٹیوں کے ساتھ ایسا ہی نا ہو رہا ہو جو تم کر رہے ہو"

انفال اسے اچھی خاصی سناتی واپس پلٹ گئی گن اس نے دوبارہ پینٹ میں گھسا دی۔۔۔ اور بالوں کو ایک ادا سے سائڈ پر کرتی سامنے آتے رکشے کے سامنے ہاتھ لہرانے لگی. اور لمحے میں رکشے پر سوار ہو کر وہاں سے نکل پڑی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"جگو یہ لڑکی چھوکری بہت اڑ رہی ہے۔۔۔۔زرا پتا تو کر۔۔۔کون ہے کہاں سے آئی ہے۔۔پھر زرا فرصت سے اس کے پر پر رزے کاٹوں۔۔۔"

❤❤❤❤

"ہیلو۔۔نیل۔۔۔میں آج اسے دیکھنے جا رہی ہوں۔۔۔آج وہ میرے سامنے ہو گا اتنے سالوں بعد۔۔۔میں بہت ایکسا ئٹڈ ہوں یار۔۔۔۔"

انفال رکشے میں بیٹھی نیل کے فون اٹھاتے ہی ایک فلو میں شروع ہو گئی۔۔۔۔

رکشہ کی آواز سن کر نیل تھوڑا چونکا۔۔۔لیکن انفال حیدر کا سوچ کر خاموش ہو گیا۔۔۔

"انفال حیدر زرا دھیان سے وہ پاکستان ہے آپ کا لندن نہیں۔۔۔اور اپنے ان کی زرا تصویر مجھے بھیجنا۔۔۔میں بھی تو دیکھوں۔۔۔"

نیل تھوڑا شوخ ہوا۔۔۔

تبھی رکشہ ایک ہسپتال کے سامنے رکا۔۔۔

"چلو نیل میں بعد میں بات کروں گی ہسپتال آ گیا۔۔۔"

تبھی نیچے اتر کر رکشہ ڈرائیور کو پیسے تھماتی سامنے نظر آتی عمارت کے اندر گھس گئی۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

منال سے روم نمبر بھی پوچھ کر آئی تھی تبھی سامنے آتے ایک لڑکے سے روم کا پوچھتی سامنے چل دی۔۔۔

لیکن یہ کیا۔۔۔اس روم کے سامنے دو لمبے تڑنگے جوان ہاتھ میں گن لئے پہرہ دے رہے تھے۔۔۔

انفال سوچ میں پڑ گئی اب وہ اندر کیسے جائے۔۔۔

تبھی اس نے ارد گرد نظر دوڑائی لیکن کچھ سمجھ نہ آیا۔۔۔اسے پیچھے کی جانب سے ہی اندر جانا بہتر لگا کیونکہ ابھی اس کا کسی سے بھی بحث کا موڈ بلکل نہیں تھا۔۔۔

پیچھلی جانب جا کر پہلے اس نے بمشکل کمرہ تلاش کیا اور راعنہ کی طرح کمرے کے اندر گھس گئی۔۔۔

سامنے بستر پر ادیان مشینوں میں جکڑا بہت کمزور لگ رہا تھا۔۔۔

انفال دھڑکتے دل کے ساتھ تھوڑی قریب ہوئی۔۔۔اور عین اس کے چہرے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔

انفال غور سے اس کا ایک ایک نقش دیکھنے لگی۔۔۔

اور اسے شدید مایوسی ہوئی کیونکہ یہ تصویر سے بلکل مختلف تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

انفال ابھی گھور رہی رہی تھی جب ادیان کے جسم میں ہلکی سی جنبش پیدا ہوئی۔۔۔

مشین پہ لائینیں تھوڑی تیزی سے چلنے لگیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ادیان کا سانس اکھڑنے لگا۔۔۔

انفال یہ دیکھ کر بہت پریشان ہو گئی۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔

کبھی ادیان کو دیکھتی تو کبھی مشین پر چلنے والی تیز رفتار لائنوں کو۔۔۔

تبھی جلدی سے پلٹی اور سائڈ ٹیبل پر پڑا گلاس اٹھا کر زمین پر پھینکتی خود کھڑکی کے پردے کے پیچھے چھپ گئی۔۔

گلاس کی آواز سنتے ہی گارڈز اندر داخل ہوئے۔۔اور ادیان کی حالت دیکھ کر گلاس کو بھول گئے اور جلدی سے ڈاکٹر کو پکارنے لگے۔۔۔

انفال چھپ کر ساری کاروائی دیکھ رہی تھی دل خوف سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

تبھی اس کے کانوں میں ایک نام گونجا۔۔

راعنہ۔۔۔۔راعنہ۔۔۔کوئی یہ لفظ دہرا رہا تھا۔۔۔

ہاں وہ ہوش میں آ گیا تھا۔۔۔ لیکن ۔۔۔۔وہ راعنہ راعنہ کیوں پکار رہا تھا۔۔۔انفال کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ڈاکٹر نے اسے کوئی انجیکشن لگایا جس سے وہ غنودگی میں جا رہا تھا لیکن زبان سے وہ لفظ جدا نہیں ہوا تھا۔۔۔

یک دم انفال کے سامنے راعنہ کا روتا چہرہ گھوما۔۔۔ہاں وہ بھی تو ادیان کے زکر پر روئی تھی۔۔۔

تو کیا انفال حیدر کی محبت اس کی تھی ہی نہیں۔۔۔کیا وہ لاحاصل کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔۔

"یہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔انفال حیدر سے اس کی محبت کوئی نہیں چھین سکتا۔۔۔کوئی بھی نہیں"

خود کو تسلی بمشکل باہر نکلی۔۔۔سوچوں میں بس راعنہ حیدر تھی۔۔۔۔

کتنی خوشقسمت تھی موت کے منہ میں پڑا شخص اس کے نام کی گردان کر رہا تھا۔۔۔۔

❤❤❤

"راعنہ بی بی نیچے شادان صاحب آئے ہیں آپ کو لینے۔۔۔۔"

نوکرانی نے دروازہ نیم واہ کر کے راعنہ کو آگاہ کیا اور واپس مڑ گئی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

راعنہ کو عجیب تو لگا مگر پھر جانا ہی بہتر سمجھا۔۔آج کل شادان کا الگ ہی روپ دیکھ رہی تھی وہ۔۔ جبھی بے دلی سے چادر سر پر درست کرتی باہر نکل گئی۔۔۔اور شادان لے ساتھ فرنٹ سیٹ پر براجمان ہو گئی۔۔۔

شادان نے جیسے ہی گاڑی گیٹ سے باہر نکالی سامنے سے انفال آتی نظر جسے دیکھ کر شادان کی رگیں تن گئیں۔۔۔۔انفال کا لباس اسے ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔۔

سوچ سوچ کر اس کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ رہا تھا کہ وہ یہ لباس پہن کر کہاں گئی ہو گی ۔۔۔کتنے لوگوں نے دیکھا ہو گا۔۔۔۔

لیکن اس وقت وہ راعنہ کو ہسپتال لے کر جانا چاہتا تھا۔۔۔

سارے انتظام کر کے آیا تھا۔۔۔

انفال سے بعد میں نمٹنے کا سوچتا تیزی سے گاڑی باہر نکال کر سڑک پر بھگانے لگا۔۔۔۔

ہسپتال پہنچ کر جلدی سے اندر کی طرف بھاگا۔۔۔راعنہ نے بھی اس کی پیروی کی۔۔۔

راعنہ کے دل میں خوف سا تھا لیکن شادان سے کچھ پوچھنے کا رسک وہ نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔

تبھی شادان ادیان کے روم میں داخل ہوا۔۔۔جہاں ادیان ہوش میں تھا۔۔۔ساتھ دو اور لوگ بھی تھے۔۔۔۔جو کہ سائڈ میں رکھے صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

راعنہ آہستہ سے اندر داخل ہوئی۔۔۔اور سیدھی نظر سامنے بستر پر لیٹے ادیان تک گئی۔۔۔

دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔دل دھڑکے تھے ایک ساتھ۔۔۔

نظریں جم گئیں۔۔۔وقت جیسے تھم گیا ہو۔۔۔دونوں پلکیں جھپکنے سے ڈر رہے تھے کہ کہیں یہ خواب نہ ہو۔۔۔

راعنہ کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر اس کی گال پر پھسلا۔۔۔

"راعنہ جلدی سے اندر آؤ۔۔۔۔

مولوی صاحب شروع کریں آپ۔۔۔۔"

شادان راعنہ کو اندر بلاتا صوفے پر بیٹھے ایک شخص کو ہدایت دینے لگا۔۔۔

راعنہ بمشکل چلتی شادان کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔۔

نکاح فارم شادان نے فل کروادیا تھا بس دونوں کے سگنیچر ہونے والے تھے۔۔۔

شادان نے وہ کاغذ مولوی سے پکڑ کر راعنہ کے سامنے کیے۔۔۔

"سائن کرو"

راعنہ یک ٹک نکاح نامے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"راعنہ سائن کرو۔۔۔جلدی۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

شادان کی آواز ایک بار پھر گونجی۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔میں سائن نہیں کروں گی۔۔"

راعنہ مشکل سے بولتی پیپر شادان کو تھما گئی۔۔۔

شادان اور ادیان حیرانگی سے راعنہ کو دیکھنے لگے۔۔۔دونوں کو اس بات کی امید بلکل نہیں تھی۔۔۔

"راعنہ کیا ہو گیا ہے۔۔سائن کرو خاموشی سے۔۔۔۔۔"

شادان ایک نظر دونوں آدمیوں کو دیکھتا دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔۔

"میں دادا جان کی اجازت کے بنا کیسے کر سکتی ہوں یہ آپ ہی بتائیں۔۔۔میں نے کبھی ان کو بتائے بنا کچھ نہیں کیا تو یہ۔۔اتنا بڑا فیصلہ مجھ سے نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔آپ پلیز مجھے گھر چھوڑ آئیں۔۔۔"

راعنہ ادیان سے نظریں چراتی شادان سے مخاطب ہوئی جس پر شادان نے اسے قہر آلود نظروں سے گھورا۔۔

شادان کا بس نہیں چل رہا تھا کب وہ ادیان کو اس کی محبت سونپ دے لیکن یہاں راعنہ ہی اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔

"رہنے دیں شادان بھائی"

Copyright by New Era Magazine

شادان کے کانوں میں ادیان کی آواز گونجی۔۔۔

شادان کو اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ واضح سنائی دی۔۔۔ جس پر وہ بس اسے بے بسی سے دیکھ سکا۔۔۔اور آگے بڑھتے ہوئے راعنہ کو بازو سے پکڑا۔۔۔

"چلو۔۔۔"

بس اس ایک لفظ کے ساتھ وہ راعنہ کو کمرے سے لے جا چکا تھا۔۔۔۔

ادیان راعنہ کو دیکھ کر بس مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

"آپ کیا جانیں راعنہ حیدر۔۔۔آپ کی یہی باتیں آپ سے محبت میں اضافہ کرتی ہیں۔۔۔

آپ نے ہمیشہ اپنے بزرگوں کا احترام کیا۔۔۔مجھے یہی چیز سکون دیتی ہے کہ آپ جیسی لڑکی سے مجھے محبت ہے۔۔۔

میں رب سے دعا کروں گا کہ وہ آپ کو مجھے دے دے۔۔۔ میرا انتظار میری آخری سانس تک رہے گا"

❤❤❤❤

انفال شادان اور راعنہ کو دیکھ کر سیدھی کمرے میں آگئی۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ادیان بھی راعنہ راعنہ کرتا ہے اور یہ شادان بھی۔۔۔کتنے دھوکے باز ہیں نا دونوں۔۔شادان جائشہ کو بھی دھوکہ دے رہا ہے اور راعنہ کو بھی۔۔۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔مجھے کچھ سمجھ کیوں نہیں آرہا۔۔۔"

انفال کمرے میں اِدھر اُدھر ٹہلتی بس سوچے جا رہی تھی۔۔۔

ساریاں کڑیاں جوڑ رہی تھی لیکن پوری طرح ناکام ہو رہی تھی تبھی کمرے سے نکل کر سیدھی عابد حیدر کے کمرے میں گئی۔۔

عابد حیدر انفال کو دروازے میں کھڑا دیکھ کر مسکرا دیئے۔۔

انفال بھی مسکرا کر اندر آ گئی۔۔۔

"دادا جی مجھے گاؤں دیکھنا ہے۔۔۔۔پلیز۔۔۔"

عابد حیدر انفال کی معصومانہ خواہش پر ہنس دیئے۔۔۔

"اچھا میرا بچہ میں شادان کو کہتا ہوں وہ تمہیں لے جاتا ہے۔۔"

شادان کے نام پر انفال کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔۔لیکن اب وہ دادا جان کو اور تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی خاموشی سے حامی بھر لی اور تیار ہونے کمرے میں پہنچ گئی۔۔۔

انفال تیار ہو باہر نکلی تو سامنے شادان کھڑا تھا۔

"ہیلو مسٹر کھڑوس"

Copyright by New Era Magazine

شادان جو اپنی پسٹل کو لوڈ کر رہا تھا۔۔۔ نسوانی آواز پر پلٹا تو سامنے کھڑی انفال نہایت ہی چست جینز شرٹ میں دیکھ کر اس کی رگیں تن گئیں۔۔۔

"یہ کیا بے ہودہ لباس پہن رکھا ہے۔۔۔ بدل کر آؤ اسے ابھی اسی وقت۔۔۔ یہ پاکستان ہے نہ کے تمہارا لندن جہاں تم اپنی نمائش کرواتی پھر واور کسی کو کوئی غرض نہ ہو۔۔ ہماری عزت ہے یہاں جو تم جیسی بے ہودہ لباس پہننے والی لڑکی بلکل نہیں سمجھ سکتی۔۔۔"

بمشکل خود کو کچھ اور غلط بولنے سے روکتے ہوئے شادان نے غراتے ہوئے کہا۔۔۔

"دیکھو مسٹر میں ایسا ہی لباس پہنتی ہوں۔۔۔ اور میں تمہاری غلام نہیں جو تمہاری ہر بات مانتی پھروں۔۔۔

اور یہ کیا نمائش نمائش لگا رکھا ہے۔۔ تمیز سے بات کرو مجھ سے۔۔۔ میں ایسا ہی لباس پہنوں گی۔۔ جو کرنا ہے کر لو۔۔"

انفال بھی ازلی بے نیازی سے بولتی آگے بڑھ گئی۔۔۔ لیکن لمحے میں اس کے دونوں بازو پیچھے سے شادان کی سخت گرفت میں تھے۔۔ اور اس کی پسٹل کا رخ اس کی گردن پر تھا۔۔

"آئندہ شادان حیدر کے سامنے زبان مت چلانا انفال حیدر۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

ورنہ شادان حیدر تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کرنے سے باز نہیں آئے گا۔۔۔امید ہے بات اچھی طرح سمجھ گئی ہو گی تم۔۔۔ڈیئر کزن۔۔۔"

شادان نے غراتے ہوئے اسے جھٹکے سے چھوڑا جس پر انفال تھوڑا لڑکھڑائی لیکن جلدی خود کو سنبھال لیا۔۔۔شادان نے اسی وقت رخ موڑ لیا تھا جس پر انفال بس اس کی پشت کو گھور کر رہ گئی۔۔۔افسوس وہ اپنا پسٹل کمرے میں چھوڑ آئی تھی ورنہ وہ بھی اسے دیکھاتی کہ وہ بھی اس سے کم نہیں۔۔۔لیکن اس وقت اس نے وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا تبھی وہ واپس اپنے کمرے میں گھس گئی۔۔۔شادان بھی وہاں سے جا چکا تھا ۔۔۔حویلی میں بلکل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔لیکن ایک کمرے میں سسکیوں کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔ہاں راعنہ حیدر رو رہی تھی۔۔۔تڑپ رہی تھی۔۔۔

💔💔

" سمجھتا کیا ہے خود کو یہ مسٹر کھڑوس۔۔۔ڈیڈ نے تو کبھی ایسی ڈریسنگ پہ نہیں روکا ٹوکا تو پھر یہ کیوں۔۔۔شادان حیدر۔۔۔انفال حیدر کو ڈانٹنے کی بہت بری سزا، ملے گی تمہیں۔۔۔۔بس دیکھتے جاؤ تم۔۔"

Copyright by New Era Magazine

انفال کمرے میں اِدھر اُدھر ٹہلتی غصے میں مسلسل خود سے بڑبڑا رہی تھی۔۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی شادان حیدر کا خون کر دے گی۔۔۔لیکن اس نے کچھ سوچ رکھا تھا۔۔۔جو شادان حیدر کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔۔۔

♥♥♥♥

"ہائے راعنہ"

راعنہ جو لاؤنج میں کھڑے ہو کر ڈسٹنگ کروا رہی تھی اپنے نام کی پکار پر پلٹی تو سامنے جائشہ کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔

"راعنہ ڈارلنگ تم تو اپنی فرینڈ کو بلکل بھول ہی گئی ہو۔۔۔"

جائشہ شکوہ کرتی آگے بڑھی اور راعنہ کے گلے لگی۔۔۔راعنہ بھی بے دلی سے مل کر پیچھے ہٹ گئی اور اسے صوفے پر بیٹھنے کو کہا۔۔۔۔

"کیا منگواؤں چائے یا ٹھنڈا۔۔"

راعنہ نے پر خلوص انداز میں پوچھا۔۔۔گھر میں بھی اس نے دوپٹہ سلیقے سے اوڑھ رکھا تھا۔۔۔جسکو دیکھ کر جائشہ کے منہ کے زاویے تبدیل ہو رہے تھے۔۔۔

"جوس منگوالو۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

جائشہ نے بھی بے تکلفی کا مظاہرہ کیا۔۔۔ جس پر راعنہ نے صفائی کرتی نوکرانی کو اشارہ کیا اور وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

"راعنہ یہ تم گھر پر بھی سو کولڈ ماسیوں والا حلیہ کیوں بنائے رکھتی ہو۔۔۔ کوئی جینز وغیرہ نہیں تمہارے پاس۔۔۔۔"

جائشہ عجیب انداز میں بولی جس پر راعنہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"راعنہ"

اسی لمحے کہیں اور سے بھی راعنہ کو اپنے نام کی پکار سنائی دی جس پر اس نے سر گھمایا۔۔۔

"جججی شادان"

شادان کے نام پر جائشہ بھی پلٹی۔۔۔ اور ایک نظر شادان پر ڈالی۔۔۔ ہمیشہ کی طرح سنجیدہ شادان اسے بہت پیارا لگا۔۔۔

"کیسے ہیں آپ شادان حیدر۔۔۔۔"

جائشہ صوفے سے اٹھ کر اس کے روبرو کھڑی ہو گئی۔۔۔

راعنہ کا دل خوف سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ شادان کی وارننگ اسے یاد تھی جو اس نے دی تھی جائشہ سے دور رہنے کی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

"راعنہ چلو داداجان نے بولا ہے شادی کے لیے کچھ شاپنگ کرنی ہے۔۔۔"

کل رات ہی عابد حیدر نے راعنہ حیدر کے سر پر بم پھوڑا کہ اس کی شادی ہے اسی ہفتے شادان حیدر کے ساتھ جس لے لیے وہ تیاریاں شروع کر دیں۔۔۔

تب سے راعنہ حیدر جیسے زندہ لاش بنی گھوم رہی تھی۔۔۔ادیان کو تو وہ خود انکار کر آئی تھی اب وہ کیا کر سکتی تھی۔۔داداجان کو دکھ دینا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔

"شادی۔۔۔کس کی شادی۔۔راعنہ۔۔۔"

جائشہ حیرانگی سے پوچھنے لگی۔۔۔

"میری اور راعنہ کی شادی۔۔۔"

راعنہ کے بولنے سے پہلے شادان بولا جس پر جائشہ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔راعنہ وہاں سے اپنے کمرے میں چادر لینے جا چکی تھی۔۔

"شادان حیدر۔۔۔۔میں تمہیں کسی اور نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔یہ بات سن لو تم۔۔۔تم صرف جائشہ کے ہو بس۔۔"

"شادان حیدر کوئی راہ میں گری ہوئی چیز نہیں جو تم اس طرح بول رہی ہو۔۔آج کے بعد میرے سامنے سوچ سمجھ کر بولنا ورنہ یہ زبان کچھ بولنے لائق بچے گی نہیں۔۔۔ امید ہے بات اچھی طرح سمجھ آگئی ہو گی۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

شادان اپنا ازلی غصہ دیکھاتا باہر نکل گیا۔۔۔

جائشہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ یہاں کی ہر چیز توڑ پھوڑ ڈالے۔۔۔۔۔۔

تبھی اسے سامنے سے انفال سیڑھیاں اترتی دیکھائی دی۔۔۔

جسے دیکھ کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔

"یہ یہاں کیسے۔۔۔"

وہ آہستہ سے بڑبڑائی۔۔۔

لیکن اب اس کے چہرے ہر شیطانی مسکراہٹ آئی۔۔۔ جس کے ساتھ وہ تھوڑا آگے

جس سے انفال کی نظر پر پڑی۔۔۔

"جائشہ آپ یہاں۔۔۔"

انفال جلدی سے آگے بڑھ اس کے گلے لگی۔۔۔

"کیسی ہیں آپ اور انکل کیسے ہیں۔۔۔"

انفال پرجوش انداز میں ملی۔۔۔

"شادان سے ملنے آئی ہیں۔۔"

انفال کے سوال پر وہ چونکی اور پھر مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ہاں لیکن فائدہ نہیں۔۔۔اس کی زبردستی شادی ہو رہی ہے راعنہ سے۔۔۔وہ بیچارہ اپنے دادا کے سامنے کچھ بول نہیں پا رہا۔۔ورنہ محبت تو مجھ سے ہی کرتا ہے۔۔۔۔"

جائشہ معصومانہ چہرہ بنا کر بولنا شروع ہو گئی جس پر انفال کو شادان پر غصہ آنے لگا۔۔۔ وعدہ کسی اور سے اور شادی کسی اور سے یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔

"میں چلتی ہوں انفال۔۔۔۔پھر کبھی آؤں گی۔۔۔۔اب یہاں رکنے کی ہمت نہیں مجھ میں۔۔۔"

جائشہ کے اندر آگ لگی ہوئی تھی۔۔۔اس کا بس چلتا تو راعنہ حیدر کا خون کر دیتی۔۔ لیکن وہ بنا کچھ کہے وہاں سے نکل گئی۔۔۔

پیچھے انفال حیدر کو سوچوں میں چھوڑ کر۔۔۔۔

لیکن وہ جلدی سر جھٹکتی فون نکال کر نمبر ملانے لگی۔۔۔۔

"ہیلو ڈیڈ"

شاہد حیدر کے فون اٹھاتے ہی انفال بولنا شروع ہو گئی۔۔۔

"ڈیڈ آپ کو میری بلکل یاد نہیں آتی۔۔۔اور وہ نیل اس کو بھی نہیں آتی۔۔۔اب میں بھی آپ دونوں کو کال نہیں کیا کروں گی۔۔۔۔"

انفال نے ناراضگی جتائی جس پر شاہد حیدر مسکرا دیئے۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ارے میرا بچہ میں سارا کام وائنڈ اپ کر رہا ہوں۔۔۔بہت جلدی پاکستان آؤں گا ۔۔۔اور نیل تو آج کل کم ہی نظر آتا ہے۔۔۔ مشکوک سے حرکتیں ہو گئیں اس کی۔۔۔۔"

شاہد حیدر کو نیل کے بارے میں تشویش ہوئی جس کا اظہار انہوں نے انفال سے کیا۔۔۔

"ارے نہیں ڈیڈ۔۔۔میری بات ہوئی تھی اس سے وہ کچھ بزی ہے۔۔۔کوئی اسائنمنٹ ملا ہے اس میں۔۔۔"

انفال نے بات کو سمیٹا اور ادھر ادھر کی باتیں کرنا شروع ہو گئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤❤❤

شادان اور راعنہ مال میں پہنچ چکے تھے۔۔۔

راعنہ کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں

شادان اس کے دل کی حالت سمجھ رہا تھا لیکن مجبور تھا اس نے ان کے لیے بہت کچھ کرنے کی کوشش کی لیکن راعنہ نے انکار کر کے سارا کام خراب کر دیا۔۔۔

اب وہ عابد حیدر کو دکھ دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

اس لیے خاموشی سے شادی کی شاپنگ کرنے پہنچ گیا۔۔

Copyright by New Era Magazine

انفال کال کاٹنے کے بعد آہستہ سے شادان حیدر کے کمرے میں گھس گئی۔۔۔

وہ جائشہ کے لیے کچھ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس لیے اس کے پاس کوئی پکا ثبوت ہونا لازمی تھا لیکن۔۔۔بیڈ کے سائڈ ٹیبل پر پڑی تصویر نے اس کی توجہ کھینچ لی۔۔۔۔

انفال بھاگتی ہوئی اس تصویر کے پاس پہنچی اور اسے اٹھالیا۔۔۔

حیرانگی سے اس کی آنکھیں اور موٹی لگ رہی تھیں۔۔۔

"یہ یہ تصویر یہاں کیسے۔۔۔۔"

سب کچھ الٹ ہو چکا تھا انفال تصویر کو وہیں رکھتی الماری کی طرف بڑھی۔۔

کافی محنت کے بعد اس کے ہاتھ کچھ اور تصویریں لگیں۔۔۔جن کو اٹھاتی وہ سیدھی اپنے کمرے میں آگئی اور بیڈ پر ساری تصویریں رکھ کر ایک ایک تصویر دیکھنے لگی۔۔۔

ہر تصویر وہ اور شادان کہیں کھیل رہے ہیں کہیں ہنس رہے کہیں کھانا کھا رہے ہے۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔یہ شادان۔۔۔

میرے شادان۔۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

انفال کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔اس کے لیے یہ خبر کسی جھٹکے سے کم نہ تھی۔۔۔وہ اب بھی پھٹی نظروں سے تصویروں کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

💔💔💔💔💔

"شادان حیدر۔۔۔انفال حیدر کے ہیں۔۔۔۔لیکن۔۔وہ کھڑوس میرے کیسے ہو سکتے ۔۔۔وہ تو راعنہ سے شادی کر رہے۔۔۔وہ تو جائشہ سے بھی محبت کرتے۔۔۔وہ دو غلے ہیں۔۔۔۔ نہیں وہ صرف میرے ہیں۔۔صرف انفال حیدر کے۔۔۔میں انہیں اپنا بنا کر رہوں گی۔۔۔۔"

انفال کافی دیر سے خود کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ تبھی اسے باہر سے کچھ جانی پہچانی آوازیں سنائیں دیں۔۔۔اس کے قدم ان آوازوں کے تعاقب میں چلنے لگے ۔۔آوازیں قریب ترین ہو رہی تھیں۔۔ تبھی اس کی نظر شاہد حیدر اور ساتھ کھڑے نیل پر پڑی۔۔۔۔

جنہیں دیکھتے ہی خوشی سے اس کی چیخ نکل گئی .

Copyright by New Era Magazine

"ڈیڈ"

شاہد حیدر کو پکارتی وہ بھاگتی ہوئی ان کے گلے جا لگی۔۔۔دونوں باپ بیٹی ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش ہوئے۔۔۔انفال نیل کو بھی ساتھ دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔۔۔

لاؤنج میں عابد حیدر سمیت سب خوش گپیوں میں مصروف تھے گھر میں رونق لگ گئی تھی۔۔۔

شادان حیدر جیسے ہی گھر میں داخل ہوا۔۔۔سب کے کھلکھلانے کی آوازیں اس کے کانوں میں پڑیں۔۔۔وقت ایک بار پھر اسے پیچھے لے گیا۔۔۔

وہی خوشی سے چہکتی آوازیں اس کے کانوں میں گونجنے لگیں۔۔۔
عجیب سا احساس اس کے اندر پیدا ہونے لگا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

یکدم وہ بھیانک منظر اس کی نظروں کے سامنے گھومنے لگ گیا۔۔۔ایک دم اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی۔۔۔۔ نسیں تن چکی تھیں۔۔۔

عابد حیدر کی نظر اس پر پڑ چکی تھی. وہ بغور اس کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ رہے تھے۔۔۔گھر کا بدلتا ماحول شادان حیدر کو اندر سے جھنجوڑ رہا تھا۔۔۔
اسے بس ایک شخص کی تلاش تھی۔۔۔ہاں اس آگ لگانے والے شخص کی۔۔۔ جس کو تلاش کرنے میں اس نے دن رات ایک کر دیا تھا۔۔۔
انفال کی نظریں اٹھیں اور سیدھا شادان حیدر پر ٹک گئیں۔۔۔
"کیسے کر لیتا ہے یہ شخص دوغلا پن۔۔۔شکل سے تو ایسا لگتا نہیں۔۔"

انفال یہی سوچ رہی تھی جب شادان وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔شاہد حیدر سے ملنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی اس نے۔انفال موقع پاتے ہی اس کے پیچھے چل پڑی اور کوشش کرکے اس کے روبرو کھڑی ہو گئی۔۔

"رک جائیں پلیز۔۔۔ "

Copyright by New Era Magazine

انفال آنکھوں میں محبت کا ڈھیر سمندر سمائے اسے یک ٹک دیکھنے لگی آخر اتنا انتظار کیا تھا اس نے اس لمحے کا جب وہ اپنی محبت کے روبرو ہو گی۔۔۔

"انفال حیدر ہٹ جاؤ میرے راستے سے۔۔۔"

شادان حیدر اسے ایک طرف کرتا کمرے کا رخ کر گیا
انفال اس کے عجیب رویے پر حیران نظروں سے دیکھتی رہ گئی..
اور اس کے پیچھے پیچھے اس کے کمرے میں گھس گئی۔شادان جو غصہ کنڑول کرنے کی کوشش میں ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا انفال کو اپنے کمرے میں دیکھ کر چونک گیا۔۔۔

"کیا سمجھتے ہیں آپ خود کو شادان حیدر۔۔۔انفال حیدر آپ سے محبت کرتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ جہاں چاہیں بے عزت کر دیں۔۔۔
اور یہ جو آپ راعنہ اور جائشہ کے ساتھ کر رہے ہیں نا یہ میں ہونے نہیں دوں گی۔۔۔
میں دونوں کو آپ کی اصلیت بتاؤں گی۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

انفال انگلی اٹھا کر وارن کرنے کے انداز میں بول کر لمحے بعد پلٹ گئی لیکن شاداب کی آواز نے اس کے پیر زنجیر کر دیئے۔۔

"انفال حیدر۔۔۔

شاداب حیدر تم سے محبت کرتا اگر تم اس قابل ہوتی۔۔۔دیکھو زرا خود کو۔۔۔

شاداب نے اسے گھما کر شیشے کے سامنے کھڑا کیا جہاں اس کا خوبصورت سراپا نظر آ رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انفال حیدر دیکھو اپنے لباس کو۔۔ کیا یہ تمہارے جسم پہ ہوتے ہوئے تمہارے جسم کے خدوخال کو چھپا پا رہا ہے۔۔۔دیکھو تمہیں اچھا لگتا ہے جب باہر سب کی نظریں تمہارے اس سراپے پہ نظریں گاڑھتے ہیں۔۔۔۔

زرا سوچو انفال۔۔۔۔۔

جب جواب مل جائے تو سمجھنا شادان حیدر ہمیشہ سے تمہارا ہی تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

انفال اس کی بات کو ان سنا کرتی بس شیشے میں خود کو دیکھتے جا رہی تھی۔۔۔۔

آج پہلی دفعہ اسے خود کا لباس بہت برا لگ رہا تھا جو اس کے جسم پہ ہوتے ہوئے بھی اسے چھپا نہیں پا رہا تھا۔۔۔

انفال کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔۔

*****

شادی کی تیاریاں چل رہی تھی جب دروازے سے ایک بہت بوڑھا شخص داخل ہوا جس کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے۔۔۔ بالوں میں تنکے اٹکے ہوئے تھے ۔۔۔۔ وہ اندر جانے ہی لگا جب پیچھے سے گارڈ نے آ کر اسے پکڑا۔۔۔ جس پر وہ چلانے لگا۔۔۔

مجھے بڑے صاحب سے ملنا ہے۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔

Copyright by New Era Magazine

گارڈ اسے گھسیٹ رہا تھا جب سامنے سے شاداب حیدر نکلا اور اس کی نظر اس بوڑھے پر پڑی

جسے دیکھتے ہی اس کا خون کھول اٹھا۔۔۔

اور اس نے پیچھے سے اپنی گن نکالی اور نشانہ اس پر باندھا۔۔۔

"شادان"

عابد حیدر نے چلا کر پکارا جس پر شادان نے عابد حیدر کو دیکھا۔۔

سب لوگ لاونج میں اکٹھے ہو گئے۔۔۔

شادان گن کا رخ اس شخص کی طرف سے ہٹا نہیں رہا تھا۔۔ گارڈ عابد حیدر کے اشارے پر جا چکا تھا۔۔۔

وہ بوڑھا شخص گن کی پرواکیے بغیر سیدھا بھاگ کر عابد حیدر کے پیروں میں بیٹھ گیا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"بڑے صاحب مجھے معاف کر دیں میں 15 سالوں سے اذیت میں ہوں۔۔۔ بڑے صاحب میرا گناہ معاف کرنے والا نہیں لیکن آپ تو بڑے لوگ ہیں نا۔۔۔ آپ تو اتنے رحمدل ہیں۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ چاہیں تو مجھے یہیں آگ لگا دیں کیونکہ مجھے نہیں جینا۔۔۔

میری زندگی اس دن لے بعد سے صرف عذاب ہے۔۔۔"

"بشیر چاچا آپ کا گناہ واقعی بہت بڑا ہے۔۔۔ اور معافی کے قابل بھی نہیں۔۔۔"

شادان دوبارہ غصے سے بولتا فائر کر گیا

سب لوگ یک دم ڈر گئے

لیکن کچھ لمحوں بعد سب پر سکون ہوئے کیونکہ فائر دیوار پر کیا گیا تھا۔۔۔

"بشیر تم نے ہمارا خاندان ختم کر دیا۔ تم نے ہماری زندگی عذاب کر دی۔۔۔ ہم پل پل مرتے ہیں۔

Copyright by New Era Magazine

ہمارے گھر سے ایک ساتھ کتنی لاشیں نکلیں۔۔۔ہم پہ قیامت گرا دی تم نے۔۔۔۔
آج کس منہ سے معافی مانگ رہے ہو ہم سے۔۔"

عابد حیدر ہارے ہوئے انداز میں بولے۔۔۔
لہجہ پر نم تھا۔۔

" میں لالچ میں آگیا تھا۔۔۔فرحان حیدر نے پیسوں کا لالچ دیا تھا۔۔۔میں اندھا ہو گیا تھا۔۔لیکن یہاں سے بھاگتے ہی فرحان حیدر نے مجھے اُٹھوا کر ایک اندھیر کمرے میں بند کر دیا۔۔۔
میں روز وہاں سے نکلنے کی کوشش کرتا لیکن ناکام۔۔۔آج بہت مشکل سے وہاں سے بھاگ نکلا میں مرنے سے پہلے آپ سے معافی مانگنا چاہتا تھا میرا گناہ معافی لائق نہیں ۔۔۔۔آپ مجھے اپنے ہاتھوں سے ماردیں۔۔۔تاکہ میں تھوڑا سکون سے مر تو سکوں۔۔۔"

بشیر پیروں میں پڑا گڑ گڑا رہا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

شادان کا صبر جواب دے رہا تھا

اس نے ایک بار پھر گن تانی جس پر عابد حیدر بشیر سے مخاطب ہوئے۔۔

"جاؤ بشیر ہم نے تمہیں معاف کیا۔۔۔

ہماری نظروں سے دور ہو جاؤ۔۔ اب کبھی ہمارے سامنے مت آنا۔۔۔۔

شادان حیدر چلو اندر۔۔۔"

عابد حیدر اتنا بولتے اندر کمرے کی طرف چل دیے۔۔۔سب لوگ آہستہ آہستہ اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔سوائے شادان حیدر کے۔۔۔جو یک ٹک بشیر کو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

اور پھر کچھ سیکنڈ بعد وہ بھی اندر کمرے میں گھس گیا۔۔۔

سب ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے. کوئی ایک دوسرے بات نہیں کرنا چاہتا تھا سب کا دکھ تازہ ہو گیا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

راعنہ ساری بات ادیان کو بتا چکی تھی جس پر ادیان اور منال فرقان حیدر کو تنہا چھوڑ کر شادان حیدر کے گھر آ گئے۔۔۔۔

*****

سب بچے شاپنگ کرنے مال پہنچ گئے تھے۔۔۔ راعنہ اور ادیان نظریں چرا رہے تھے۔۔۔

انفال آگے بڑھ کر راعنہ کو ایک دکان پر لے گئی جہاں خوبصورت لہنگے لٹکے ہوئے تھے۔۔۔راعنہ حیرانگی سے انفال کو دیکھنے لگی جو آج دوپٹہ سر پر ٹکائے بہت سلجھی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔۔

دونوں مختلف قسم کے لہنگے دیکھنے میں مگن تھیں جب پیچھے سے لڑائی کی آوازان کے کانوں ٹکرائی۔۔

دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو جائشہ شادان کے سامنے کھڑی چلا رہی تھی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"شادان میں راعنہ کو مار دوں گی اگر تم میرے نہ ہوئے تو۔۔۔۔ تم صرف میرے ہو۔۔ تم کسی اور کے ہو ہی نہیں سکتے۔۔"

جائشہ اس کے سامنے کھڑی چلا رہی تھی۔۔۔

انفال اور راعنہ شادان کے قریب پہنچ گئیں۔۔۔

جائشہ راعنہ کو دیکھتے ہی اس کی طرف لپکی اور اس کا گلہ دبانے لگی۔۔۔

انفال جائشہ کی اس حرکت پر غصہ سے آگ بگولا ہو گئی۔۔۔اور بائیں ہاتھ سے جائشہ کی گردن کو پیچھے سے دبوچا جس وجہ سے اس کے بال بھی انفال کے ہاتھ میں آ گئے اور ان کے کھچاؤ سے جائشہ کی گرفت ڈھیلی ہوئی۔۔ شادان نے راعنہ کو پکڑ کر پیچھے کیا اور خونخوار نظروں سے جائشہ کو دیکھا۔۔

منال ڈر کے مارے دیوار سے چپک گئی۔۔۔۔ادیان ویسے ہی راعنہ ست دور دور رہنے کی کوشش کر رہا تھا جس وجہ سے اسے اس واقع کا علم نہیں ہو سکا ورنہ جائشہ کی جان لے لیتا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

سب لوگ ادیان کو بنا کوئی بات بتائے چپ چاپ گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔
ادیان نے بھی کسی قسم کا سوال نہیں کیا۔۔۔راعنہ کے چہرے پر خوف نمایاں تھا۔
انفال کے دل میں جائشہ کے لیے محبت تھی وہ لمحے میں ختم ہو چکی تھی۔۔۔ آج اسے صرف راعنہ کی پرواہ تھی۔۔۔جبکہ وہ جانتی تھی کہ اس کی محبت اس کی نہیں رہنے والی ۔۔۔کسی اور کی دسترس میں جانے والی ہے۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی پھولوں کی خوشبو سب کے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔۔گھر میں ایک الگ قسم کا شور برپا تھا جب تھوڑا سا آگے ہو کر دیکھا تو نیل گلے میں پھولوں کی لڑیاں لٹکائے ڈیکوریشن والوں کو گائیڈ کر رہا تھا پورے گھر میں اس کی آواز گونج رہی تھی۔۔سب لوگوں کی نظریں اس پر جمی تھی لیکن وہ پورے انہماک سے کام میں مشغول تھا

سب لوگ دبی دبی ہنسی نکالنے لگے جس پر نیل نے گھور کر سب کو دیکھا۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

"کیا۔۔۔ کیا دیکھ رہے ہو سب ایسے۔۔۔۔ جاؤ یہ شاپنگ رکھو اور ادھر آ کر ہیلپ کرو ٹائم کم ہے۔۔۔۔"

انفال نیل کے اس روپ کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔

########

آج جمعہ تھا

راعنہ اور شادان کے نکاح کا دن دونوں کو انفال اور ادیان نے اچھے سے تیار کیا۔۔۔ چاروں ہی اپنی جگہ نظریں چرا رہے تھے ساری تیاریاں مکمل تھیں۔۔۔ نکاح کے لیے مولوی صاحب پہنچ چکے تھے شادان اور راعنہ کو ایک صوفے پر بٹھایا گیا تبھی سامنے سے جائشہ نمودار ہوئی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

شاداں حیدر میں آج تم دونوں کی جان لے لوں گی اسی اثنا میں اس نے چاقو نکالا اور تیزی سے آگے بڑھی لیکن شاداں حیدر بنا کسی چیز کی پرواہ کیے چاقو پکڑ چکا تھا۔۔

تیز دھار ہونے کی وجہ سے اس کے ہاتھ سے خون کی بوندیں ٹپکنے لگی تھیں۔۔
شاداں نے ایک جھٹکے اسے پیچھے دھکیلا جس کی وجہ سے وہ کسی کے پیروں میں جا گری
جائشہ نے بمشکل سر اٹھا کر دیکھا تو وہاں جاسم کھڑا اشر مندہ ہو رہا تھا۔۔۔

جاسم نگاہیں چرائے جائشہ کو اٹھانے لگا۔۔۔
انفال بھاگ کر شاداں کے قریب آئی اور ہاتھ میں پکڑے رومال سے شاداں کے ہاتھ کو ڈھکا۔۔۔آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔ محبوب کا درد اسے اپنے اندر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"انفال حیدر تم رو رہی ہو"

Copyright by New Era Magazine

شادان حیدر کے سوال پر انفال نے اپنی نظریں اس کے چہرے پر گاڑھ دیں جہاں صرف اطمینان تھا

"ہاں رو رہی ہوں۔۔ یہ چوٹ مجھے اپنے ہاتھ پر لگی ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔اور شائد اب زندگی میں یہی سب ہونا ہے روز ایک چوٹ لگی گی جس سے روح چھلنی ہو گی۔۔۔ "

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انفال اتنا بولتی منال کے ساتھ جا کھڑی ہوئی جاسم سب سے معافی مانگ کر جائشہ کو لے جا چکا تھا

نکاح شروع ہو گیا تھا

عابد حیدر نے اشارے سے ادیان کو راعنہ کے پاس بیٹھنے کا حکم دیا جس پر وہ الجھتا ہوا بیٹھ گیا۔۔۔

اور کچھ لمحوں بعد دونوں کا نکاح مکمل ہوا۔

حیرانگی تو تب ہوئی جب مولوی صاحب دوسرا نکاح شروع کرنے لگے

Copyright by New Era Magazine

انفال کے اندر خوشی بے انتہا تھی جب راعنہ اور ادیان کا نکاح کیا گیا لیکن اب اس کا دل خوف سے دھڑکنے لگا لیکن شادان کا لمس اپنے ہاتھ پر محسوس کر کے اس کا خوف جاتا رہا۔۔۔شادان ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پہلو میں بٹھا چکا تھا۔۔۔۔

نکاح پڑھایا جا چکا تھا سب لوگ مبارک باد دے رہے تھے

منال نے ساری حقیقت عابد حیدر کو بتا دی تھی جس پر عابد حیدر نے خوشی سے چاروں بچوں کا نکاح کروا دیا تھا۔۔۔۔چاروں گھر کے بچے تھے انہیں کوئی اعتراض نہ ہوا۔۔۔۔ نیل نے سب بہت انجوائے کیا۔۔۔اس کی اکلوتی دوست کو آج اس کی محبت مل گئی تھی وہ دل سے خوش تھا۔۔۔

لندن میں اس گینگ کو شاہد صاحب اور نیل نے بہت مشکل سے پکڑوایا تھا انفال کو پاکستان بھیجنے کی وجہ بھی یہی تھی۔۔۔

*****

"انفال"

انفال جو اپنے کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل کے آگے جیولری اتار رہی تھی شادان کی آواز پر اچھل پڑی۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں"

Copyright by New Era Magazine

انفال پریشان نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔دوپٹااس کے کندھوں پر لٹکا ہوا تھا

شادان اس کے قریب آیا اور دوپٹا کندھوں سے اٹھا کر اس کے سر پر رکھا۔۔۔

انفال آنکھوں میں چمک لیے اسے دیکھ رہی تھی

شادان نے اگے بڑھ کر اس کی پیشانی چومی جس پر انفال تشکر بھرے انداز میں نظریں نیچے کر گئی۔۔۔

"انفال حیدر تم اس لباس میں. بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔شادان حیدر بچپن سے تمہارا تھا

تمہاری وہ کھلکھلاتی ہنسی کی گونج اب بھی میرے کانوں میں گونجتی ہے

تم نہ آتی تو شادان حیدر تمہارے پاس پہنچ جاتا"

انفال اس کی بات پر مسکرا کر اس سے لپٹ گئی

آج اسے سمجھ آئی کہ آصل خوبصورتی تو وہ ہے جو صرف اپنے شوہر کے لیے ہو۔۔

جہاں حق ہو۔۔جہاں محبت جائز ہو

خود کو دوسروں کی نظروں سے بچانا ہی اصل بہادری ہے۔۔۔خود کو سنبھال کر رکھنا بہادری ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

اللہ پاک سب بہن بیٹیوں کو نیک راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔

آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد

نوٹ

تیرے عشق میں مر جاؤں از کائنات مبشر پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine